لطائف المدینة

(عکس مبنی بر نسخۂ خطی منحصر بفرد)

احوال حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہما

(۱۰۰۵-۱۰۷۱ھ/۱۵۹۶-۱۶۶۱ء)

تالیف

شیخ عبدالاحد وحدت بن خواجہ محمد سعید سرہندی

(۱۰۵۰-۱۱۲۶ھ / ۱۶۴۰ - ۱۷۱۴ء)

◎

تحقیق و تعلیق و ترجمہ

محمد اقبال مجددی

◎

حوزۂ نقشبندیہ

کاشانۂ شیر ربانی مکان نمبر ۵، اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ داتا گنج بخش لاہور پاکستان

۱۴۲۵ھ — ۲۰۰۴ء

محمد اقبال مجددی

(مرتب کتاب حاضر)

۱۔ پیدائش: ۱۵ ستمبر ۱۹۵۰ء بمقام قصور (من مضافات لاہور) پنجاب، پاکستان

۲۔ تعلیم: ایم اے تاریخ (درجہ اول) پنجاب یونیورسٹی، لاہور

۳۔ شغل: ایسوسی ایٹ پروفیسر و صدر شعبہ تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور

۴۔ تالیفات

تذکرہ علمائے ساہووالہ، احوال وآثار سید شرافت نوشاہی، احوال وآثار عبداللہ خویشگی قصوری، مقامات مظہری (تحقیق وتعلیق وترجمہ)، حسنات الحرمین (تحقیق وتعلیق وترجمہ)، ملفوظات شریفہ شاہ غلام علی دہلوی (تحقیق وتعلیق) اثبات المولد والقیام (تحقیق وتقدیم) رشحات عنبریہ (تحقیق وتقدیم)، حدیقۃ الاولیاء (تحقیق وتعلیق)، مقاماتِ معصومی (تحقیق وتقدیم وترجمہ)، احوال مشائخ کبار (تحقیق وتعلیق)، زادالمعاد (تحقیق وتقدیم وترجمہ)، معمولات مظہریہ (تحقیق وتقدیم وتعلیق) کمالات مظہریہ (تحقیق وتعلیق) بشارات مظہریہ (تحقیق وتعلیق)، تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند (مجموعہ مقالات) زیر طبع

۵۔ مقالات

اب تک تقریباً ایک ہزار تحقیقی مقالات دنیا کے موقر جرائد میں طبع ہو چکے ہیں یہ مضامین معارف (اعظم گڈھ، دارالمصنفین)، برہان (دہلی، ندوۃ المصنفین)، مجلّہ علوم اسلامیہ (علی گڈھ)، اورینٹل کالج میگزین (لاہور)، مجلّہ تحقیق (لاہور)، صحیفہ (لاہور) بصائر (کراچی)

اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور (۱۶۔ مقالات)، دانشنامہ جہان اسلام، تہران (۲۰ مقالات)، دانشنامہ زبان وادب فارسی درشبہ قارہ (۲۵۰ مقالات)، تہران، ایران۔

لطائف المدینة

(عکس مبنی بر نسخۂ خطی منحصر بفرد)

احوال حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہما

(۱۰۰۵-۱۰۷۱ھ/۱۵۹۶-۱۶۶۱ء)

تالیف

شیخ عبدالاحد وحدتؔ بن خواجہ محمد سعید سرہندی

(۱۰۵۰-۱۱۲۶ھ / ۱۶۴۰ - ۱۷۱۴ء)

◎

تحقیق و تعلیق و ترجمہ

محمد اقبال مجددی

◎

حوزۂ نقشبندیہ

کاشانۂ شیر ربانی ہمکان نمبر ۵، اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ داتا گنج بخش لاہور

۱۴۲۵ھ — ۲۰۰۴ء

سلسلہ مطبوعات حوزۂ نقشبندیہ۔ 2

نام کتاب	:	لطائف المدینہ
مولف	:	شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی
تحقیق و تعلیق و ترجمہ	:	پروفیسر محمد اقبال مجددی
باہتمام	:	صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
پروف ریڈنگ	:	محمد عالم مختار حق
کمپوزنگ	:	محمد عاصم لطیف
مطبع	:	آر۔زیڈ پیکجز' ۲۔کورٹ سٹریٹ لوئر مال' لاہور
اشاعت	:	باراول' نومبر ۲۰۰۴ء
تعداد	:	۵۰۰
قیمت	:	

لائبریری کیٹلاگ کارڈ

وحدت' عبدالاحد سرہندی' شیخ

لطائف المدینہ (ملفوظات و مکاشفات......)

تصوف۔تاریخ ا۔وحدت' عبدالاحد بن خواجہ محمد سعید سرہندی' مولف

۲۔محمد اقبال مجددی' تحقیق و تعلیق وارد و ترجمہ' ۳۔عنوان' ۶۹۷ ۹۲۲

ناشر

حوزۂ نقشبندیہ' کاشانہ شیر ربانی' مکان نمبر ۵' اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ' داتا گنج بخش' لاہور

فون: 042-7313356,0300-4243812,0300-4641828

E-mail:qsrd04@yahoo.com

E-mail:srd04@hotmail.com

www.sher_e_rabbani.com

بقول حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ:

''اس شیخ (احمد سرہندی مجدد الف ثانی) کے صاحبزادے جو ابھی کم سِن ہیں اللہ تعالیٰ کے اسرار اور عجیب استعداد کے مالک ہیں' مختصر یہ کہ شجرۂ طیبہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو پروان چڑھائے''
[کلیاتِ خواجہ باقی باللہ (۶۵ مکتوب)]

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:
''عروج وزوال کے کسی مقام پر میں محمد سعید کے بغیر نہیں گیا''
(حضرات القدس ۲/۲۳۶)

''(محمد سعید) غم نہ کرو تم میرے ضمنی ہو جس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمنی تھے''
(ایضاً ۲/۲۳۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

ہم عرصہ دراز سے نقشبندی سلسلہ کی کتابیں شائع کر رہے ہیں' اب خالص علمی و تحقیقی کتب اور مخطوطات کی اشاعت کے لیے حوزۂ نقشبندیہ کے نام سے ایک ادارہ تشکیل دیا ہے' اس کے شائع شدہ پروگرام[1] کے مطابق ''سلسلہ نقشبندیہ کے ایسے خطی نسخے جو منحصر بفرد ہوں کے عکس شائع کیے جائیں گے'' تا کہ ان کے دیگر نسخے دریافت ہونے پر تقابل و تصحیح کے بعد دنیا میں ان کی اشاعت ممکن ہو سکے۔

حوزۂ نقشبندیہ کے کارکن صد مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اس پروگرام کو آگے بڑھاتے ہوئے اس سلسلے کا پہلا نادر الوجود قلمی نسخہ ''لطائف المدینہ'' شائع کیا جا رہا ہے جو حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے احوال پر مشتمل ہے جسے آپ کے صاحبزادے شیخ عبدالاحد وحدت نے سترہ سال کی عمر میں حضرات مجددیہ کے قیام حرمین الشریفین کے دوران (۱۰۶۸ھ/ ۱۶۵۸ء) اہلِ عرب کی استدعا پر آپ کے حین حیات تالیف کیا تھا' اس کا چونکہ اب تک صرف ایک یہی خطی نسخہ دریافت ہوا ہے اس لیے اس کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔

اس پر مفصل مقدمہ' ملخص اردو ترجمہ اور مختصر تعلیقات پروفیسر محمد اقبال مجددی نے لکھے ہیں مخطوطہ کے مولف شیخ وحدت سرہندی قدس سرہ کے احوال و آثار پہلی مرتبہ اتنی تفصیل کے ساتھ لکھے گئے ہیں' امید ہے اہلِ علم اس سے استفادہ کریں گے۔

دعاء جو

میاں جمیل احمد شرقپوری

صدر حوزۂ نقشبندیہ

سجادہ نشین درگاہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی

حوزۂ نقشبندیہ' لاہور

۸ جولائی ۲۰۰۴ء

---

[1] ۔ رودادحوزۂ نقشبندیہ ۲۰۰۳ء ص ۱۹

فہرست مندرجات

۱۔	عرض ناشر	۴
۲۔	مقدمہ	۷
۳۔	حضرت خواجہ محمد سعید قدس سرہ	۹
۴۔	اورنگ زیب اور نقشبندی مشائخ	۱۳
۵۔	نبائر حضرت مجدد الف ثانی اورنگ زیب کی مصاحبت میں	۲۶
۶۔	حضرات مجددیہ کا سفر حرمین الشریفین	۲۶
۷۔	شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی (مولف لطائف المدینہ)	۲۹
۸۔	ولادت	۲۹
۹۔	تعلیم	۲۹
۱۰۔	کسب سلوک	۳۰
۱۱۔	اسفار حج	۳۳
۱۲۔	ایک غلط فہمی کا ازالہ	۳۷
۱۳۔	بحیثیت شاعر	۴۰
۱۴۔	تالیفات حضرت وحدت	۴۵
۱۵۔	ایک اور غلط فہمی کا ازالہ	۶۲
۱۶۔	حیات حضرت خواجہ محمد سعید کے مآخذ	۶۵
۱۷۔	لطائف المدینہ (ملخص اردو ترجمہ)	۶۹
۱۸۔	مقالہ اول	۷۲

۱۹۔	انتساب طریقہ نقشبندیہ	۷۲
۲۰۔	انتساب طریقہ قادریہ	۷۳
۲۱۔	انتساب طریقہ چشتیہ	۷۴
۲۲۔	طریق مصافحہ	۷۵
۲۳۔	سند حدیث	۷۵
۲۴۔	سند مشکوۃ	۷۶
۲۵۔	مقالہ ثانی	۷۷
۲۶۔	مقالہ ثالث	۷۷
۲۷۔	مقالہ رابع	۷۸
۲۸۔	مقالہ خامس	۸۲
۲۹۔	تعلیقات	۸۳
۳۰۔	مآخذ مقدمہ وحواشی	۹۰
۳۱۔	شجرات ودستاویزات (عکسیات)	۹۷
۳۲۔	لطائف المدینہ (عربی متن کے خطی نسخہ کا عکس)	۱۱۱
۳۳۔	تخریج آیات رسالۃ لطائف المدینہ	۱۹۲

حضرت خواجہ محمد سعید قدس سرہ

حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہما لطائف المدینہ کے صاحب سوانح ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے چار بڑے صاحبزادگان تھے' حضرت خواجہ محمد صادق (۱۰۰۰۔۱۰۲۵ھ)' حضرت خواجہ محمد سعید (۱۰۰۵۔۱۰۷۱ھ)' حضرت خواجہ محمد معصوم (۱۰۰۷۔۱۰۷۹ھ) اور حضرت شاہ محمد یحیٰ (ف ۱۰۹۶ھ)

حضرت مجدد الف ثانی کے شیخ بزرگوار حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمت (ف ۱۰۱۲ھ) نے حضرت مجدد الف ثانی کے فرزندوں کو ''اسرارِ الٰہی'' فرمایا ہے' لکھتے ہیں:

''اس شیخ کے صاحبزادے جو ابھی کم سن ہیں اللہ تعالیٰ کے اسرار ہیں' عجیب استعداد کے مالک ہیں۔ مختصر یہ کہ شجرہ طیبہ ہیں' اللہ تعالیٰ ان کو پروان چڑھائے''[۱]

حضرت خواجہ محمد سعید آپ کے دوسرے صاحبزادے تھے آپ کی ولادت شعبان ۱۰۰۵ھ کو ہوئی' ابھی بیس سال کے تھے کہ آپ کے بڑے بھائی حضرت خواجہ محمد صادق کا ۱۰۲۵ھ کو طاعون کی وبا کے دوران انتقال ہو گیا' چونکہ خواجہ محمد صادق ایک ذی علم اور متقی فرزند تھے آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اب ایسا فرزند کہاں سے ملے گا؟ آخر اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم کو وہ تمام صفات عطا فرمائیں جو ان کے برادر بزرگ میں موجود تھیں۔[۲]

حضرت خواجہ محمد سعید ابھی چار پانچ سال کے تھے کہ شدید بیمار ہو گئے' کمزوری کے غلبہ میں آپ سے پوچھا گیا کہ کیا چاہتے ہو تو انہوں نے بے ساختہ کہا کہ حضرت خواجہ (باقی باللہ) کو چاہتا ہوں حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات

۱۔ باقی باللہ' خواجہ: کلیات' مکتوب ۶۵' زبدۃ المقامات ۳۰۹

۲۔ ایضاً ۳۱۰

حضرت خواجہ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا:

محمد سعید نے رندی اور رقابت اختیار کر کے غائبانہ طور پر ہماری نسبت اچک لی[۱]

حضرت خواجہ نے اپنے مکتوبات بنام حضرت مجدد الف ثانی میں حضرت خواجہ محمد سعید کو شفقت اور محبت سے یاد فرمایا ہے۔

حضرت خواجہ محمد سعید جب سن شعور کو پہنچے تو اپنے والد گرامی سے پڑھا اور پھر اپنے برادر بزرگ خواجہ محمد صادق کی خدمت میں بھی تحصیل کی اور حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری (ف ۱۰۴۰ھ) کے حضور تکمیل کی' اس وقت آپ کی عمر صرف سترہ سال تھی[۲]

اسی عمر میں آپ نے علوم منقول و معقول کا کامل استعداد کے ساتھ درس دینا شروع کر دیا تھا۔

حضرت خواجہ محمد سعید نے بعض معتبر کتب درسیہ پر حواشی و تعلیقات بھی لکھے ان میں سے مشکوٰۃ المصابیح پر حواشی میں آپ نے ان احادیث کی صحت اور اہمیت پر بحث کی ہے جو ائمہ حنفیہ کا ماخذ ہیں' علما نے ان تعلیقات کو پسند کیا ہے[۳] آپ کا حاشیہ خیالی بھی بہت متین ہے جس میں خاص دقائق بیان کیے ہیں[۴] آپ نے حضرت مجدد الف ثانی کے حین حیات ''عدم رفع سبابہ در تشہد'' کے موضوع پر رسالہ بھی تالیف کیا تھا' جس کا حضرت مجدد الف ثانی نے خود ذکر فرمایا ہے:

''فرزندی ارشدی محمد سعید دریں باب (رفع سبابہ) رسالہ می نویسد چوں بہ بیاض برسد فرستادہ خواہد شد[۵]''

۱۔ ایضاً ۳۰۹' حضرات القدس ۲/۲۳۴

۲۔ ایضاً

۳۔ زبدۃ المقامات ۳۱۱

۴۔ حضرات القدس ۲/۲۳۴

۵۔ مجدد الف ثانی: مکتوبات ۱/۳۱۲' ۶۶۲

خواجہ محمد ہاشم کشمی لکھتے ہیں:

"ایں مخدوم زادہ سلمہ اللہ بتقریب عدم رفعِ سبابہ در تشہد بمذہبِ مختار حنفیہ رسالہ بنگاشتہ بودند و فرمودند مقصد آنست کہ الویت عدم رفع بہ ثبوت رسد علمائے کہ مثبت رفع سبابہ بودند در اقامت جواب متحیر ماندند[۱]"

حضرت خواجہ محمد سعید کی صرف یہی تصانیف ہیں جن کا معاصرین نے تذکرہ کیا ہے[۲] آپ کے مکتوبات آپ کے صاحبزادے علامہ محمد فرخ نے مرتب کیے جو لاہور سے طبع ہو چکے ہیں۔

حضرت خواجہ محمد سعید نے سلوک کی تعلیم اپنے والد گرامی حضرت مجدد الف ثانی سے حاصل کی اور تاحیات منازلِ سلوک میں عروج کی مشق جاری رہی جو حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات[۳] اور خود مکتوبات سعیدیہ سے عیاں ہے۔

آپ اپنے حضرت والد کے اسرار کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے آپ کی روحانیت کی تعریف کرتے ہوئے حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا

عروج وزوال کے کسی مقام پر میں محمد سعید کے بغیر نہیں گیا[۴]

حضرت مجدد الف ثانی نے یہ بھی فرمایا کہ جب میرا نزول حضرت شیخ عبدالقادر

۱۔ زبدۃ المقامات ۳۱۰، حضرات القدس ۲/ ۲۳۵، عمدۃ المقامات ۲۲۷۔۲۲۸ حضرات مجددیہ کے مابین رفع سبابہ اور عدم رفع سبابہ کے موضوع پر اختلاف رہا ہے اس موضوع پر حضرات کے رسائل کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مقامات مظہری پر ہمارے تعلیقات ۵۵، ۴۹۳۔۴۹۴ (طبع دوم)

۲۔ محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے تحقیقات نام کی ایک کتاب خواجہ محمد سعید سے منسوب کی ہے جو ان کی نہیں ہے تفصیل کے لیے اسی مقدمہ کا عنوان "ایک غلط فہمی کا ازالہ" ملاحظہ کریں۔

۳۔ تفصیل کے لیے دیکھیے معارف مکتوبات امام ربانی مرتبہ محمد نعیم اللہ خیالی اور فہارس تحلیلی ہشتگانہ مکتوبات مرتبہ آرتھر بیولر

۴۔ حضرات القدس ۲/ ۳۲۶

جیلانی قدس سرہ کے مقام میں واقع ہوا تو میں نے دیکھا کہ محمد سعید میرے ہمراہ تھے[1]

حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا:

(محمد سعید) غم نہ کرو تم میرے ضمنی ہو جس طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمنی تھے[2]

حضرت خواجہ محمد سعید کا وصال ۲۷ جمادی الآخر ۱۰۷۱ھ[3] کو دہلی سے سرہند جاتے ہوئے سنبھالکہ کے مقام پر ہوا نعش مبارک سرہند شریف لا کر آپ کے برادر بزرگ خواجہ محمد صادق کے مزار کے قریب دفن کی گئی۔[4]

حضرت خواجہ محمد سعید کے آٹھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں' شاہ عبداللہ' شاہ لطف اللہ' مولوی علامہ محمد فرخ اور بی بی فاطمہ زوجہ اول ماہ جانی بنت شیخ محمد صدیق فاروقی تھانیسری کے بطن سے تھے اور شیخ سعد الدین' شیخ عبدالاحد وحدت' شیخ خلیل اللہ' شیخ محمد یعقوب' شیخ محمد تقی' بی بی صالحہ' بی بی شاکرہ' شرف النساء مریم' فخر النساء بیگم' دوسری زوجہ صاحبہ بیگم (از اولاد حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ) کے بطن سے تھے[5] ان حضرات کی اولاد کے اسماء کو ہم نے بصورت شجرات مرتب کر دیا ہے۔

۱۔ ایضاً ۲/۲۳۶ ۲۔ ایضاً ۲/۲۳۷

۳۔ وحدت' عبدالاحد: چہار چمن ۱۴۹' دیوان وحدت ورق ۲۳۹۔ا

عمدۃ المقامات ۲۳۴۔۲۳۶

مولف روضۃ القیومیہ نے حضرت خواجہ محمد سعید کا سال وصال ۱۰۷۰ھ لکھا ہے (۱/۲۹۲) جس کا اکثر تذکرہ نویسوں نے اتباع کیا ہے' ہم نے حضرت خواجہ کے فرزند گرامی حضرت وحدت کے قطعہ تاریخ (۱۰۷۱ھ) کو ترجیح دی ہے۔

۴۔ عمدۃ المقامات ۲۳۷

۵۔ احمد ابو الخیر مکی: ہدیۂ احمدیہ ۹' بعض امور کی تفصیل کے لیے مقامات معصومی پر تعلیقات ملاحظہ کریں۔

اورنگ زیب اور نقشبندی مشائخ

نقشبندی مشائخ کے سب سے زیادہ خوشگوار تعلقات اورنگزیب عالمگیر کے ساتھ تھے اور حضرت مجدد الف ثانی جس قسم کے بادشاہِ اسلام کو ہندوستان کے تخت پر دیکھنا چاہتے تھے وہ تمام اوصاف اورنگزیب میں موجود تھے۔ گویا حضرات مجددیہ کی تحریک احیاءِ دین داراشکوہ کے مقابلے میں اورنگزیب کی کامیابی کی صورت میں نمایاں ہوئی۔

اورنگزیب آغاز سے ہی حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیمات سے متاثر تھا چنانچہ تخت نشینی (۱۰۶۸ھ/۱۶۵۹ء) سے بہت پہلے حدود ۱۰۴۸ھ/۱۶۳۸ء کو وہ باقاعدہ بیعت ہونے کے لیے سرہند شریف حاضر ہوا جہاں اسے ''سلطنت'' کی خوش خبری دی گئی تھی۔[۱] خواجہ سیف الدین بن حضرت خواجہ محمد معصوم نے جن کا صاحبزادگان مجددیہ میں اورنگزیب کے ساتھ سب سے زیادہ ''ربط و ضبط'' تھا' اورنگزیب کے طریقۂ نقشبندیہ میں بیعت ہونے کا تذکرہ واضح الفاظ میں کیا ہے' لکھتے ہیں:

''مختفی نہ ماند کہ بادشاہ (اورنگزیب) بہ دخولِ طریقۂ علیہ مشرف گشتہ بسیار متاثر گشت سہ صحبت با حضرت ایشاں (خواجہ محمد معصوم) داشت۔[۲]''

مقاماتِ معصومی جیسی مستند کتاب میں بھی اورنگزیب کے حضرت خواجہ محمد معصوم سے بیعت ہونے کا تذکرہ خصوصیت سے کیا گیا ہے۔

شیخ آدم بنوڑی اور خواجہ محمد معصوم کے مرید شیخ محمد امین بدخشی نے بھی لکھا ہے کہ اورنگزیب حضرت خواجہ محمد معصوم کا مرید تھا اور اس نے آپ سے ''دائمی صحبت'' کے لیے کہا تھا جسے آپ نے قبول نہ کیا۔[۳]

۱۔ کمال الدین محمد احسان: روضۃ القیومیہ ۲/ ۳۸۔۳۹

۲۔ سیف الدین' خواجہ: مکتوبات ۸۳/ ۱۲۳

۳۔ محمد امین بدخشی: نتائج الحرمین ۱۷۸۔۱

اورنگزیب کے ساتھ مجددی حضرات کے تعلقات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اول تخت نشینی سے پہلے یعنی اس کی شہزادگی کے زمانے کے مراسم اور دوسرے بادشاہ بننے کے بعد......

حضرت خواجہ محمد سعید کے اورنگزیب کے نام ۹ مکاتیب ہیں جن میں سے پانچ خطوط اس کی شہزادگی کے زمانے میں لکھے گئے ہیں۔[۱] ایک خط میں اسے شہزادہ دیندار لکھا ہے۔[۲] اور وضاحت کی ہے کہ اس زمانے میں ''ظلمات' محدثات اور بدعات'' کا ہر طرف دور دورہ ہے اور ان کا خاتمہ تمہاری ذات سے وابستہ ہے' یہ مکتوب دراصل اورنگزیب کے ایک خط کے جواب میں لکھا گیا ہے جس میں اس نے ان بدلتے ہوئے حالات کو درست کرنے کے لیے دعا کی درخواست کی تھی' اس مکتوب کے آخر میں حضرت مجدد الف ثانی کے نواسے اور اپنے ہمشیرہ زادے خواجہ محی الدین کے لیے سفارش کی ہے کہ انہیں ''محرم بارگاہِ سلطنت'' بنا لیں۔[۳] اس سے قیاس قوی ہو جاتا ہے کہ خواجہ محی الدین اس کی تخت نشینی سے پہلے ہی اس کے ساتھ رہتے تھے۔

ایک اور مکتوب میں اورنگزیب کو مرید اور مریدی کا مفہوم جس طریقے سے سمجھایا ہے وہ ایک مرید کو ہی سمجھایا جا سکتا ہے گویا اس مکتوب سے بھی اورنگزیب کے اس خانوادے سے بیعت ہونے کا مفہوم قیاس کیا جا سکتا ہے۔ اسے شہزادہ دیندار لکھنے کے بعد حسبِ ذیل بامعنی القاب سے نوازا ہے:

ناصر الملۃ البیضاء' مروج الشریعۃ الغرا و موید الدین القیم' مُشید احکام الصراط المستقیم......[۴]

اورنگزیب کی شہزادگی کے زمانے میں لکھے گئے تیسرے مکتوب میں اسے یہ بتایا ہے

۱۔ محمد سعید سرہندی' خواجہ: مکتوباتِ سعیدیہ' مکتوب ۴۵' ۴۶' ۶۵' ۸۲' ۸۴

۲۔ ایضاً: مکتوب ۴۵، ۳۔ ایضاً ۴۵/۱۰۱

۴۔ ایضاً ۴۶/۲۰۲

کہ ان ایام میں اسلام کی غربت انتہا کو پہنچ گئی ہے اور تم سے امید وابستہ ہے کہ اس کی عظمتِ رفتہ کو بحال کرو گے:

ذات اشرف ایشاں محی قوائم دین قویم......

اسی مکتوب میں یہ بتایا ہے کہ میرا بیٹا محمد لطف اللہ ان دنوں تمہارے پاس ہے اور ''محرم سُدّہ علیا'' ہے۔[۱] گویا آپ کے بھانجے خواجہ محی الدین تو پہلے ہی اورنگزیب سے وابستہ تھے اب آپ کے صاحبزادے خواجہ محمد لطف اللہ بھی اورنگزیب کے ساتھ رہنے لگے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان صاحبزادگان کا اورنگزیب کے ساتھ رہنے کا مقصد ترویجِ شریعت میں اس کی مدد کرنا تھا۔

دکن کی شیعہ ریاستوں میں ایران کی دلچسپی شروع سے ہی تھی ایک تو مذہبی یگانگت کی وجہ سے دوسری وجہ سنی ترکوں اور شیعہ ایرانیوں میں مسلسل جنگ کا طویل سلسلہ جاری تھا۔ مغل سلاطین خود کو ترکی کے خلیفہ کے ماتحت سمجھتے تھے اور ایران کو ہمیشہ یہ خطرہ لگا رہتا تھا کہ اگر مغلوں نے ان کے حکم سے ہندوستان کی طرف سے ایران پر حملہ کر دیا تو ایران ان کے درمیان پس کر تباہ ہو جائے گا۔ اس لیے وہ یہ چاہتا تھا کہ مغل حکومت اور دکن کی ریاستیں آپس میں لڑتی رہیں اور انہیں ہماری طرف توجہ کرنے کی فرصت ہی نہ مل سکے' ایران یہ بھی چاہتا تھا کہ ہندوستان کی مغل حکومت کو تباہ کر کے بنگال سے بغداد تک ایک وسیع شیعہ حکومت قائم کر لی جائے' منشآت طاہر وحید ایسے شواہد سے بھری پڑی ہے۔ مغلوں کو معلوم تھا کہ دکن میں جمعہ کے خطبات میں خلفائے ثلاثہ پر تبرا و سب وشتم کیا جاتا ہے' اس لیے شاہ جہاں نے گولکنڈہ کے حکمران قطب الملک سے ۱۰۴۵ھ/۱۶۳۶ء کو ایک معاہدہ کیا جس کی رو سے یہ طے پایا کہ قطب الملک اپنی حدودِ مملکت میں جمعہ میں شاہ جہان کا نام شامل کرے اور خلفائے راشدین کے ناموں کے ساتھ سب وشتم کا سلسلہ ختم کر دے گا۔ اس پر کم مدت تک عملدرآمد ہوا لیکن جلد ہی وہ

---

[۱] ۔ایضاً ۶۵/۱۲۱

اس معاہدے سے پھر گیا تو شاہ جہاں نے اسے لکھا کہ تم ان شیعہ خطیبوں کو سزا دو جو صحابہ کرامؓ پر تبرّی کرتے ہیں اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر مجھ پر یہ فرض ہے کہ میں تمہاری ریاست پر قبضہ کرلوں اور ایسی صورت میں میرے لیے تمہاری جائیدادیں ضبط کرنا اور تمہارا خون بہانا جائز ہوگا۔ شاہ جہاں کا خط پڑھ کر اس نے سبِ صحابہ پر پابندی لگا دی لیکن جو زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی اور ۱۰۶۶ھ/ ۱۶۵۵ء کو پھر یہ سلسلہ شروع ہو گیا۔ ان حالات میں اورنگزیب نے گولکنڈہ کا محاصرہ کرلیا چونکہ ان دنوں وہ شاہ جہاں کی طرف سے ''نظامتِ دکن'' پر مامور تھا۔[۱]

حضرت مجددالف ثانی اور آپ کے جانشینوں کو ہندوستان میں شیعیت کے بڑھتے ہوئے اثرات کا شدت سے احساس تھا ان حضرات نے اپنے مکاتیب میں عقائدِ شیعہ کے خلاف بھرپور طریقہ سے احتجاج کیا ہے ان حالات میں حضرت خواجہ محمد سعید نے اس محاصرہ گولکنڈہ کے دوران اورنگزیب کو جو خط لکھا تھا وہ اس کی پوری ترجمانی کرتا ہے۔[۲]

شاہزادگی کے زمانے کا آخری خط حضرت مجدد الف ثانی کے تینوں صاحبزادگان کی طرف سے مشترکہ طور پر لکھا گیا[۳] اس میں اورنگزیب کو اپنے عزم سفر حرمین الشریفین کی اطلاع دی ہے اور یہ سفر عین اورنگزیب کی اپنی بھائیوں کے ساتھ جنگ تخت نشینی کے دوران اختیار کیا گیا تھا ان حضرات نے حرمین الشریفین جا کر ہندوستان میں اسلام کے نفاذ اور دفعِ بدعات کے لیے دعا کرنے کا بھی ذکر کیا ہے۔[۴]

اورنگزیب جیسا کہ ہم وضاحت کر چکے ہیں طریقۂ نقشبندیہ میں بیعت تھا۔ اس کی

۱۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:

مقدمہ رقعات عالمگیر ۲۷۴۔ ۳۰۷ (ملخصاً)

۲۔ محمد سعید، خواجہ: مکتوبات ۸۲/۱۴۳، ۱۴۳، ۳۔ ایضاً ۸۴/ ۱۴۵

۴۔ تفصیل کے لیے حسنات الحرمین پر ہمارا مقدمہ ملاحظہ کریں

یہ بیعت بقول خواجہ سیف الدین سرہندی حضرت خواجہ محمد معصوم سے تھی۔[۱] حضرت خواجہ محمد معصوم نے بھی اس کی مختلف مہمات کو جہاد قرار دیا ہے۔ محاصرہ گولکنڈہ کو آپ کے برادر بزرگ خواجہ محمد سعید جہاد قرار دے چکے تھے، خواجہ محمد معصوم نے بھی اسے یہی درجہ دیتے ہوئے لکھا کہ میں اس قسم کے جہاد میں عملی حصہ لینے سے قاصر ہوں اگر فقراء سالہا سال تک ریاضت کریں تب بھی وہ اس جہاد میں شریک ہونے والوں کی گرد کو نہیں پہنچ سکتے ہیں، فرماتے ہیں:

افسوس کہ ایں دور از کار ازیں قسم نعمتِ خوشگوار بحسب ظاہر محروم است...... اگر فقرائے اہلِ عزلت سالہا ریاضت کنند وار بعینات کشند بگردِ ایں عمل نرسند......[۲]

شاہ جہاں کے بیٹوں کے مابین تخت نشینی کی جنگ میں اورنگزیب کو سیاسی، سماجی اور مذہبی اعتبار سے راسخ العقیدہ مسلمان طبقات کی حمایت حاصل تھی اس لیے دارا نے اس کے مقابلے میں آزاد خیال گروہوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے جانشینی کی یہ جنگ نظریاتی جنگ بن گئی، ہندو اور آزاد خیال طبقہ ہندوستان کے تخت پر اکبر جیسا حکمران دیکھنا چاہتا تھا اور راسخ العقیدہ امراء اور علماء و صوفیہ دین دار اور دین پرور بادشاہ چاہتے تھے، اول الذکر گروہ کو دارا کے روپ میں اکبر نظر آتا تھا تو ثانی الذکر گروپ اورنگزیب میں وہ تمام اوصاف پاتا تھا جن کا تذکرہ حضرت مجدد الف ثانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تحریرات میں ملتا ہے۔ جنگِ تخت نشینی میں خانوادہ مجددیہ کی ہمدردیاں واضح طور پر اورنگزیب کے ساتھ تھیں، عین

۱۔ سیف الدین، خواجہ: مکتوبات ۸۳/ ۱۲۳

۲۔ محمد معصوم، خواجہ: مکتوبات ۱/ ۶۴/ ۱۸۰

ہم نے حسنات الحرمین کے مقدمہ (ص ۱۱۲۔۱۱۳) میں قیاس آرائی کی تھی کہ حضرت خواجہ کا یہ مکتوب اورنگزیب کی مہم قندھار سے متعلق ہے لیکن اب سیاق وسباق اور مکتوبات سعیدیہ کے منقولہ بالا اقتباس سے واضح ہوا ہے کہ اس کا تعلق مہم گولکنڈہ سے ہے۔

انہی ایام میں جب حضرات سرہند نے سفرِ حج اختیار کیا تو اورنگزیب نے حضرت خواجہ محمد معصوم سے کامیابی کے لیے دعا کی درخواست کی' مقاماتِ معصومی میں یہ روایت ملتی ہے کہ سفر پر روانگی سے قبل حضرت خواجہ نے اورنگزیب کو بادشاہت کی بشارت تحریری طور پر دی تھی۔[۱] حضرت مجدد الف ثانی کے نامور خلیفہ حضرت شیخ آدم بنوڑی (ف ۱۰۵۳ھ/۱۶۴۳ء) جو جنگِ تخت نشینی سے قبل فوت ہو چکے تھے کو عالم رویا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم دیا کہ وہ عالمِ مکاشفہ میں اپنے خلفاء سے کہیں کہ وہ اس جنگ میں اورنگزیب کے لشکر میں شریک ہو جائیں۔[۲] اسی طرح جنگِ تخت نشینی کے ایام میں اورنگزیب کا ایک حامی امیر نواب قطب الدین خان[۳]' شیخ آدم بنوڑی کے خلیفہ شیخ عبدالخالق قصوری کی خدمت میں حاضر ہوا اور اورنگزیب کی کامیابی کے لیے دعا کی درخواست کی چنانچہ انہوں نے کامیابی کے لیے دعا کی۔ فتح مندی کے بعد نواب پھر آیا اور شیخ سے کہا کہ بطور مدد معاش ایک گاؤں آپ کی نذر ہے لیکن آپ نے یہ کہتے ہوئے قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ میں نے یہ دعا محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کی تھی کسی لالچ کے لیے نہیں' گویا صوفیہ کرام اورنگزیب کی کامیابی کے لیے دعا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی رضا تصور کرتے تھے' لکھا ہے:

> قطب خان...... آمد و گفت کہ مرادِ ما حاصل شد یک دہ نذرِ شما کردہ ام ایشاں قبول نہ کردہ و گفتند ما برای خدای تعالیٰ مدد کردہ ایم نہ برای طمعِ دنیا۔[۴]

۱۔ صفر احمد معصومی: مقاماتِ معصومی

۲۔ محمد مراد بن شیخ حبیب پشاوری: رسالہ کلمۂ چند در احوالِ علماءِ سوء۔ قلمی ورق ۲۰۲۔ ح

۳۔ نواب قطب الدین خان خویشگی بن نظر بہادر خویشگی قصوری نے اس جنگ میں اعلانیہ اورنگزیب کی حمایت کی تھی' حالات کے لیے دیکھیے:

شاہنواز خان' صمصام الدولہ: مآثر الامراء ۳/ ۸۷۔۹۶

۴۔ محمد امین بدخشی: نتائج الحرمین۔ خطی' ورق ۱۷۹

جب حضراتِ نقشبندیہ حج وزیارت حرمین الشریفین سے واپس ہندوستان آئے تھے تو اورنگزیب کامیاب ہو کر ہندوستان کے تاج وتخت کا مالک بن چکا تھا' اس موقع پر اس نظریاتی جنگ میں حضرت خواجہ محمد سعید نے اورنگزیب کو مبارک باد کا جو خط لکھا تھا اس کا تعلق اس عہد کے بدلتے ہوئے حالات سے ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آفتابِ ہدایت نمودار ہو گیا اور کفر وضلالت کا خاتمہ ہوا اور الحاد و بدعت کو جڑ سے اکھاڑ دیا گیا۔ یہ واضح اشارہ داراشکوہ کی گرفتاری اور پھر اس کے قتل کی طرف ہے' فرماتے ہیں:

از متاعبِ سفر نجات یافتہ ...... الحمد للہ کہ بطلوعِ آفتابِ ہدایت ظلماتِ کفر وضلالت رو بانعدام آورد و بیخ الحاد و بدعت از پا افتاد و رایاتِ عدل و انصاف بافقِ اعلیٰ رسید[۱]......

تعلقات کے دوسرے حصے کا تعلق اورنگزیب کی تخت نشینی کے بعد سے ہے۔ حضراتِ نقشبندیہ اورنگزیب کی کامیابی کے بعد پیچھے نہیں ہٹے بلکہ انہیں اب احساس ہو گیا تھا کہ یہی وقت ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں پر سابقہ دور میں ہونے والی

---

[۱] ۔محمد سعید' خواجہ' مکتوبات ۹۲/۳۷ حضرات مخدوم زادگان بے چینی سے اورنگزیب کی کامیابی کی خبر سننے کے منتظر رہتے تھے اس لیے اورنگزیب نے دارا پر قابو پاتے ہی اس کا تعاقب شروع کیا تو اس کی اطلاع کے لیے اس نے نہایت ہی مسرت کے ساتھ جو خط حضرات کو لکھا تھا وہ ہم نے دریافت کرلیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

فرمان عالی شان بادشاہ عالمگیر بعد از منہزم شدن داراشکوہ: کہ بہ شیخ محمد سعید و شیخ محمد معصوم نوشتہ نحمدہ و نصلی از جانب ایں نیاز مند ترینِ خلائق بدرگاہِ حضرت واہب العطیات بہ حقائق معارف آگاہ فضائل و کمالات دستگاہ شیخ محمد سعید سلامِ عافیت انجام برسد' آنچہ از مجد و نصرت یافتن آں لشکرِ اسلام براعداء دین بظہور آمدہ بہ سمعِ شریف رسیدہ باشد...... کہ چوں ظلمتِ شب بہ بیانِ جانِ آں سیہ روی در آمد نیم جان بہ ہزار نکبت از معرکہ بیروں برد لشکر گراں مایہ بہ تعاقبِ آں بے عاقبت تعین گشتہ امید از فضل بخشندہ...... کہ بزودی اسیر گردد

زیادتیوں کا ازالہ اس طریقے سے کیا جائے کہ یہاں کی معاشرت میں اکبر اور اس کے دین الٰہی سے جو بدعات پھیلی تھیں اور داراشکوہ کے سہارے علمائے سوء نے جو لادین (سیکولر) ریاست کے قیام کی کوشش کی تھی اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے تاکہ احیائے دین کی وہ تحریک جو حضرت مجدد الف ثانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شروع کی تھی اور جس اسلامی فلاحی مملکت کا خواب دیکھا تھا کی عملی تعبیر ہو سکے۔

اس سلسلے میں حضراتِ مجددیہ نے مندرجہ ذیل اقدامات کیے:

۱۔اورنگزیب سے رابطۂ کلی قائم رکھا۔

۲۔اورنگزیب کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے خاص اہتمام کیا۔

۳۔ اورنگزیب کے ساتھ دربار میں اور سفر و حضر میں بھی ساتھ رہے۔

۴۔حضرت خواجہ محمد معصوم نے اپنے فرزندوں کو اورنگزیب کی تربیت کے لیے مقرر فرمایا' جو باری باری اس کے پاس جا کر یہ فریضہ انجام دیتے تھے۔

۵۔حضرت خواجہ نے اپنے بعض ذی علم خلفاء کو صرف اور صرف اورنگزیب کی تربیت کے لیے خلافت دے کر اس کے ساتھ منسلک کر دیا' جو مرکز میں اس کے ساتھ رہ کر ترویجِ شریعت کے لیے احکام جاری کرواتے اور اس کی باطنی تربیت بھی کرتے تھے۔

خواجہ سیف الدین نے اورنگزیب کے نام کئی خطوط لکھے تھے ایک مکتوب میں اسے واضح الفاظ میں اس کلیہ سے آگاہ کرتے ہیں کہ دین کی تقویت اور ملتِ اسلامیہ کی نصرت سلاطین سے وابستہ ہے' فرماتے ہیں:

توقع کہ ایں خیر خواہ عباداللہ رابدعاء سلامتِ دارین و خیریت نشاتین در مظان اجابت یاد می نمودہ باشند' والسلام بہ غضبت پناہ شیخ محمد معصوم و شیخ محمد یحییٰ سلامِ عافیت انجام رسد' والسلام والاکرام (مکتوبات حضرت مجدد خطی نسخہ نمبر ۱۴۲۹ کے آخری ورق پر یہ مکتوب منقول ہے۔ (رک حسنات الحرمین' مقدمہ' ۱۳۱۔۱۳۳)

تقویتِ دینِ متین ونصرتِ ملتِ مبین وابستہ بہ سلاطینِ عظام است۔[۱]

حضرت خواجہ محمد سعید نے اورنگزیب کو ۹ خطوط لکھے جن میں اسے اس کی ذمہ داریوں' ہندوستان میں اسلام کی زبوں حالی اور ترویجِ شریعت کے لیے ہدایات درج فرمائی ہیں۔ ایک مکتوب ہے جو سفرِ حج کے فوراً بعد اسے لکھا ہے وہ اس وقت تک جنگِ تخت نشینی میں کامیاب ہو کر تاج وتخت کا مالک بن چکا تھا' اسے شایانِ شان القاب سے نوازنے کے بعد لکھا ہے کہ تمہاری کامیابی دراصل ہندوستان میں اسلام کی تقویت کا باعث ہوگی' لکھتے ہیں:

حضرت امیر المومنین ظل اللہ فی الارضین' رافع اعلام الشریعۃ الغراء قامع بنیان البدعۃ الغبراء...... کاسر اعناق الکفرۃ الا کاسرۃ محی السنتہ والاسلام......

راہِ عنایت ودین پروری در باب رفع مابقی من الفواحش والمنکرات ومنع برخی از منہیات ومسکرات بمقتدایانِ خدمات اسلام تاکید اہتمام رود......[۲]

ایک اور مکتوب میں اورنگزیب کو ایک فتح کی مبارک دیتے ہوئے اُسے الحاد وزندقہ کے خاتمے کے لیے کہا ہے اور مزید کوشش کرنے کے لیے بھی زور دیا ہے کہ ملک کے اطراف واکناف میں ترویجِ شریعت کے لیے فرامین جاری کریں' لکھتے ہیں:

رفع و ہدم ارکانِ و بدعت و قمع رسومِ الحاد و زندقہ نمود...... ایں ہوا خواہِ حقیقی (خواجہ محمد معصوم) امیدوار است کہ ہمتِ علیا مصروفِ...... تائید ارکانِ شریعت غرا فرمودہ فرمان اہتمام بحکام ومتصدیانِ اطراف واکناف صادر شود تا سعیِ بلیغ واجتہادِ تام دریں باب مصروف دارند......[۳]

ایک مکتوب میں جب کہ وہ کفارِ ہند اور اہلِ بدعت کے خلاف برسرِ پیکار تھا اس کی ان مہمات کو جہاد قرار دیتے ہوئے جہاد کے فضائل پر احادیث نقل کر کے بھیجی ہیں یقیناً ان مہمات کا تعلق دکن کی شیعہ ریاستوں سے تھا آپ نے صحابہ کرام کے فضائل پر

---

[۱] ۔سیف الدین' خواجہ: مکتوبات ۸۰/۵۷

[۲] ۔محمد سعید' خواجہ: مکتوبات ۹۲-۹۱/۳۷   [۳] ۔ایضاً ۹۵/۴

حدیثیں بھی اس خط میں نقل کرتے ہوئے صحابہ پر طعن کرنے والوں کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا ہے:۔

چوں حرفِ جہاد با اہلِ بدعت وضلال درمیان است، احادیث چند در فضائلِ صحابہ...... (اہلِ بدعت) از جرگۂ اسلام خارج اند...... ۱

اورنگزیب کو بھی ان حضرات سے خصوصی انس تھا اس نے جنگِ تخت نشینی کے دوران شہزادہ شجاع کو شکست دینے کے بعد دارا شکوہ کی طرف متوجہ ہونے سے قبل خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم دونوں کو اپنے پاس بلایا تو جاتے ہوئے اس نے ان حضرات کو تین سو اشرفیاں بطورِ انعام پیش کیں۔ ۲ اسی طرح اورنگزیب نے اپنے تیسرے سال جلوس (۱۰۷۰ھ/۱۶۶۰ء) میں حضرت خواجہ محمد سعید کو دہلی بلایا۔ آپ ان دنوں مختلف امراض میں مبتلا تھے لیکن اس کے باوجود بادشاہ سے تعلقِ خاطر کی بنا پر آپ تشریف لے گئے تو اورنگزیب نے آپ کو ''خلعت اور دو ہزار روپے'' انعام کے طور پر دیے۔ ۳ اگلے سال ۱۰۷۱ھ/۱۶۶۱ء کو اورنگزیب نے خواجہ محمد سعید کو پھر دہلی بلایا اس مرتبہ تو آپ انتہائی علیل تھے لیکن آپ دہلی تشریف لے گئے بادشاہ بہت ہی تعظیم واحترام سے پیش آیا۔ ۴ جس کی اطلاع دیتے ہوئے خواجہ محمد سعید اپنے برادرِ گرامی خواجہ محمد معصوم کو لکھتے ہیں کہ سرہند سے دور دہلی جا کر آپ سے دوری کا جو احساس مجھے ہو رہا ہے وہ بیان سے باہر ہے اورنگزیب کے اظہار عقیدت کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ چار روز سے بادشاہ بڑے اہتمام سے کھانا اپنے ہاتھ سے تیار کر کے میرے لیے بھیج رہا ہے۔ ۵ یہ اورنگزیب کے ساتھ خواجہ محمد سعید کی آخری ملاقات تھی کیوں کہ اس سفرِ دہلی سے واپس سرہند جاتے

۱۔ ایضاً ۶۶/۱۲۲۔۱۲۶

۲۔ محمد کاظم شیرازی: عالمگیر نامہ ۲۹۳

۳۔ ایضاً ۵۹۵ ، ۴۔ بختاور خان: مرأۃ العالم ۳/۴۱۳

۵۔ محمد سعید، خواجہ: مکتوبات ۹۹/ ۲۱۵

ہوئے سنبھالکہ کے مقام آپ کا ۱۰۷۱ھ کو وصال ہو گیا۔[۱]

حضرت خواجہ محمد معصوم کی تحریرات سے تو واضح الفاظ میں یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ آپ باقاعدہ ایک جامع پروگرام کے تحت اورنگزیب کو ملک میں ترویج شریعت اور احکام اسلامی کے نفاذ کے لیے تیار کر رہے تھے۔ آپ کے فرزندانِ گرامی جو ظاہری و باطنی تعلیم سے آراستہ تھے باری باری اورنگزیب کے پاس جاتے اور اُسے اسلامی احکام اور شرعی امور سے آگاہ کرتے رہتے تھے' اس کے علاوہ آپ نے اپنے بعض ذی علم خلفاء کو خلافت ہی صرف اورنگزیب کی تعلیم و تربیت کے لیے دی تھی جو سفر و حضر میں اس کے ساتھ رہ کر ترویجِ شریعت کے لیے راستہ ہموار کرتے رہتے۔

اورنگزیب کی کفارِ ہند کے خلاف مہمات کو انہوں نے کئی مرتبہ جہاد کا درجہ دے کر اس کی حوصلہ افزائی کی۔ تخت نشینی کے بعد اُسے جہاں بہت سے سیاسی خطرات سے نپٹنا تھا وہاں اسے بدعتیوں اور بدعقیدہ فرقوں سے بھی مقابلہ درپیش تھا۔ اُسی عہد کی یادگار حضرت خواجہ محمد معصوم کا ایک مکتوب ہے جس میں آپ نے اُسے فنای قلب کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ ان دنوں جس "امر خطیر اور جہادِ کبیر" میں مصروف ہے اس میں بظاہر وہ اس کے ساتھ شریک نہیں ہیں لیکن باطنی طور پر تم مجھے اپنے ساتھ تصور کرو' فرماتے ہیں:

> ایں دعا گو ہر چند بحسبِ صورت از دریافتِ دولت ملازمت دور و مہجور است و دریں قسم امرِ خطیر و جہادِ کبیر کہ دریں ایام عنانِ توجہ و اقبال باں مصروف است داخل نہ لیکن از روی معنی و باطن در ملازمت و حضور است...... در ہیچ موطن و معرکہ از خدمت عالی جدا نیست و ہمہ جامعیتِ معنوی دارد......[۲]

اورنگزیب نے حضرت خواجہ محمد معصوم سے دائمی صحبت کی درخواست کی جسے آپ نے

---

[۱] ۔صفر احمد: مقاماتِ معصومی

[۲] ۔محمد معصوم' خواجہ: مکتوبات ۲/۵/۲۹

اپنے والدِ گرامی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی وصیت کے مطابق قبول نہ فرمایا لیکن کبھی کبھی اس کے انتہائی اشتیاق کے باعث اور ترویجِ شریعت کی تاکید کے لیے آپ اس کے پاس تشریف لے جاتے تھے' معاصر مولف کا بیان ہے:

(حضرت مجدد الف ثانی) دعا کردہ اند کہ شما (خواجہ محمد سعید و خواجہ محمد معصوم) مصاحبِ سلطان نہ شوید الحمدللہ ہمچناں بوقوع پیوست کہ سلطان شاہ جہان بادشاہ علیہ الرحمتہ بسیار مصاحبتِ ایشاں می خواست میسر نہ شد الا نادراً وصلاح آثار...... اورنگزیب سلمہ' مریدِ ایشاں (خواجہ محمد معصوم) گردید دوام صحبتِ ایشاں می خواست قبول نہ کروند......[۱]

اس قسم کی وصیت حضرت خواجہ محمد معصوم نے اپنے فرزند بزرگ شیخ محمد صبغتہ اللہ کو بھی کی تھی کہ ''ضرورت کلی'' کے بعد سلاطین کی صحبت اختیار نہ کرنا:

صحبتِ سلاطین بے ضرورتِ کلی اختیار نخواہد نمود......[۲]

لیکن دارا شکوہ کے سہارے سرگرم عمل آزاد خیالی اور بے دینی کی تحریکوں کے معاشرت پر اثرات کو ختم کرنے کے لیے اس وقت اورنگزیب کی مصاحبت اختیار کرنا عین ضرورتِ کلی بن چکی تھی' معاصر مورخ کا بیان ہے:

''بنا بر استدعای بادشاہِ دین پناہ چند بار بہ بارگاہِ عظمت و جاہ رسیدہ' باقسام تجلیل و تکریم مخصوص گشت''[۳]

آپ کے صاحبزادے خواجہ سیف الدین نے یہ بھی لکھا ہے کہ اورنگزیب محبت سے آپ کو سفرِ خرچ بھیج کر دہلی آنے کے لیے کہا کرتا تھا۔[۴]

---

[۱] ۔محمد امین بدخشی: نتائج الحرمین ۱۷۸۔۱

[۲] ۔صفر احمد: مقاماتِ معصومی ۴۲۶

[۳] ۔بختاور خان: مرأۃ العالم ۲/۴۱۳

[۴] ۔سیف الدین' خواجہ: مکتوبات ۱۲۸/۱۵۶

خواجہ محمد سعید کے صاحبزادگان میں سے دو کے ساتھ اورنگزیب کے تعلقات کا پتا چلتا ہے' اول آپ کے فرزندِ گرامی علامہ محمد فرخ (۱۰۳۸۔۱۱۲۲ھ/ ۱۶۲۸۔۱۷۱۰ء) نے بھی کئی بار اورنگزیب سے ملاقات کی تھی حضراتِ مجددیہ میں سے علامہ محمد فرخ سب سے بڑے عالم تھے اور درس وتدریس آپ کا شغلِ عزیز تھا' ظاہری علوم میں ''پایۂ مولویت'' میں بلند مرتبہ رکھتے تھے۔ اورنگزیب نے صحیح بخاری آپ سے پڑھی تھی' معاصر مولف شیخ محمد مراد ٹنگ کشمیری نے لکھا ہے:

علامۂ عصر عارفِ وحید مولانا محمد فرخ شاہ...... جامع بود در علومِ ظاہر و باطن لیکن پایۂ مولویت را ساتر مرتبہ ارشاد فرمودہ اکثر عمر مبارک را بہ تدریس و تدقیق گذرانیدند جمِ غفیر از علماء و مشائخِ عصر را شرفِ شاگردی حاصل شدہ و سلطان عالمگیر ہم بہ تقریب ایں توفیق مصدر خدمتہا بلیغہ گردیدہ......[۱]

مقاماتِ معصومی میں بھی ہے کہ اورنگزیب نے صحیح بخاری آپ کی خدمت میں پڑھی تھی:

بادشاہ خلد مکان صحیح بخاری را در خدمتِ آں مولوی معنوی خواندہ اند۔[۲]

اسی طرح خواجہ محمد سعید کے دوسرے صاحبزادے شیخ عبدالاحد وحدت (ف ۱۱۲۶ھ/۱۷۱۴ء) کے ساتھ بھی اورنگزیب کو موانستِ خصوصی تھی ۱۱۰۹ھ/ ۱۶۹۷ء کو آپ حجۃ اللہ خواجہ محمد نقشبند ثانی کے ہمراہ حج کے سفر سے واپس آئے تو اورنگزیب نے بلا لیا اور آپ حدود دو سال تک اس کے ساتھ رہے اس کی ملکی مہمات کے دوران لشکر میں قیام کا ذکر بھی ملتا ہے۔[۳]

---

[۱] ۔محمد مراد ٹنگ کشمیری: تحفۃ الفقراء ۱۱۔ب ' [۲] ۔مقاماتِ معصومی ۴۰۶ 'شیخ محمد فرخ کے حالات، علمی تبحر اور تالیفات کی تفصیل کے لیے دیکھیے تعلیقات مقامات معصومی ۴۰۷/۱۴۔۱۵

[۳] ۔وحدت سرہندی: گلشن وحدت ۶۵ / ۱۲۶، ۷۵/ ۱۲۶

اورنگزیب کی بیٹی زیب النساء حضرت وحدت کے ساتھ عقیدت رکھتی تھی اس کے نام آپ کے تین مکاتیب میں موجود ہیں۔ (گلشن وحدت' مکتوب نمبر ۴۴'۴۷'۵۶)

نبائرحضرت مجدد الف ثانی اورنگ کی مصاحبت میں:

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی صاحبزادیوں میں سے صرف خدیجہ بقید حیات رہیں ان کا نکاح آپ کے برادر زادہ قاضی شیخ عبدالقادر[۱] سے ہوا۔ انہی بی بی خدیجہ کے بطن سے تین صاحبزادے متولد ہوئے خواجہ محی الدین، میر محمد فضل اللہ اور شیخ عبداللطیف۔ حضرت مجدد الف ثانی کے یہ تینوں نواسے علم وعمل اور تقوٰی میں ضرب المثل تھے اور خوش نصیبی سے ان تینوں نے اورنگزیب کی ملازمت و مصاحبت اختیار کرلی۔ ان کے والد گرامی شیخ عبدالقادر سرہند کے قاضی تھے اور نہایت عدل وانصاف کے ساتھ عدالتی فیصلے صادر کرتے تھے۔ ان کا ۱۰۶۸ھ/ ۱۶۵۸ء کو انتقال ہوگیا تو اورنگزیب نے ان کے صاحبزادے شیخ محمد فضل اللہ کو جو حضرات مجددیہ کے ہمراہ حج کرکے واپس آئے تو اکبر آباد میں ان بزرگوں سے ملاقات کے دوران بادشاہ نے ان کو ''بمنت تمام'' سرہند کی قضا پیش کی جسے انہوں نے قبول کرلیا۔[۲]

قیاس یہ ہے کہ شیخ محمد فضل اللہ اپنی وفات ۱۱۱۷ھ تک سرہند کے قاضی رہے ہوں گے یہی شیخ محمد فضل اللہ مقاماتِ معصومی کے مولف کے والد تھے۔

حضراتِ مجددیہ کا سفرِ حرمین الشریفین

صوفیہ کرام، خصوصاً مشائخِ نقشبندیہ کی تحریرات میں اس پاک سرزمین پر حاضر ہونے کی خواہش اور بسا اوقات نہایت اضطراب کے ساتھ حرمین شریفین کے بارے میں ''مکاشفاتِ غیبانہ'' کا ذکر ملتا ہے، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی

---

[۱] ۔ قاضی شیخ عبدالقادر بن شیخ محمد امین بن شیخ عبدالرزاق بن مخدوم عبدالاحد۔
(رک مقامات معصومی جلد اول)

[۲] ۔ صفر احمد: مقاماتِ معصومی ۳۶۹

اس مقدس سرزمین پر حاضری کے ارادے سے نکلے تھے لیکن کعبۂ مقصود دہلی ہی میں مل گیا پھر سرہند شریف میں ''نزولِ کعبہ'' کا واقعہ اور مکاشفہ اس ذوق وشوق کی نشاندہی کرتا ہے۔

حضرت خواجہ محمد معصوم ۱۰۶۷ھ/ ۱۶۵۷ء کو حج کے لیے ہندوستان سے روانہ ہوئے لیکن آپ کے ایک مکتوب محررہ ۱۰۵۷ھ/ ۱۶۴۷ء سے آپ کے اس مبارک سفر کے اختیار کرنے کی خواہش کا اظہار ہوتا ہے۔[۱]

حضرت خواجہ اپنے ایک خلیفہ شیخ بایزید بن شیخ بدیع الدین سہارنپوری کو اپنے ارادۂ سفر کی اطلاع دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

امیدواریم کہ اواخرایں ماہ کہ ذی الحج باشد از بست ودوم تابست ونہم انتقال از سرہند واقع شود واز راہِ بندر سورت بہ کعبۂ مقصود وصول میسر آید...... ہرچند عقلِ عقیل نظر بہ عالمِ اسباب پابندمی شود لیکن درراہِ عشق پارہ از بند عقل باید برآمد [۲]

مکتوب کے اس اقتباس سے مفصلہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

حضرت خواجہ حج کے ارادے سے ۲۲ ذی الحج کو سرہند سے روانہ ہوئے اور حدود ۲۹ ذی الحج کو بندر سورت سے گزرنے کی قیاسی تاریخ بتائی۔

حضرت خواجہ جب روانہ ہوئے تو یقیناً اس وقت سالِ روانگی ۱۰۶۷ھ تھا جیسا کہ حسنات الحرمین کے ابتدائیہ میں مترجم نے وضاحت کی ہے۔ اس لیے اس مکتوب کا سالِ تحریر ۱۰۶۷ھ/ ۱۶۵۷ء متعین کیا جا سکتا ہے۔

حضرات صاحبزادگان ہندوستان کے مختلف شہروں کے طویل سفر اور سلسلہ مجددیہ کے بزرگوں کے مزارات کی زیارت کرتے ہوئے سورت پہنچے تھے۔

حضرات جب سرہند شریف سے روانہ ہوئے تو پہلا قیام پانی پت کی بڑی مسجد میں

۱۔ مکتوبات معصومیہ ۲/ ۷۰

۲۔ ایضاً ۲/ ۷۴

ہوا تھا۔[۱] بہت سے مزارات کی زیارت کے لیے بھی گئے سب سے پہلے اپنے جد بزرگوار شیخ عبدالاحد، پھر امام رفیع الدین[۲] اور حضرت مجدد الف ثانی اور پھر پانی پت میں مزار شیخ شرف الدین بوعلی قلندر اور شیخ احمد ترک، دہلی میں حضرت خواجہ باقی باللہ، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت شیخ نظام الدین اولیاء، شیخ نصیر الدین چراغ دہلی اور امیر خسرو وغیرہ۔[۳]

دہلی کے علاوہ برہانپور کے کئی مزارات پر گئے ان میں حضرت خواجہ محمد نعمان بدخشی خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت مجدد الف ثانی کے شہرہ آفاق سوانح نگار مولانا محمد ہاشم کشمی کے مزار پر خصوصیت سے جانے کا ذکر ملتا ہے، حضرت وحدت لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ محمد سعید قدس سرہ نے جب برہانپور کے قیام کے دوران خواجہ کشمی کے مزار پر جانے کا قصد کیا تو عالمِ مثال میں وہ ہمارے استقبال کے لیے آتے ہوئے معلوم ہوئے، جس کا انہوں نے دور سے ہی ادراک کرلیا:

قال سیدنا الشیخ (محمد سعید) فی برہانفور لما اردت زیارۃ قبر خلیفہ مجدد الف الثانی خواجہ ہاشم البدخشی استقبلنی من مقامہ فادرکنی علی مسافۃ......[۴]

مقاماتِ معصومی کے مختلف مندرجات سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً تمام صاحبزادگان اس سفر میں شریک ہوئے تھے اگر روضۃ القیومیہ کے اس بیان پر اعتماد کیا جائے تو یہ اہل اللہ کا ایک بہت بڑا لشکر تصور کیا جائے گا۔[۵]

مقاماتِ معصومی کے مولف نے حضرت خواجہ کے سفر حرمین الشریفین کو خاص اہمیت

۱۔ مقامات معصومی ۶۸۴ (نسخہ م)

۲۔ وحدت، عبدالاحد سرہندی: لطائف المدینہ ۱۲۔ا

۳۔ وحدت، عبدالاحد سرہندی: لطائف المدینہ ۱۲ب۔۱۳۔ا

۴۔ ایضاً ورق ۱۳ب

۵۔ کمال الدین محمد احسان: روضۃ القیومیہ ۲/ ۸۹

دی ہے اور اس سلسلہ میں کئی اہم نکات درج کیے ہیں' مولف نے اس سفر کی روداد آپ کے صاحبزادہ مروج الشریعۃ محمد عبید اللہ کے جمع کردہ ان یواقیت سے نقل کی ہے جو اس مبارک سفر میں آپ کے ہمراہ تھے اور انہوں نے یواقیت الحرمین کے نام سے عربی میں آپ کے حرمین الشریفین کے دورانِ سفر اور وہاں قیام کے دوران آپ کے ملفوظات اور مکاشفات مرتب کیے تھے بعد میں آپ کے حینِ حیات ہی صاحب حضرات القدس ملا بدرالدین سرہندی کے صاحبزادہ شیخ محمد شاکر نے انہیں فارسی میں منتقل کیا تھا' مولف مقامات کے پیش نظر ترجمہ ہی تھا جس سے انہوں نے نقل واقتباس کیا ہے۔[۱]

شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی

حضرت شیخ عبدالاحد وحدت حضرت خواجہ محمد سعید کے صاحبزادے اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے پوتے تھے۔

ولادت

حضرت وحدت کی ولادت حدود ۱۰۵۰ھ/۱۶۴۰ء کو سرہند شریف میں ہوئی[۲]

تعلیم

حضرت وحدت مدرسہ مجددیہ سرہند کے نامور مدرس و عالم اخوند عبدالحق سجاول

---

[۱] ۔حسنات الحرمین ہمارے مقدمہ' حواشی اور اردو ترجمہ سمیت طبع ہو چکی ہے

[۲] ۔صفر احمد: مقاماتِ معصومی ۳/۴۰۸ سالِ ولادت میں اختلاف ہے معاصر مولف شیخ محمد مراد ننگ کشمیری نے جو حضرت وحدت کے خلیفہ بھی تھے' حضرت وحدت کا یہ کشف نقل کیا ہے کہ میری عمر ۷۵ سال ہوگی' جو صحیح ثابت ہوا اور ۱۱۲۶ھ کو وصال ہو گیا (حسنات المقربین' ورق ۱۲۳ (ب) اس اعتبار سے سال ولادت ۱۰۵۱ھ (۱۱۲۶+ ۷۵۔۱۰۵) ہونا چاہیے۔ تاہم ایک سال اگر جاری سال کے طور پر تصور کیا جائے تو مقاماتِ معصومی کی روایت صحت کے قریب ہے۔

سرہندی [1] کے شاگرد تھے۔[2] اس کے علاوہ اپنے والد گرامی حضرت خواجہ محمد سعید اور دیگر اساتذہ سے بھی تحصیل کی تھی۔

کسبِ سلوک

حصولِ علم کے دوران ہی حضرت وحدت نے اپنے والدِ گرامی کی خدمت میں کسبِ سلوک کا بھی آغاز کر دیا تھا' آپ کے والد کے بھانجے میر شیخ محمد فضل اللہ (ف ۱۱۱۷ھ) بھی جو کہ آپ سے صرف چھ ماہ بڑے تھے اور انہی ایام میں حضرت خواجہ محمد سعید قدس سرہ' کی خدمت میں مصروفِ عمل تھے' کئی اہم بشارات سے نوازے گئے۔[3]

حضرت وحدت سلوک کی منازل طے کر کے اپنے والد کی خلافت کے حق دار ٹھہرے[4] آپ اپنے والدِ بزرگوار کے باطنی اسرار سے کماحقہ واقف تھے' اپنے والدِ گرامی کے وصال (۱۰۷۱ھ) کے بعد فوری طور پر حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ' کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے بلکہ کامل ایک سال توقف کیا اور اس دوران حضرت خواجہ محمد سعید کی روحِ پرفتوح سے فیض یاب ہوتے رہے [5] اس کے بعد آپ نے حضرت خواجہ معصوم علیہ الرحمت کی خدمت میں رجوع کیا۔تو آپ نے فرمایا کہ ہم تمہیں ازسرِ نو مرید کریں گے جس پر انہیں بڑا تعجب ہوا کہ والد بزرگ کی خدمت میں

---

[1] ۔اخوند سجاول سرہندی حضرت خواجہ محمد معصوم کے استاد اور خلیفہ تھے' وصال کے بعد حضرت خواجہ کو غسل دینے کی سعادت بھی انہیں کو نصیب ہوئی تھی۔حضرت خواجہ کے حکم پر شرح وقایہ کا فارسی میں ترجمہ کیا اور اسے اورنگ زیب کے نام معنون کیا' اورنگ زیب سے توسل بھی تھا (مقاماتِ معصومی ۳/۴۸۰'۴/۳۸۶)

[2] ۔ایضاً ۴۸۰'گلشنِ وحدت ۵۴/۶۶

[3] ۔مقاماتِ معصومی ۳/۳۶۷ ' [4] ۔ تحفۃ الفقراء ۱۰۵ ' [5] ۔مقاماتِ معصومی ۳/۴۰۹'گلشنِ وحدت ۵۴/۶۶

میں نے جو محنت وریاضت کی ہے وہ سب ضائع گئی۔ آپ اسی تردد میں تھے کہ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ تمہارے والد نے تمہیں جو بشارتیں دی ہیں وہ سب مجھے معلوم ہیں لیکن میرا قاعدہ جداگانہ ہے بہرحال آپ حضرت خواجہ سے بیعت ہوئے اور جلد ہی مراحلِ سلوک طے کرنا شروع کر دیے۔ آپ کے ابتدائی ایامِ کسب کی کیفیت خود حضرت خواجہ نے اپنے ایک مکتوب میں یوں تحریر فرمائی ہے:

''تمہارے (مخدوم زادہ ثالث حضرت مروج الشریعت عبید اللہ) کے جانے کے بعد آج شیخ عبدالاحد (وحدت) فقیر کے ساتھ نشست و برخاست رکھتے ہیں اور اپنے معاملات میں بہت ہی سرگرم ہیں شب و روز خدمت میں حاضر رہتے ہیں، خانقاہ میں ایک حجرہ لے کر زندگی گزار رہے ہیں عجیب وارفتگی کی کیفیت ان پر طاری ہے، بہت ترقی کی ہے۔۔۔ان کا معاملہ روز بروز ترقی پر ہے۔''[۱]

جب حضرت خواجہ نے اپنے فرزندوں کو ''محمدی المشرب'' ہونے کی بشارت دی تو حضرت وحدت نے بھی اس کے لیے استدعا کی جس کے جواب میں حضرت خواجہ نے فرمایا کہ ''تم بھی ہمارے فرزندوں میں شامل ہو۔''[۲]

حضرت وحدت نے حضرت خواجہ سے جو اور جس طرح فیض پایا اس کی تفصیلات اپنے استادِ گرامی اخوند مولوی عبدالحق سجاول سرہندی کی خدمت میں خود تحریر کی ہیں کہ

''حضرت خواجہ نے مخدوم زادہ محمد نقشبند ثانی حجۃ اللہ کے ذریعے مجھے طلب فرمایا میں نے حاضر ہونے پر عرض کیا کہ میرے والدِ بزرگوار نے مجھے جو بشارات اجمالاً دی تھیں میں ان کی تفصیل کا امیدوار ہوں، اس پر آپ نے فرمایا کہ سابقہ بشارات کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا بلکہ ان میں ''قوت و اسباب'' پیدا ہوں گے، آپ نے پہلی مجلس منعقدہ جمادی الاول ۱۰۷۶ھ کو فرمایا کہ تمہارا باطن بہت بہت ہی ''مزین'' معلوم ہوا ہے۔ اسی طرح دیگر مجالس کے دوران آپ نے بشاراتِ

۱۔ مکتوباتِ معصومیہ ۳/ ۱۱۷/ ۱۵۸۔۱۵۹ ۲۔ مقاماتِ معصومی ۴۱۱

عظیم سے نوازا' کل پچاس مجالس منعقد ہوئیں جن میں مجھے بشارات عنایت کی گئیں ایہ مجلسیں دو سال (۱۰۷۶۔۱۰۷۷ھ) تک جاری رہیں۔[۲]

حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کے کئی اور مکاتیب بھی حضرت وحدت کے نام ہیں جن میں اس سلسلے کی تمام مروجہ بشارات سے انہیں نوازا گیا ہے۔[۳]

حضرت وحدت کی ایک بیاض بھی تھی جس میں آپ نے اپنے والد گرامی' حضرت خواجہ محمد معصوم اور حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی سے ملنے والی بشارات تحریر کی ہیں بعض بشارات تو ان مذکورہ حضرات نے اپنے دستِ مبارک سے بھی ان میں تحریر کی تھیں۔[۴]

حضرت خواجہ محمد سعید علیہ الرحمتہ کے کئی مکاتیبِ شریفہ حضرت وحدت کے نام ہیں' ایک مکتوب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اسرار پر مشتمل ہے۔[۵]' دوسرا مکتوب مراتب یاس و تفاوتِ اذواق پر ہے۔[۶]' ایک مکتوب کا موضوع حافظ شیرازی کے ایک شعر کی تشریح پر ہے۔[۷]' دوسرے مکتوب کا موضوع ہے ''مقرب ترین اشیاء بحضرت حق سبحانہ برابر کلام مجید نیست۔[۸]'ایک عربی مکتوب ترغیب بر حصولِ صلاح و محبت۔۔۔[۹]

حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمتہ کے وصال (۱۰۷۹ھ) کے بعد حضرت وحدت بڑے ''خضوع'' کے ساتھ حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی (ف ۱۱۱۵ھ/۱۷۰۳ء) سے منسلک ہو گئے' روضتہ القیومیہ کی روایت کے مطابق یہ ۱۰۸۷ھ کا زمانہ تھا' آپ نے ''منصبِ قیومیت'' کے حضرت حجتہ اللہ کی طرف منتقل ہونے کے اثبات میں ایک

۱۔ گلشن وحدت ۵۴/ ۶۶۔ ۷۰ ۲۔ ایضاً ص ۶۸

۳۔ مکتوباتِ معصومیہ ۲/ ۱۱۰' ۳/ ۱۱۷' ۱۲۸ (بنام شیخ محمد باقر لاہوری) ۱۴۰' ۱۶۸' ۲۰۵' ۲۴۸

۴۔ تفصیل تالیفات حضرت وحدت کے تحت ملاحظہ کریں۔ ۵۔ مکتوبات سعدیہ ۱۷/ ۲۰۳۔

۶۔ ایضاً ۲۱/ ۲۶' ۷۔ ایضاً ۳۶/ ۸۰۶' ۸۔ ایضاً ۴۲/ ۹۷' ۹۔ ایضاً ۷۶/ ۱۴۸

رسالہ انہی ایام میں تالیف کیا۔[۱] دونوں حضرات کے مابین گہرے روابط رہے' حضرت حجتہ اللہ کے کئی مکاتیب حضرت وحدت کے نام ہیں۔[۲]

اسفارِ حج

حضرت وحدت نے حرمین الشریفین کا پہلا سفر اپنے والد گرامی حضرت خواجہ محمد سعید و حضرت خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمتہ کے ہمراہ ۱۰۶۷۔۱۰۶۸ھ کو کیا' اس وقت آپ کی عمر صرف سترہ سال تھی اسی دوران آپ نے عربی میں اپنے والد کی سوانح "لطائف المدینہ" کے نام سے تالیف کی۔

آخری دونوں حج حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہ کے ساتھ کیے جن کی تفصیل اس طرح ہے:

حضرت وحدت ۱۰۸۹ھ/ ۱۶۷۸ء کو دوسری مرتبہ حج کے لیے حرمین الشریفین گئے' یہ سفر آپ نے حضرت حجتہ اللہ کے ہمراہ کیا جس میں شیخ خلیل اللہ[۳] بن حضرت خواجہ محمد سعید اور شیخ محمد پارسا بن حضرت مروج الشریعت محمد عبیداللہ بھی ہم رکاب تھے' اورنگزیب عالمگیر کے کہنے پر آپ نے یہ سفر براستہ دکن اختیار کیا' کیوں کہ اورنگزیب ان دنوں دکنی مہمات سر کرنے میں مصروف تھا اس نے عرصہ دراز تک حضرت حجتہ اللہ کو تعلیمِ سلوک کے لیے روکے رکھا۔[۴]

حضرت حجتہ اللہ تیسری مرتبہ ۱۱۰۳ھ کو براستہ افغانستان و ایران حج کے لیے روانہ

---

[۱]۔ روضتہ القیومیہ ۳/ ۲۹۔۳۰ حضرت حجتہ اللہ کے ایک مکتوب بنام حضرت وحدت سے بھی اس قسم کا مفہوم قیاس کیا جا سکتا ہے (وسیلتہ القبول ۲/ ۱۴/ ۳۱۔۳۳)۔ گلشن وحدت ۵۹/ ۹۰

[۲]۔ وسیلتہ القبول ۱/ ۱۵/ ۱۹' ۲۲/ ۲۹' ۳۴/ ۴۵' ۲/ ۱۴/ ۳۱' ۴۲/ ۸۱

[۳]۔ شیخ خلیل اللہ کے حالات کے لیے ملاحظہ ہو مقامات معصومی ۳/ ۴۱۷

[۴]۔ روضتہ القیومیہ ۳/ ۳۲۔۳۴' ۴۲

ہوئے' عقیدت مندوں نے کئی مقامات پر قیام کے لیے مجبور کیا ۱۱۰۹ھ کو حرمین الشریفین پہنچے[۱] اورنگزیب نے اس مرتبہ بھی آپ کو روکے رکھا' آخر اس سے اجازت لے کر روانہ ہوئے' آپ نے کابل سے اسے جو خط لکھا وہ آپ کے مجموعہ' مکاتیب[۲] میں شامل ہے۔

اس تیسرے سفر میں حضرت حجتہ اللہ اور حضرت وحدت کے اہلِ خانہ اور متعلقین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔[۳] یہ سفر پہلے سفر حج کی مانند تھا جب حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہما (۱۰۶۷ھ/۱۶۵۶ء) عازمِ سفر ہوئے تھے۔[۴]

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حضرت وحدت ۱۱۰۹ھ کو سرہند شریف واپس نہیں گئے تھے بلکہ مختلف مقامات پر قیام پذیر رہے اور آپ اورنگزیب کے ساتھ ہی رہے کیوں کہ حضرت وحدت کے ساتھ بادشاہ کو جو موانست تھی وہ انہیں حج سے واپس آکر جلد گھر جانے میں حائل ہوگئی تھی' آپ ۱۱۱۱ھ/۱۶۹۹ء کے وسط میں سرہند شریف پہنچے۔[۵]

حج کے ان تین مبارک اسفار کے علاوہ حضرت وحدت نے اور بھی طویل سفر کیے جن میں آپ کا کئی بار کشمیر جانا اس میں آپ کے خلیفہ اور معروف عالم شیخ محمد مراد ننگ کشمیری (ف ۱۱۳۱ھ/ ۱۷۱۸ء) بن ملا مفتی محمد طاہر کشمیری کی تحریک کا عمل دخل ہے۔[۶] اس کے علاوہ کابل جانا اور پھر اورنگزیب کے کہنے پر دکن کی مہمات کے دوران اس

---

[۱] ۔ایضاً ۳/۱۰۱۳'۱۱۹

[۲] ۔وسیلتہ القبول ۲/۵۶/۹۸' حضرت وحدت کے تیسرے سفر حج کے یہ سنین آپ کے مکتوبات سے ماخوذ ہیں (گلشن وحدت ۶۵/۱۱۶)

[۳] ۔گلشن وحدت ۶۵/۱۱۶ (حضرت وحدت نے لکھا ہے مع قبائل تا بہ بندر مخا۔۔۔ رسید) اس مبارک سفر سے واپس سرہند شریف پہنچ کر حضرت وحدت نے اپنے مرید مخلص شیخ محمد مراد ننگ کشمیری کو اطلاع دی ہے (ایضاً ۶۷/۱۱۷)' حسنات المقربین ۱۱۳۔(الف)

[۴] ۔حسنات الحرمین' مقدمہ، [۵] گلشن وحدت ۷۵/۱۲۶' [۶] ۔ان امور کی تفصیل شیخ محمد مراد کشمیری کی تالیفات' تحفتہ الفقراء حسنات المقربین' گلشنِ وحدت کے علاوہ فیضِ مراد میں ملاحظہ کریں۔

کے لشکر کے ساتھ کئی سال تک طویل قیام بھی قابلِ توجہ ہے' پاکستان و ہند کے کئی مقامات پر آپ کے ورود کا تذکرہ آپ کے مکتوبات میں جا بجا ملتا ہے۔ [۱]

حضرت وحدت ''ضعف خون کشیدن'' [۲] اور ''حبسِ بول'' کے امراض میں مبتلا تھے' بادشاہ فرخ سیر نے شاہی طبیبوں سے بہت علاج کروایا لیکن افاقہ نہ ہوا۔ [۳]

حضرت وحدت کا ۷۵ سال کی عمر میں ۲۷ ذی الحج ۱۱۲۶ھ/ ۱۷۱۴ء کو دہلی میں وصال ہوا۔ [۴] نعش مبارک دہلی سے سرہند شریف لا کر دفن کی گئی۔

حضرت وحدت کو بذریعہ کشف سرہند شریف کے سکھوں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہونے کا علم ہو گیا تھا۔ اس لیے آپ نے وہاں سے ہجرت کی اور دہلی میں آ کر کوٹلہ فیروز آباد قدیم دہلی میں قیام کر لیا۔ [۵] حضرت وحدت کی یہ ہجرت روضۃ القیومیہ کے مرتبہ سنین کے مطابق ۱۱۲۱ھ/ ۱۷۰۹ء کو ہوئی۔ [۶] جو کتب تاریخ کے مطابق درست ہے کیوں کہ اس کے چند ماہ بعد سکھوں نے بندہ سنگھ کی قیادت میں سرہند ے پر حملہ کر کے مسلم آبادیوں کو انتقام کا

۱۔ گلشنِ وحدت میں سیر پورب ۳۳/۴۲' کابل (۳۳/۴۲)' بہلول پور و روپڑ (۴۹/۶۱) کا ذکر کیا گیا ہے۔ ۲۔ گلشنِ وحدت ۴۱/ ۴۷' ۳۔ حسنات المقربین ۱۲۰ اب

۴۔ حسنات المقربین ورق ۱۲۱' الف۔ب۔ حضرت وحدت کے سالِ وصال میں اختلاف ہے۔ صاحب مقاماتِ معصومی (ص ۴۱۴) اور مولف روضۃ القیومیہ (۱/۳۰۱) نے ۱۱۲۷ھ لکھا ہے۔ گویا ایک سال کا فرق ہے' شعراء کے تذکرہ نویسوں میں سے اکثر نے ۱۱۲۶ھ تحریر کیا ہے جن میں سفینۂ خوشگو (۶۹)' نتائج الافکار (۷۴۵) اور روزِ روشن (۷۹۴) نے یہی سنہ دیا ہے۔ معاصر مورخ حارثی نے بھی یہی سالِ وصال تحریر کیا ہے (تاریخ محمدی ۳۳) جس سے معاصر اور حضرت وحدت کے خلیفہ شیخ محمد مراد کشمیر کے بیان (۱۱۲۶ھ) کی تصدیق ہو جاتی ہے' متاخرین کے بیانات قابلِ توجہ نہیں ہیں۔ ۵۔ سفینۂ خوشگو ۶۹، ۶۔ روضۃ القیومیہ ۲/۵۴۔۵۵

7- Kirpal singh : Life of Maharaja Ala Singh of Patiala p.115

نشانہ بنایا' سکھوں کے سرہند پر حملے جاری رہے' ۱۷۵۴ء کو ان کا دوسرا حملہ' ۱۷۵۸ء کو سکھوں اور مرہٹوں کا مشترکہ حملہ اور پھر ۱۷۶۴ء میں سکھوں نے سرہند پر ایسا حملہ کیا کہ اسے مکمل طور پر تباہ کر دیا' آبادی کا نام ونشان تک مٹ گیا۔ ان حملوں سے متاثر ہو کر اہلِ سرہند اور خاص طور پر خانوادۂ حضرت مجدد الف ثانی جہاں پناہ ملی چلے گئے۔[۱]

حضرت وحدت کے چار صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔[۲]

حضرت وحدت کے خلفاء و مریدین کثیر تعداد میں تھے جن میں کشمیر کے مفتی محمد طاہر کے صاحبزادے شیخ محمد مراد ننگ کشمیری (ف ۱۱۳۱ھ) جو ۳۸ کتابوں کے مولف اور آپ کے مکتوبات وملفوظات کے جامع تھے[۳] اور فارسی کے مشہور شاعر شیخ سعد اللہ گلشن (۱۰۷۵۔۱۱۴۰ھ/ ۱۶۶۵۔۱۷۲۷ء) جنہوں نے حضرت وحدت کے عرف ''شاہ گل'' کی مناسبت سے اپنا تخلص گلشن رکھا تھا[۴] صاحبِ دیوان شاعر اور ولی دکنی کے استاد تھے' خاص شہرت رکھتے ہیں ان کے علاوہ صوفیہ کے تذکروں میں آپ کے مریدین کے اسماء بھی ملتے ہیں جنہیں طوالت کے خوف سے قلم زد کر دیا گیا ہے' البتہ شیخ محمد عابد سنامی (ف ۱۱۶۰ھ) ایسی شخصیت ہیں جن کے دامنِ تربیت سے بہت سے افراد نے وابستہ ہو کر باطنی فیض پایا ان میں حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہید (۱۱۱۱۔۱۱۹۵ھ/ ۱۷۰۰۔۱۷۸۱ء) خاص شہرت کے مالک تھے جن سے سلسلہ نقشبندیہ کو بہت فروغ ہوا آپ انہی شیخ محمد عابد سنامی کے خلیفہ تھے۔[۵]

۱۔ ہم نے ان امور کی تفصیلات مقاماتِ مظہری ۴۵۔۵۱ اور مقاماتِ معصومی کے مقدمات میں دے دی ہیں۔

۲۔ تفصیل کے لیے اس مقدمہ سے منسلک شجرات ملاحظہ کریں۔

۳۔ شیخ محمد مراد ننگ کشمیری کے حالات پر ان کے مرید محمد اعظم دیدہ مری نے ''فیضِ مراد'' کے نام سے ایک مستقل کتاب لکھی تھی جو ان شاءاللہ حوزۂ نقشبندیہ سے شائع کی جائے گی۔

۴۔ تفصیلات آگے آ رہی ہیں۔ ۵۔ مقامات مظہری ۲۳۳۔۲۳۷

حضرت وحدت کو اپنے ایک معاصر بزرگ شیخ محمد افضل الہ آبادی[۱] (۱۰۸۸۔۱۱۲۴ھ/ ۱۶۷۷۔۱۷۱۲ء) سے بڑی الفت تھی۔ یہ موانست عرصہ تک غائبانہ رہی لیکن جب الہ آباد کے ناظم سیف خان کی استدعا پر آپ ۱۰۹۴ھ/ ۱۶۸۳ء کو الہ آباد تشریف لائے تو آپ نے متعدد مرتبہ شیخ محمد افضل سے ملاقات کی۔ شیخ نے اپنا رسالہ اثبات الاحوطیہ پیش کیا جسے ملاحظہ فرما کر آپ بہت خوش ہوئے۔[۲]

ایک غلط فہمی کا ازالہ

تعجب ہے کہ ڈاکٹر شمس الدین احمد صاحب جو فارسی مآخذ سے بلا واسطہ استفادہ کر سکتے تھے وہ حضرت مجدد الف ثانی کے والد گرامی مخدوم عبدالاحد فاروقی سرہندی (ف ۱۰۰۷ھ) اور حضرت مجدد الف ثانی کے پوتے شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی (ف ۱۱۲۶ھ) کے مابین فرق نہیں کر سکے۔ فرماتے ہیں

> حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمت کے والد گرامی حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد فاروقی سرہندی بھی مغل حاکم سیف خان کے عہد میں کشمیر میں آئے اور ایک کثیر جماعت آپ کے حلقۂ ارادت میں آئی جن میں بعض نام آور کشمیری دینی بزرگ جیسے محمد امین صوفی، نور بابای پکھلی، حضرت شیخ محمد مراد ٹنگ ۔ جو واقعات کشمیر کے مصنف خواجہ محمد اعظم دیدہ مری کے مرشد تھے، شیخ عبدالرشید اور علامہ مولانا محمد حیدر بھی تھے۔[۳]

مزید تعجب یہ ہے کہ ڈاکٹر شمس الدین احمد صاحب نے مخدوم عبدالاحد کے حالات متاخر ترین مآخذ یعنی سیارہ ڈائجسٹ (اولیائے کرام نمبر)، تاریخ دعوت وعزیمت اور

---

[۱] ۔ شیخ محمد افضل الہ آبادی کے حالات کے لیے ملاحظہ ہو نزہۃ الخواطر ۶/ ۲۷۹۔

[۲] ۔ اجملی، میر نجات الہ آبادی نقشبندی: خازن الشعراء ورق ۱۶۷ ب

[۳] ۔ حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ، سری نگر کشمیر ۲۰۰۱ء، ص ۳۶۲

رودکوثر سے نقل کیے ہیں۔[۱] انہیں اس سلسلہ میں معاصر مآخذ زبدۃ المقامات اور حضرات القدس سے غالباً واقفیت نہیں ہے کیوں کہ ان کے مآخذ کی فہرست میں یہ دونوں کتابیں موجود نہیں ہیں۔[۲] مخدوم عبدالاحد کے سال وفات ۱۰۰۷ھ جو انہوں نے متاخرترین مآخذ سے نقل کیا ہے پر شک وشبہہ کا اظہار کرتے ہوئے اسے غلط قرار دے کر فرمایا ہے کہ "مخدوم کا سال وفات صحیح نہیں ہے"۔[۳]

لیکن حقیقت یہ ہے کہ مخدوم عبدالاحد کا سال وصال (۱۰۰۷ھ) مذکورہ معاصر مآخذ یعنی زبدۃ المقامات[۴] اور حضرات القدس[۵] میں یہی درج ہے، جن کے مولفین خواجہ محمد ہاشم کشمی اور ملا بدرالدین حضرت مجدد الف ثانی کے خلفاء میں سے تھے اور انہوں نے مخدوم عبدالاحد کے سلسلے میں جو کچھ لکھا ہے وہ حضرت مجدد الف ثانی سے سن کر لکھا ہے جس میں غلطی کا امکان نہیں ہے۔

اگر ڈاکٹر شمس الدین احمد صاحب کے پاس مجددی سلسلہ کے مآخذ ہوتے تو ان سے اس قسم کی غلطی سرزد نہ ہوتی، ڈاکٹر صاحب نے واقعات کشمیر (از محمد اعظم دیدہ مری) میں سے شیخ عبدالاحد کے ورود کشمیر کا جو حال لکھا ہے اس کے پہلے جملہ سے ایسا لگتا ہے کہ وہ مخدوم عبدالاحد (والد حضرت مجدد) سے متعلق ہے لیکن جونہی اس کی اگلی سطور پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ شیخ عبدالاحدا کیلے کشمیر نہیں گئے بلکہ ان کے ساتھ ان کے برادر کلاں سعد الدین محمد اور ان کے فرزند میاں محمد قطب بھی تھے۔[۶]

اب ذرا غور فرمایئے اور جستجو کیجیے کہ مخدوم عبدالاحد کے کوئی بھائی سعد الدین محمد تھے؟ معاصر کتب میں مخدوم کے بھائیوں کے نام نہیں ملتے بلکہ سلسلہ مجددیہ کی کتب

۱۔ حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ، سری نگر کشمیر ۲۰۰۱ء، ص ۹۲۰

۲۔ ایضاً ۴۱۰ ۳۔ ایضاً ۹۲۷

۴۔ زبدۃ المقامات ۱۲۳ ۵۔ حضرات القدس ۳۴

۶۔ حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ ۹۲۵

انساب میں واضح الفاظ میں شیخ عبدالاحد وحدت بن حضرت خواجہ محمد سعید کے بڑے بھائی کا نام سعد الدین محمد (ف ۱۱۰۵ھ) ہی درج ہے اور ان کے ایک ہی فرزند تھے محمد قطب الدین۔[۱]

بظاہر اس امر سے واضح ہو جاتا ہے کہ کشمیر کی سیاحت کے لیے مخدوم عبدالاحد نہیں گئے تھے بلکہ شیخ عبدالاحد وحدت گئے تھے' ڈاکٹر شمس الدین احمد صاحب نے ان سے جن وابستگانِ کشمیر کا منقولہ بالا اقتباس میں ذکر فرمایا ہے وہ سب کے سب بارھویں صدی ہجری کے ہیں جن کا مخدوم عبدالاحد (ف ۱۰۰۷ھ) سے کوئی عصری تعلق نہیں ہو سکتا' یہ مسلمہ امر ہے کہ مخدوم عبدالاحد کے فرزند گرامی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کا ۱۰۳۴ھ کو وصال ہوا طبعی عمر (ولادت ۹۷۱ھ) کے مطابق تھا' اب اگر ڈاکٹر صاحب نے مخدوم عبدالاحد کے ورودِ کشمیری کا جو قیاس زمانہ مابین ۱۰۷۹۔۱۰۸۲ھ بتایا ہے اگر درست فرض کر لیا جائے تو یہ حضرت مجدد الف ثانی کے مسلمہ سال وصال (۱۰۳۴ھ) کے بالکل خلاف ہو جائے گا یعنی حضرت مجدد الف ثانی کی وفات کے ۴۸ سال بعد تک آپ کے والد مخدوم عبدالاحد بقید حیات اور کشمیر میں مصروف ارشاد تھے جو ہر لحاظ سے خلاف واقع ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مخدوم عبدالاحد سے جن وابستگان کشمیر کے حالات اپنے تعلیقات میں دیے ہیں ان میں ایک معروف شخصیت شیخ محمد مراد ننگ کشمیری کی بھی ہے جن کا وصال ڈاکٹر صاحب کے قول کے مطابق ۱۱۳۱ھ ہے اور انہوں نے واقعات کشمیر کے مولف محمد اعظم کو ان کا خلیفہ بھی بتایا ہے جنہوں نے ان کے حالات پر ایک مستقل رسالہ فیض مراد کے نام سے لکھا تھا جس کا ڈاکٹر صاحب بحوالہ واقعات کشمیر میں ذکر کر چکے ہیں۔[۲]

یہ رسالہ انہیں دستیاب نہیں ہوا خوش قسمتی سے رسالہ فیض مراد کا خطی نسخہ پنجاب

۱۔ ہدیہ احمدیہ ۱۸

۲۔ شمس الدین احمد: حضرت خواجہ نقشبند اور طریقیت نقشبندیہ ۹۲۷۔۹۲۸

یونیورسٹی لاہور میں محفوظ ہے اس میں واضح الفاظ میں ۱۰۸۱ھ کو شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی بن خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی کا مع اپنے برادر بزرگ شیخ سعدالدین (مع اپنے بیٹے شیخ قطب الدین) کے ہمراہ سرہند سے کشمیر میں ورود فرمانے اور شیخ محمد مراد ٹنگ کے فیض یاب ہونے کے لیے پہلی مرتبہ حاضر ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔[۱] جو ڈاکٹر شمس الدین صاحب کے قیاسی سنین کے عین مطابق ہے۔

اس بحث کا حاصل یہ ہے کہ مخدوم عبدالاحد (ف ۱۰۰۷ھ) والد گرامی حضرت مجدد الف ثانی مذکورہ سنین میں کشمیر نہیں گئے بلکہ حضرت مجدد الف ثانی کے پوتے شیخ عبدالاحد وحدت بن حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی کشمیر تشریف لے گئے تھے۔

بحیثیتِ شاعر

حضرت شیخ عبدالاحد وحدت فارسی اور ریختہ (اردو) دونوں زبانوں کے شاعر تھے' بارھویں صدی ہجری میں لکھے جانے والے شعراء کے اکثر تذکروں میں آپ کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے' فارسی میں آپ کا تخلص وحدت[۲] اور ریختہ (اردو و ہندی) میں گل تھا' آپ کے والدِ گرامی نے آپ کی خندہ روئی اور ''شگفتگیِ رخسار'' کے باعث کمسنی میں آپ کو ''گل'' کہہ کر مخاطب کیا تو عوام وخواص میں آپ اسی عرف سے مشہور ہو گئے' مقاماتِ معصومی میں ہے:

آدابِ معرفت وحقیقت معاً بر کمال شگفتگیِ رخسار بہ نہجی درخشاں بودہ کہ حضرت خازن الرحمت از خردسالیہا ایشاں ''گل'' می فرمودند واین نام بہ مرتبۂ اشتہار گرفتہ کہ بسیاری از عوام بہ نامِ دیگر نمی شناسند' حتیٰ کہ اکثر از حضراتِ احمدیہ ہم ''گل صاحب'' می گویند' ہماں مصراع گویا بہ خواست در بارۂ ایشاں سر برزدہ است

۱۔ محمد اعظم: فیض مراد' خطی ورق ۹۔ اب' ۱۰۔ ا

۲۔ چہار چمن ۴''احقر البریہ طالب راہ احدیہ عبدالاحد ملقب بہ وحدت۔۔۔''

۶ ۔ خجل از رنگ و بویش خرمنِ گُل[1]

حضرت وحدت کے فارسی کلام کے دو مجموعے ہم دست ہو چکے ہیں اول چہار چمنِ وحدت جس میں سلسلہ نقشبندیہ کے بعض بزرگوں کے قطعات تاریخ وفات کے علاوہ دیگر منظومات بھی ہیں۔ دوسرا دیوانِ وحدت، جو غزلیات اور دیگر اصنافِ سخن پر مشتمل ہے۔[2]

خود حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نے حضرت وحدت کے اشعار کو ''رنگین'' قرار دیا ہے، ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

رقعۂ شریفہ رسیدہ و مضامینِ دلکش آں دل نشین گردید و اشعارِ رنگینِ آں متلون و ذوقین ساخت[3]

شعراء کے تذکروں میں بھی آپ کے کلام پر عمدہ آراء کا اظہار کیا گیا ہے، بقولِ خوش گو:

اگر چہ اشغالِ باطن فرصت نمی یافت کہ بہ فکرِ سخن پردازد اما دریں کار نیز استاد بود و بسیار معانیِ تازہ و مضامینِ رنگین از و گل می کرد[4]

---

[1] ۔ مقامات معصومی ۳/۴۰۹، حضرت وحدت کے نام و لقب اور تخلص کے بارے میں شیخ محمد مراد کشمیری نے یہ روحانی اشارہ تحریر کیا ہے ''چوں مرشدی و قطبی (حضرت وحدت) در بارہ محبتِ حق وجود امکان خود فانی ساختہ و از ہر دو حلقہ امکان محمد بسبب متابعت ایشاں علیہ الصلوۃ والسلام در گزشتہ و بحقیقت محمدی رسیدہ و حقیقۃ الحقائق را مشرف شدہ و فنای محمدی در یافتہ از کمال بندہ نوازی و از غایت امت پروری ایشاں را در سباط قرب الٰہی رسانیدہ و از بارگاہ صمدی خطاب ''یا عبدی انت منی'' در ومانیدہ و بوحدت تخلص یافتہ احدیۃ و واحدیۃ را دیدہ باز خطاب از بارگاہ مقدس معلٰی در رسیدہ کہ یا عبدی انا معک وانت معی، لہٰذا عبدالاحد نام مبارک ایشاں آمدہ...... (تحقیقات ۷۶)

[2] ۔ تفصیل تالیفات حضرت وحدت کے تحت ملاحظہ کریں۔

[3] ۔ مکتوباتِ معصومیہ ۳/۲۰۵/۲۵۰

[4] ۔ سفینہ خوش گو ۶۹

بقول کشن چند اخلاص:

گاہ گاہی بحسبِ اتفاق زبانِ معجز بیان را یک دو مصرع گلفشاں می فرمود[1]

میر نجان اجملی نے لکھا ہے:

وحدت باوجود فضل و کمال بقول الشعراء تلامیذ الرحمٰن شعر ہم می گفت[2]

بقول رائے ٹیکارام ظفر:

گاہ گاہ بہ عالمِ سخن رونق افزای در رنگِ معانی می شوند از آبِ حیات کرامت مآب است[3]

فارسی کے علاوہ حضرت وحدت ریختہ (اردو) میں بھی شعر کہتے تھے' اردو میں آپ کا تخلص گُل تھا۔ آپ کی ایک اردو غزل میر محمدی مائل دہلوی کے ایک قطعہ میں ملتی ہے' اب تک آپ کی یہی ایک غزل دستیاب ہوئی ہے:

ذرا تو سوچ اے غافل کہ کیا دم کا ٹھکانا ہے
نکل ہی جب گیا تن سوں تو پھر اپنا بگانا ہے
مسافر توں ہے اور دنیا سرائے' بھول مت غافل
سفر ملکِ عدم آخر تجھے درپیش آنا ہے

۱۔ ہمیشہ بہار ۲۶۱

۲۔ خازن الشعراء ورق ۱۶۸۔ا

(روٹوگراف مملوکہ جناب مشفق خواجہ)

۳۔ گلزارِ مضامین (۱۱۹۹ھ) خطی' ۲۳۷

دیگر تذکرہ نویسوں کے بیانات کے لیے ملاحظہ ہو فارسی ادب بعہد اورنگزیب ۳۴۷ اور تذکرہ شعرائے کشمیر/ ۵۲۹۔۵۳۱

مخزن الغرائب (۷۰۶/۵) میں ہے کہ آغاز جوانی میں آپ نے شعر گوئی شروع کی اور آخر عمر میں شعر کہنے سے توبہ کرلی"

لگاتا ہے عبث دولت پہ کیوں دل کوں کہ اب ناحق
نہ جاوے سنگ کچھ ہرگز، یہاں سب چھوڑ جانا ہے
نہ بھائی بند ہے کوئی، نہ یار و آشنا کوئی
ٹک اک جو غور سے دیکھو تو مطلب کا زمانا ہے
لگاؤ یاد میں اس کی نجات اپنی اگر چاہے
عبث دنیا کے دھندے میں ہوا گلؔ کیوں دوانا ہے[۱]

اس غزل میں جو مزاج کی سنجیدگی نظر آتی ہے وہ نقشبندی شعراء کی خصوصیت رہی ہے، سنجیدہ گوئی کا یہ وہ رجحان ہے جو آئندہ دور میں میرزا مظہر جانِ جاناں کے زیر اثر ایک تحریک بن کر ابھرتا ہے۔[۲]

یہ حضرت وحدت کے شاگرد و مریدِ خاص شیخ سعد اللہ گلشن ہی تھے جنہوں نے اپنے شاگرد ولی دکنی کو مشورہ دیا تھا کہ ''یہ تمام فارسی مضامین جن سے اب تک کسی نے کام نہیں لیا اپنے ریختہ میں کام میں لاؤ تم سے کون باز پرس کرے گا[۳]'' یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ ولی نے فارسی شعراء کے انداز پر اردو میں اپنا دیوان مرتب کیا جس نے شمالی ہند کے شعراء کی پہلی نسل کو اس طور پر متاثر کیا کہ اردو شاعری کی باقاعدہ روایت کا آغاز ہو گیا۔[۴]

حضرت وحدت کی اولاد میں بھی شاعری کی روایت قائم رہی، آپ کے فرزند گرامی

---

[۱] ۔ محمد اکرام چغتائی: مائل دہلوی کا ایک اہم تاریخی قطعہ، مقالہ مشمولہ فنون لاہور، ش ۷ دسمبر ۱۹۶۶ء، مائل کا یہ تاریخی قطعہ جناب ڈاکٹر محمد اکرام چغتائی کی دریافت ہے جو انہیں پنجاب یونیورسٹی لاہور کے مرکزی کتابخانہ میں محفوظ بیاض سے ملا ہے۔

[۲] ۔ جمیل جالبی: تاریخ ادب اردو ۲/۱/۱۲۳۔۱۲۴

[۳] ۔ میر تقی میر: نکات الشعراء ۹۴، ولی دکنی گجراتی شیخ علی رضا بن علامہ محمد فرخ بن خواجہ محمد سعید سرہندی کے بھی مرید تھے (کلیات ولی ۸۷)

[۴] ۔ جالبی: تاریخ ادب اردو ۲/۱/۱۲۸۔۱۲۹۔

شیخ محمد نقی (ف ۱۱۴۸ھ) حضرت حجتہ اللہ کے تربیت یافتہ تھے، مولف مقامات معصومی کی روایت ہے کہ حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی بن حضرت خواجہ محمد معصوم شیخ نقی کے کلام کو ان کے والد کے کلام پر ترجیح دیتے تھے:

شعرِ ایشاں (شیخ محمد نقی) مستغنی از توصیفِ واصفان است یکی از معتبران روایت نمودہ کہ حضرت حجتہ اللہ..... شعرِ ایشان را بر شعرِ والدِ شریف شان ترجیح دادند[1]

شعراء کے تذکروں میں نقی سرہندی کے نام سے ان کے کلام کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔[2] شیخ محمد نقی کے فرزند نواب اظہر الدین خان کو نواب کا خطاب اورنگزیب نے دیا تھا۔[3] قدرت اللہ قاسم کا بیان ہے:

پدرش (انعام اللہ یقین) قطعِ نظر از پیرزادگی بہ مصاحبتِ حضرت فردوس آرام گاہ نور اللہ مضجعہ کلاہِ گوشہ بآسمان می شود خودش در ایام دولت نواب غفران مآب وزیر الممالک عماد الملک غازی الدین خان بہادر بسیار بہ جاہ و مکنتِ ایام بکام دل بسری فرمودہ[4]

نواب اظہر الدین کی شادی مشہور عالمگیری سردار نواب حمید الدین کی بیٹی سے ہوئی تھی، شادی کے بعد شیخ اظہر الدین کو مبارک جنگ بہادر کا خطاب اور ہزاری و پانصدی کا منصب ملا اور وہ امرائے شاہی میں داخل ہو گئے، اردو کے مشہور شاعر انعام اللہ خان یقین (ف ۱۱۶۹ھ/ ۱۷۵۶ء) انہی نواب اظہر الدین خان کے فرزند تھے، جو حضرت میرزا مظہر جان جاناں کے شاگرد اور صاحبِ دیوان شاعر تھے، مشہور شاعر میر تقی میر جب سرہند گیا تو یقین کے دادا شیخ محمد نقی سے ملا تھا، وہ نکات الشعراء میں لکھتا ہے:

باجدش نیز در سرہند ملاقات کردہ بودم، بسیار آدم خوب بامزہ یافتہ شد،

۱۔ مقامات معصومی ۳/ ۴۱۶، ۲۔ صبح گلشن ۵۳۷، عمدۃ المقامات (ص ۲۴۹) میں شیخ نقی کے دو شعر بھی نقل ہوئے ہیں۔ روضۃ القیومیہ (۳۰۲/۱) میں ان کا ایک شعر دیا گیا ہے۔

۳۔ ہدیۂ احمدیہ ۲۴۔۲۵ ، ۴۔ مجموعہ نغز ۳۵۵۔

با فقیر بسلوک و تواضع پیش آمده و ضیافتِ فقیر کرده، تا دیر نشستہ صحبتِ مستوفی داشتم، شعرِ فارسی بطرزِ نیکوی گوید[1]

حضرت وحدت کے نبائر میں سے ولی اللہ اشتیاق بھی اردو کے شاعر تھے' میر تقی میر اور قدرت اللہ شوق وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ کوٹلہ فیروز شاہ میں سکونت پذیر ہیں ۔[2] اس سے اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ وہ کوٹلہ فیروز شاہ میں جو مسکن حضرت وحدت کا تھا' عرصہ تک آپ کی اولاد کے پاس رہا۔

تالیفاتِ حضرتِ وحدت

حضرت وحدت بہت سی کتابوں کے مولف تھے' آپ کے مریدِ مخلص شیخ محمد مراد تنگ کشمیری نے آپ کی تالیفات کی تعداد تیس بتائی ہے، لیکن صوفیہ کے تذکروں میں آپ کی تقریباً پچاس تالیفات کے نام ملتے ہیں ان کتابوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اول وہ جو مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہیں' دوم وہ کتب جن کے نام تذکروں میں ملتے ہیں لیکن ہمیں تا حال ان کے وجود کا علم نہیں ہے۔

---

[1] ۔میر: نکات الشعراء طبع محمود الٰہی ۸۳، شیخ محمد نقی جن سے میر کی سرہند میں ملاقات ہوئی تھی ۱۱۴۸ھ میں فوت ہو گئے تھے (ہدیہ احمدیہ ۲۴) اس حساب سے جب میر تقی میر سرہند گیا تو اس کی عمر کل تیرہ برس (ولادت میر ۱۱۳۵ھ) تھی اتنے کم سن کی ضیافت اور اس کی شاعری کے بارے میں اظہار رائے سب کچھ بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے۔

[2] ۔میر: نکات الشعراء ۲۸، شوق: طبقات الشعراء ۶۵

ولی اللہ اشتیاق کا ذکر انساب اولاد حضرت مجدد الف ثانی کی کتابوں میں نہیں ملتا ممکن ہے وہ حضرت وحدت کی دختری اولاد میں سے ہوں، اس طرح بشیر احمد سرہندی' صابر سرہندی اور عنایت اللہ مشتاق سرہندی کے حالات اردو شعراء کے تذکروں میں ملتے ہیں۔ (طبقات الشعراء شوق ۵۹۳، ۲۴۴، ۳۳۳)

قرأة القارئین

یہ فارسی نثر میں ہے جو قرأت کے اصول وضوابط پر مشتمل ہے' حضرت وحدت نے بتایا کہ وہ اس سے پہلے عربی میں اس موضوع پر ۱۱۰۶ھ کو ''الدرر'' کے نام سے ایک کتاب تالیف کر چکے ہیں' قرأت القارئین انہوں نے نفعِ عام کی غرض سے فارسی میں لکھی ہے اس کا ایک خطی نسخہ کتابخانہ درگاہ پیر مہر علی شاہ، گولڑہ، راولپنڈی میں ہے۔[۱]

خزائن النبوۃ

یہ فارسی نثر میں ہے اور حضرت وحدت نے بڑے والہانہ انداز میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پاک لکھی ہے، کتاب کے خاتمہ میں اپنے نعتیہ اشعار دیے ہیں، خود وضاحت فرماتے ہیں:

> الرسالۃ مسماۃ بہ خزائن النبوۃ وہی تاریخ تالیفہا بدانکہ رقیمہ ایں کریمہ حاوی است بر دوازدہ خزینہ وخاتمہ وحُسنِ خاتمہ...... خاتمہ در ایراد بعض اشعارِ نعت او علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ باعرض حال شکستہ بال
>
> حسن خاتمہ در ذکر بعض مبشرات طالبات وانا الفیقر عبدالاحد بن خازن الرحمت رحمانی شیخ محمد سعید بن مجدد الف ثانی الشیخ احمد السرہندی قدس سرہما۔

گویا کتاب کے نام خزائن النبوۃ سے اس کا سالِ تالیف[۲] مستخرِج ہوتا ہے، اس کا ایک خطی نسخہ انڈیا آفس لائبریری، لندن میں ہے،[۳] سٹوری[۴] اور مارشل نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔[۵]

۱۔ احمد منزوی: فہرست مشترک ۱/۱۲۳۔۱۲۴ ' ۲۔ اس نام سے صحیح سال تالیف برآمد نہیں ہوتا۔

3- I.O.D. p.636

4- Storey: persian literature, Vol. 1 p.1 , p. 1257

5 - Marshall , D.N: Mughals in India , Vol. p.No.4

سبیل الرشاد

یہ رسالہ بھی فارسی نثر میں ہے، مولف نے اس میں اپنی کتاب ''الجنات ثمانیہ'' کا حوالہ دیا ہے، اس رسالہ میں مقاماتِ سلوک کو مختلف دوائر کی شکل میں واضح کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے مرتب کر کے حیدر آباد سندھ سے ۱۹۷۸ء کو شائع کیا۔ اس قسم کے مباحث مولف کے ایک اور رسالہ شواہد التجدید میں بھی پائے جاتے ہیں، مختلف کتابوں میں شواہد التجدید[۱] کے نام سے جو رسائل ہیں وہ اور سبیل الرشاد ایک ہی ہیں۔

برہانِ جلی

یہ عربی نثر میں ہے، مولف عمدۃ المقامات نے اسے حضرت وحدت کی تالیف بتایا ہے[۲] اس کے ابواب وفصول کی تفصیل بتاتے ہوئے مولف خود وضاحت کرتے ہیں:

الحمد لله وسلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ اما بعدفان ......

هذه الرسالة وهی مشتملة علی مقدمة و خمسة فصول و خاتمه وحسن خاتمه ....

المقدمة فی انواع الذکر' الفصل الاول فی فضیلت مطلق الذکر' الثانی فی اثبات الذکر الخفی، الثالث فی فضل الذکر الخفی علی الجهر، الرابع فی فضل کلمة التهلیل و بعض الادعیته االماثوره بالسنة الجلیل الخامس فی بعض حقائق قلب العارف الکامل الخاتمه فی ان اتباع طریقة الصوفیة العلمیة وحسن الخاتمه فی ایراد بعض الحکایات المقیدة والرسالة مسماة بالبرهان الجلی فی فضل الذکر الخفی ......[۳]

۱۔ فہرست مشترک ۲/۱۱۲۶ میں شواہد التجدید کے چار خطی نسخوں کا تعارف کروایا گیا ہے۔

۲۔ عمدۃ المقامات ۲۴۴' ۳۔ برہان جلی کا ایک خطی نسخہ جناب نعیم اختر قمر مجددی' مرید کے کے پاس ہے' دوسرا نسخہ ذخیرۂ شیفتہ، مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں ہے۔

آخر میں حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم کے اقوال نقل کیے ہیں، اس کے علاوہ حضرت خواجہ محمد نقشبند حجۃ اللہ (ف ۱۱۱۵ھ) کے نام کے ساتھ ''دام ارشادۃ'' لکھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت وحدت نے یہ رسالہ ان کے حینِ حیات تالیف کیا تھا۔

فیض العام

یہ رسالہ عربی نثر میں ہے، مولف نے آغاز میں اس کی تالیف کے بارے میں بتایا ہے:

الحمد لله و سلام علیٰ عباده الذين اصطفیٰ اما بعد فهذه الرسالة شريفه مشتمله علیٰ مسائل ضرورية متعلقه بكل شهر من شهور السنة القمريه مخبرة عما فيها من العبادات العليته و الفعل الخيرات البهية مشعرة بسائر المواسم الدينية و المراسم الشريعة استخر جها من كتب الحديث و الفقه و التفسير و السير المنية..........

هم بها فيض عام وهو تاريخها عند الكرام وفيها اثناعثر بروجانی كل برج منها من النجوم......خاتمه فيها بعض المسائل الغاشيه من الشهور الشمسيه و بعد هاحسن خاتمه فی ايراد معرفة من المعارف العالية وانا الفقير الراجی الیٰ كرم الله الحميد عبدالاحد بن خازن الرحمت محمد سعيد قدس سره المجيد......

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ذکر احترام کے ساتھ کیا ہے اور دہلی و سرہند کی فضیلت بھی بیان کی ہے۔[۱] (ورق ۲۴۔ا)

الجنات الثمانیۃ

حضرت وحدت کا یہ رسالہ عربی نثر میں ہے اور جب آپ شیخ محمد نقشبند ثانی کے ہمراہ حج کے لیے گئے تو حرمین الشریفین میں احباب کی درخواست پر تالیف کیا' خود لکھا ہے کہ یہ رسالہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے احوال پر لکھی جانے والی دو فارسی کتب حضرات القدس اور زبدۃ المقامات پر مبنی ہے' فرماتے ہیں:

---

[۱] ۔ فیض العام کا ایک خطی نسخہ ذخیرہ شیفتہ' کتابخانہ آزاد' مسلم یونیورسٹی لائبریری' علی گڈھ میں ہے

سبحانک یامن بعث علیٰ راس کل مایة سنته من هذه الامته............

امابعد فیقول اضعف الریة عبدالاحد بن الشیخ محمد سعید خازن الرحمت الصمد قدس نفسه العالیة فی لماخرجت بزیارت الحرمین الشریفین مع امام العصر و قطب الزمان الشیخ محمد نقشبند خلف قدوة العارفین غوث الواصلین الشیخ محمد معصوم قدس سره لشرفت بادراک صحبة الکرام فیها المتمسس جمع مهنم ان او الف الرسالة مشتملة علی احوال جدی المجدد للالف الثانی القطب الربانی الشیخ احمد العمری النقشبندی السرهندی قدسنا الله بسره السامی حیث فکون تذکرة لاصحابه و تبصرة لاحبابه فاستخرجت من مقامات الفارسیه التی صنف اصحابه الثقات مثل الفاضل الکامل الشیخ بدر الدین السرهندی والعارف المحقق خواجه هاشم الکشمی البرها نفوری رساله حاویة لمالابدمن احوال وهی متضمنه علی جنات الثمانیة و خاتمه و حسن خاتمه'

الجنته الاول فی البشارات صدرت بوجوده المسعود قبل ظهوره' الثانیة فی بیان میلاد ونسبه ' الثالثه فی انتسابه فی سلاسل المشائخ الکرام قدس اسرار هم' الرابعة فی طریق مصافحه و سنده فی الحدیث و علم القرأة و غیرها، الخامسة فی ذکر مصنفاته ، السادسة فی ذکر کراماته، السابعة فی ذکر بعض کلماته الطیبه المتضمنه لمکاشفاته العالیه، الثا منه الردالشبهات الوارده علی کلامه، الخاتمه فی حکایات السالکین و الصالحین...... وحسن الخاتمه فی ایراد بعض البشری فی شانه العظیم ......[1]

---

[1] ۔الجنات الثمانیۃ کا ایک خطی نسخہ ذخیرۂ شیفتہ کتابخانہ آزاد مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں ہے۔
جیسا کہ ہم تفصیل سے لکھ چکے ہیں کہ حضرت وحدت نے حضرت حجۃ اللہ کے ہمراہ دومرتبہ حج کیا اول ۱۰۸۹ھ کو دوم ۱۰۹ھ کو آپ نے یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ جنات الثمانیہ کون سے سفر کے دوران تالیف کی۔

بدائع الشرائع

یہ بہت مختصر سا رسالہ ہے جو عربی نثر میں ہے اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

الحمد لله وسلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ فهذه بعض بدائع الشرائع[1]

رسالہ فی قرأة النبی المختار واصحابہ الکبار

رسالہ کا موضوع نام سے ظاہر ہے اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

الحمد لله وسلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ اما بعد فیقول العبد الراجی الی رحمة الله الحمید عبدالا حد بن العارف بالله الشیخ محمد سعید قدس سره المجید ان هذه النسخه صحف مطهر ة اشتملت علی ماورد من الآثار فی قرأة النبی المختار و اصحابه الکبار و اتباعه الاخیار......

فی الغرض و النقل للیل و النهار ، الصحیفه الاولیٰ فیها ورد فی قرأة صلوة الفجر .[2]

(یہ رسالہ عربی نثر میں ہے)

اسرار الجمعہ

یہ رسالہ جمعہ کے فضائل پر ہے' آغاز یوں ہوتا ہے:

الحمد لله الذی هدانا سبیل الرشاد لکلامه القویم ...... اما بعد فان الله تبارک و تعالیٰ جعل یوم الجمعه سید الایام و عیدا للمسلمین من الخواص و العموام ......[3]

رسالہ نفی الاشارۃ فی الصلوٰۃ

یہ رسالہ رفعِ سبابہ کے موضوع پر ہے جس میں مولف نے نماز کے دوران انگلی اٹھا کر

---

[1] ۔ مجموعہ رسائل حضرت وحدت' ذخیرۂ شیفتہ علی گڈھ (مذکورہ)' [2] ۔ ایضاً' [3] ۔ مجموعہ رسائل حضرت وحدت' ذخیرۂ شیفتہ علی گڈھ (مذکورہ)

اشارہ کرنے سے منع کرتے ہوئے دلائل دیے ہیں۔[1] اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

سبحانہ من ...... الاشارات فی جبروتہ و حاجت العبارات فی ملکوتہ و کلام علی من اتقیٰ اللہ حق تعالیٰ ...... اما بعد لاتقرر ان حضرت المجدد للالف الثانی [2]

مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں نواب محمد مصطفیٰ خان شیفتہ کا ذخیرۂ مخطوطات محفوظ ہے۔ جس میں نقشبندی سلسلے کے کئی نادر مخطوطات موجود ہیں' نواب شیفتہ کا اس سلسلے سے قریبی اور گہرا تعلق تھا وہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے دونوں خلفاء شاہ ابوسعید اور شاہ احمد سعید مجددی سے بیعت تھے اور حضرت شاہ عبدالغنی مجددی سے سلوک کی تکمیل کے بعد خلافت یاب ہوئے تھے۔[3] ان کے ذخیرہ مخطوطات میں حضرت وحدت کے رسائل عربیہ کا یہ نادرالوجود مجموعہ موجود ہے۔[4] یقیناً انہیں یہ مخطوطہ حضرات مجددیہ سے تبرکاً ملا ہوگا۔ راقم احقر کو ۲۵ جولائی ۱۹۸۹ء کو علی گڈھ جا کر یہ ذخیرۂ علمیہ دیکھنے کا موقع ملا ہے جس سے یہ یادداشتیں مرتب کی گئی ہیں۔

خیرالکلام

یہ رسالہ فارسی نثر میں ہے اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے معارف پر اعتراضات کے جواب کے طور پر لکھا گیا ہے' ذخیرہ شیفتہ میں اس کا جو خطی نسخہ ہے اس کے کل ۱۷ اوراق ہیں۔[5]

۱۔ راقم نے مقامات مظہری کے تعلیقات (۱۱۷ تا ۱۲۶) صفحہ ۴۹۳۔۴۹۵ میں اس سلسلہ کے بزرگوں کے مابین جو اختلافات ہوئے اور ان حضرات نے اس موضوع پر جو کتابیں تالیف کی تھیں ان کی تفصیلات بیان کردی ہیں۔ (طبع دوم) ' ۲۔ مشمولہ مجموعہ رسائل وحدت' ذخیرہ شیفتہ' علی گڈھ ' ۳۔ زید' ابوالحسن: مقامات خیر ۶۵۹ ' ۴۔ اس مجموعہ کا تعارف تالیفات حضرت وحدت کے تحت رسالہ فیض العام سے لے کر رسالہ نفی الاشارۃ تک کروادیا گیا۔' ۵۔ قیصر امروہوی: فہرست مخطوطات ذخیرۂ شیفتہ' علی گڈھ ص ۴۶

رسالہ

ذخیرہ شیفتہ میں ہی ۴۱ اوراق کا فارسی نثر میں حضرت وحدت کا ایک رسالہ ہے فہرست کے مرتب نے نہ تو رسالہ کا نام لکھا ہے اور نہ ہی کوئی تفصیل دی ہے۔[۱]

رسالہ دربیان طریقۂ احمدیہ (لطائفِ خمسہ)

یہ رسالہ فارسی نثر میں ہے اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کے طریقہ سلوک کے بارے میں ہے، آغاز یوں ہوتا ہے:

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد چوں سالک از حجاب ہستی وخود پرستی بیرون آید در دیدۂ بصیرتش بکحل الجواہر معرفت مکتحل گردد............

اس کا ایک خطی نسخہ نیشنل میوزیم آف پاکستان، کراچی میں ہے۔[۲] یہ رسالہ مولانا نور احمد امرتسری مرحوم کی تصحیح سے کنز الہدایات مولف شیخ محمد باقر لاہوری کے ساتھ کحل الجواہر کے نام سے بطور ضمیمہ طبع ہو گیا ہے۔[۳]

دو رسالہ وحدت

جناب جی معین الدین، لاہور کے ذاتی کتب خانہ میں ایک ایسا خطی مجموعہ ہے جس میں حضرت وحدت کے دو رسائل مجلد ہیں لیکن افسوس کہ جلد ساز نے اسے تباہ کر دیا ہے۔ یہ مخطوطہ کرم خوردہ تھا، مالک نسخہ نے اسے جلد ساز کے حوالے کر دیا اسے جس

۱۔ ایضاً ۵۴، ۲۔ عارف نوشاہی: فہرست نسخہ ہائی خطی فارسی موزہ ملی پاکستان ۲۵۹

۳۔ مطبوعہ امرتسر، ۱۳۳۵ھ، مولانا نعیم اللہ بہڑائچی نے معمولاتِ مظہریہ ص ۶۶ میں رسالہ کحل الجواہر کو حضرت وحدت کا ایک مکتوب بتاتے ہوئے من وعن نقل کر لیا ہے۔ جس کے آخر میں بعض اضافات بھی ہیں، حضرت وحدت کے خلیفہ شیخ محمد عابد سنامی کے احوال پر معاصر خطی رسالہ میں بھی ایک رسالہ ''دربیان لطائف خمسہ واصول آنہا'' کے نام سے نقل کیا گیا ہے وہ یہی رسالہ لطائفِ خمسہ ہی ہے۔'' (مقاماتِ مظہری، تعلیقات ۵۶۲، طبع اول)

طرح سمجھ آئی اس نے خود ہی اوراق ملا کر جلد کر دی۔ پہلا رسالہ جس کا کوئی ورق بھی پڑھا نہیں جاتا اس کے ورق ۱۱ پر سرہند شریف کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ اس میں بعض منظوم حکایات بھی ہیں۔ دوسرا رسالہ بھی اسی ستم ظریفی کا شکار ہو گیا ہے اس کا آغاز منظوم ہے۔ لیکن اوپر بٹر پیپر چسپاں ہونے کے باعث قابلِ قرأت نہیں ہے، بہر حال دونوں کا موضوع تصوف و عرفان ہے۔

رسالہ نقشبندیہ

اس عنوان سے ذخیرۂ شیخ الاسلام عارف حکمت، مخزونہ مکتبہ ملک عبدالعزیز، مدینہ منورہ میں ایک فارسی رسالہ موجود ہے، فہرست ساز نے اسے حضرت وحدت سے منسوب کیا ہے، لیکن عدم فرصت کے باعث ہم یہ رسالہ نکلوا کر نہیں دیکھ سکے۔

رسالہ لطائف

مشہور شاعر میرزا عبدالقادر بیدل نے اپنی بیاض مخزونہ کتابخانہ برٹش میوزیم لندن[1] میں حضرت وحدت کا ایک رسالہ لطائف نقل کیا ہے، ہم نے اپنے سفر برطانیہ (۱۹۸۶ء) کے دوران یہ بیاض دیکھی ہے جس میں حضرت وحدت کا یہ دس ورقی رسالہ بیدل نے محفوظ کر لیا ہے اس کا موضوع لطائف ہے جو سالک منازلِ سلوک کے دوران طے کرتا ہے۔

گلشنِ وحدت

یہ حضرت وحدت کے مکتوبات کا مجموعہ ہے جس کے جامع آپ کے خلیفہ خاص اور کشمیر کے عالم خواجہ شیخ محمد مراد ننگ کشمیری (۱۱۳۱ھ) ہیں، اس میں ایک سو انیس مکاتیب ہیں جن میں سے زیادہ تر جامع کے نام ہیں، بعض دوسرے اصحاب کے نام بھی مکتوبات موجود ہیں، یہ مجموعہ حضرت وحدت کے سوانحی اشارات سے پر ہے حضرت

1- B.M. Ms. Add. No. 16802. ff. 12-23

وحدت کے آخری دو حج جو آپ نے حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی کے ہمراہ کیے کی تفصیلات پہلی مرتبہ اس مجموعہ سے معلوم ہوئی ہیں، مکتوبات کے جامع شیخ محمد مراد کشمیری بن ملا مفتی محمد طاہر کے احوال کے سلسلے میں اسے بنیادی ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔

شہزادی زیب النساء بنت اورنگزیب کے نام مکتوب نمبر ۴۴، ۴۷ ہیں، بادشاہ فرخ سیر کے نام مکتوب نمبر ۱۰۶ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت وحدت سے با قاعدہ نقشبندی سلوک کی مشق کر رہا تھا، کشمیر کے صوبہ دار سیف خان کے نام مکتوب نمبر ۵۰ ہے، یہ دو بار کشمیر کا صوبہ دار بنایا گیا اول ۱۰۷۵۔۱۰۷۸ھ/ ۱۶۶۴۔ ۱۶۶۷ء میں، دوم ۱۰۷۹۔۱۰۸۲ھ/ ۱۶۶۸۔۱۶۷۱ء میں شیخ محمد مراد کشمیری مذکور کی سوانح فیض مراد میں حضرت وحدت کے کئی بار کشمیر جا کر قیام فرمانے کا ذکر ملتا ہے۔ جس میں سیف خان کی عقیدت مندی کے واقعات بھی درج ہیں، تواریخ کشمیر میں سیف خان کا آپ کے استقبال کرنے اور اپنے مسکن کے ساتھ ہی حضرت وحدت کو ٹھہرانے اور فیض یاب ہونے کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔[1]

گلشن وحدت کا فارسی متن مولانا عبداللہ جان فاروقی کی تصحیح سے 'ادارہ مجددیہ' کراچی سے ۱۹۶۶ء کو طبع ہو چکا ہے۔

خیابانِ وحدت

یہ حضرت وحدت کی فارسی منظومات کا مجموعہ ہے جو خود مصنف نے ۱۰۸۹ھ کو مرتب کیا۔ یہ چار چمن، خاتمہ اور حسنِ خاتمہ پر مشتمل ہے، خود وضاحت فرماتے ہیں:

چمن چمن گلِ حمد ثنا نثار بارگاہِ کبریا آنکہ وحدتِ او را اختلاطِ کثرتِ حجاب نیست...... دربارۂ احقر البریہ طالبِ راہِ احدیہ عبدالاحد ملقب بہ وحدت...... بدانکہ ایں رسالہ ایست متضمن بر چہار چمن و خاتمہ و حسنِ خاتمہ ست و ہر چمن متضمن بر چہار خیابان ست خیابانِ اول در غزلیات، خیابانِ دوم

---

[1] ۔ فوق، محمد دین: تاریخ کشمیر ۲/ ۲۲۵، لاہور ۱۹۱۰ء

در مثنویات، خیابانِ سوم در رباعیات و خیابانِ چہارم در لطائف مکتومہ و جواہرِ غیر منظومہ کہ تعبیر ازاں بہ گلدستہار رفتہ وہی عشرۃ عشرۃ و خاتمہ متضمن بر دو نشمین ست اول در غزلیاتِ بدیعہ در بحر ہای متنوعہ...... دوم در نعت...... و بعض تاریخ...... دحسنِ خاتمہ در ایراد بعض احادیثِ نفیس در مدحِ شعر

ابتدا میں اس مجموعہ کا قطعۂ تاریخ ہے:

خیابانش برارباب حقیقت　　　　خرد از سالِ تاریخش خبر داد

کہ دریاب از خیابانہای وحدت

۱۰۸۹ھ

وفیات کے باب میں حضرت خواجہ محمد سعید، حضرت خواجہ محمد معصوم اور حضرت خواجہ شاہ محمد یحییٰ کے سالہای وفات کی منظوم تواریخ شامل ہیں۔

خیابانِ وحدت کا ایک خطی نسخہ مکتوبہ ۱۰۸۴ھ ڈاکٹر خواجہ محمد سلیم مرحوم سابق استاد پشاور یونیورسٹی[۱]، دوسرا نسخہ مولانا حافظ محمد ہاشم جان مجددی، ٹنڈو سائیں داد، سندھ اور تیسرا نسخہ کتب خانہ خانقاہ نقشبندیہ، کندیاں ضلع میانوالی میں ہے۔

چہار چمن

یہ بھی چار چمن پر مشتمل ہے یعنی چمن ۱ ''وجود'' ۲۔ ''علم'' ۳۔ ''نور'' ۴۔ ''شہود''۔ اس کا خطی نسخہ اول مملوکہ مولانا قدرت اللہ، ساکن بھلوال، سرگودھا، دوم پبلک لائبریری، خیر پور، سندھ[۲] سوم کتب خانہ ندوۃ العلماء لکھنؤ چہارم رضا لائبریری رام پور میں ہے۔[۳]

دیوانِ وحدت

دانشگاہ تہران، ایران میں دیوانِ وحدت کی مائیکروفلم ہے جس کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے:

---

[۱] ۔ منزوی، احمد (مرتب) فہرست مشترک ۳/ ۱۴۴۱، یہ سال کتابت غلط ہے کیوں کہ سال تالیف ۱۰۸۹ھ منقولہ قطعہ سے عیاں ہے۔ [۲] ۔ ایضاً ۳/ ۱۳۹۹

[۳] ۔ فہرست مخطوطات فارسی، رضا لائبریری رام پور، پٹنہ ۱۹۹۵ء، ص ۴۲۲

زہی زگُنہہ کمالت کلیم ناطقہ لال برآستانِ جلالت امین بے پر و بال
نسیم لطفِ تو گر بگذرد ز دارِ جحیم زند ز چشمۂ مشاق جوشِ زلال

دیوانِ وحدت میں حمد ونعت کے بعد غزلیات کی تعداد زیادہ ہے' آخر میں اپنے خاندان کے بزرگوں کے ناموں کے معمے بھی نظم کیے ہیں۔ معما باسم احمد' سعید' معصوم' معموں کے بعد تین دوہڑے ہندی (قدیم اردو) میں ہیں' اس کے بعد اپنے خانوادہ کے اکابر کے مرثیہ کہے ہیں۔ مرثیہ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی' خازن الرحمت' عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم' اخوینِ خود' شیخ عبداللہ' شیخ محمد نقی' شیخ محمد اشرف' (قطعات) تاریخہای وصال خواجہ محمد معصوم' شیخ محمد نقشبند ثانی' مرثیہ محمد جواد (برادرِ خود)' مرثیہ شیخ سعدالدین (برادرِ خود)' غزلیات حروفِ تہجی کے اعتبار سے ہیں۔

دیوان کا آخری شعر ہے۔

نیستِ یک لفظ زیں میان مہمل بخدای کریم عز و جل

سالِ کتابت ربیع الثانی ۱۱۲۷ھ ہے یعنی حضرت وحدت کے وصال (۱۱۲۶ھ) کے صرف ایک سال بعد اس کی کتابت ہوئی ہے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا' اصل مخطوطہ سید علی رضا ریحان یزدی کے کتب خانہ میں ہے جہاں سے دانشگاہ تہران کے کتابخانہ مرکزی کے لیے اس کی مائیکروفلم بنائی گئی ہے[۱]، ہم نے اپنے دوسرے سفر ایران ۱۹۹۲ء کے دوران اس مائیکروفلم کا مطالعہ کیا اور چند یادداشتیں مرتب کیں۔

دیوان وحدت کا دوسرا خطی نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال' کلکتہ میں ہے' جس پر سالِ کتابت درج نہیں ہے۔[۲]

شعراء کے تذکروں میں حضرت وحدت کے صاحب دیوان شاعر ہونے کا ذکر ملتا ہے' آپ کے معاصر بندرا بن داس خوشگو نے لکھا ہے:

---

[۱] ۔ دانش پژوہ' محمد تقی: فہرست مائیکروفلمہای کتابخانہ مرکزی دانشگاہ تہران ۲/ ۲۳۵

[۲] ۔ منزوی، احمد: فہرست نسخہ ہای خطی فارسی ۳/ ۲۵۹۷

دیوان مختصر از آنجناب یادگار است[۱]

شاہ خوب اللہ الہ آبادی کی بیاض میں حضرت وحدت کے کلام کا انتخاب موجود ہے[۲]، کشن چند اخلاص نے آپ کے دیوان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

دیوان مختصر ترتیب دادہ واکثر مضامین تازہ بروے کار آوردہ [۳]

دیوان وحدت کے جس خطی نسخہ کی مائیکروفلم (دانشگاہ تہران) ہماری نظر سے گزری ہے اس میں کوئی نثری دیباچہ نہیں ہے، تاہم کشن چند اخلاص کے مذکورہ بالا بیان سے یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ حضرت وحدت نے اپنا دیوان خود ترتیب دیا تھا۔

شرح بیتِ مثنوی

حضرت وحدت نے مثنوی مولانا روم کے مشہور شعر ؎

علم حق در علمِ صوفی گم شود　　　　این سخن کی باورِ مردم شود

کی شرح لکھی ہے، جس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد مولوی معنوی..... فرماید بیت
......علم حق...... آنچہ در حلِ این بیت بہ فہمِ قاصر در آمدہ

اس شرح کا ایک خطی نسخہ کتابخانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران، اسلام آباد میں ہے، [۴] سال کتابت ۱۱۳۱ھ، نمبر ۱۱۳۱۴

اسرار الفقر

اس رسالہ کا ایک خطی نسخہ جناب نذر صابری کے پاس اٹک میں ہے[۵] جس کی اس

۱۔ خوشگو: سفینۂ خوشگو ۳/ ۶۹　۲۔ اجملی، میر نجان نقشبندی: خازن الشعراء ورق ۱۶۸۔ ا

۳۔ اخلاص، کشن چند: ہمیشہ بہار ۲۶۰۔ ۲۶۱ (سال تالیف ۱۱۳۶ھ)

۴۔ منزوی، احمد: فہرست مشترک ۷/ ۲۴۹

۵۔ تسبیحی، محمد حسین: کتابخانہ ہای پاکستان ۱/ ۱۱۵

وقت تفصیل معلوم نہیں ہوسکی۔

مجالسِ وحدت

یہ حضرت وحدت کے ملفوظات ہیں، جو مسلسل اور سنہ وار نہیں ہیں بلکہ جامع شیخ محمد مراد ننگ کشمیری جب کبھی سرہند شریف حاضر ہوتے تو اپنے قیام کے دوران آپ کے فرمودات کو قلم بند کرتے رہتے تھے یا جب حضرت وحدت کشمیر تشریف لے جاتے تو وہاں قیام کے دوران آپ جو کچھ فرماتے جامع انہیں لکھ لیتے تھے، شیخ محمد مراد نے اس مجموعہ کو تحقیقات کا نام دیا ہے، حضرت وحدت نے اپنے ایک مکتوب بنام شیخ محمد مراد سے اپنے مکتوبات اور مجالس کی روداد کی نقل طلب فرمائی ہے۔[1] ان مجالس میں حضرت وحدت کے ایک مرید مخلص شیخ محمد یوسف کنٹ کشمیری مخاطب ہیں، ہر مجلس کو تحقیق کا عنوان دیا ہے اور انہیں خطاب کرتے ہوئے اکثر مقامات پر ''حقیقت آگاہی اخوی محمد یوسف'' سے مخاطب کیا ہے۔ یہ وہی اخوی محمد یوسف کنٹ ہیں جن کے لیے حضرت وحدت نے اپنے کئی مکاتیب بنام شیخ محمد مراد میں بہت سی بشارات تحریر کی ہیں، ایک مکتوب میں ان کے لیے ''اجازت نامہ ارشاد'' بھی ہے۔[2] اس مجموعہ کو مکمل طور پر ملفوظات حضرت وحدت قرار نہیں دیا جاسکتا کیوں کہ اس میں جامع نے اپنے کئی مکاشفات، مکتوبات اور واردات درج کی ہیں۔ ایک مکاشفہ ۱۰۱۱ھ کا ہے اور اس سنہ میں شیخ محمد مراد کشمیری کے سرہند حاضر ہوکر فیض یاب ہونے کا معاصر مولف محمد اعظم نے ذکر کیا ہے۔[3] شیخ محمد مراد کشمیری تین مرتبہ سرہند شریف حاضر ہوئے ہر سفر میں اخوی محمد یوسف ہمراہ ہوتے تھے، پہلا سفر ۱۰۸۱ھ (ڈیڑھ سال قیام)، دوسرا سفر ۱۰۸۶ھ کو کیا تو حضرت وحدت سرہند شریف میں نہیں تھے بلکہ دہلی میں مقیم تھے، شیخ محمد مراد آپ کی خدمت میں دہلی پہنچ گئے پھر تیسرا

۱۔ گلشن وحدت ۱۲/۳۲۴ ، ۲۔ ایضاً

۳۔ ان تمام اسفار کی تفصیلات فیض مراد میں درج ہیں ورق ۱۱۔۱۲ اب

سفر ۱۰۱۱ھ کا ہے۔[۱] گویا کتاب تحقیقات حضرت وحدت کے انہی مذکورہ سالوں کی مجالس کی روداد (ملفوظات و مقولات) پر مشتمل ہے۔

تحقیقات کا ایک خطی نسخہ شیخ محمد مراد کشمیری کے خودنوشت نسخہ سے ۱۲۴۵ھ کو استنبول ترکی میں مولانا محمد خلیل انصاری نے نقل کیا' یہ خطی نسخہ ذخیرۂ شیخ الاسلام عارفِ حکمت مخزونہ مکتبہ ملک عبدالعزیز' مدینہ منورہ میں ہے جس سے کتابخانہ خانقاہ گندیاں کے لیے ظہور حسن نے ۱۳۶۸ھ کو نقل کیا جو اس وقت خانقاہ سراجیہ گندیاں ضلع میانوالی پنجاب پاکستان میں ہے۔[۲]

دوسرے حصے میں ہم حضرت وحدت کی ان تالیفات کے نام لکھ رہے ہیں جن کے خطی نسخوں تک ہماری رسائی نہیں ہوئی اور ان کے صرف نام مختلف تذکروں میں ملتے ہیں:

صاحبِ مقامات معصومی نے حسب ذیل تالیفات کے نام لکھے ہیں جو ہمیں نہیں مل سکیں، گلزار وحدت' خرمنِ گل اور شقائق[۳] نواقض الروافض (عربی سے فارسی ترجمہ) اور تصنیف شریف کے حوالے خود حضرت وحدت نے دیے ہیں۔[۴]

مولف روضتہ القیومیہ نے جنود اللہ کا ذکر کیا ہے۔[۵] اور حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی کی قیومیت کے اثبات میں بھی رسالہ تالیف کرنے کا ذکر ہے۔[۶]

مقاماتِ معصومی کے مولف نے بتایا ہے کہ حضرت وحدت کی ایک ایسی بیاض بھی ہے جس میں کئی حضرات نے اپنے ہاتھ سے حضرت وحدت کے لیے بشارات قلم بند کی ہیں چنانچہ حضرت خواجہ محمد معصوم نے اپنے دستِ مبارک سے اس بیاض میں ایک

۱۔ فیض مراد ورق ۱۲

۲۔ راقم احقر نے جون ۱۹۷۷ء کو یہ خطی نسخہ کندیاں حاضر ہو کر دیکھا اور منقولہ بالا یادداشتیں مرتب کیں، تحقیقات کی تلخیص فیض مراد میں بھی شامل ہے۔

۳۔ مقامات معصومی ۳/۴۱۲ ' ۴۔ گلشنِ وحدت ۲۵/ ۲۷

۵۔ روضہ ۱/ ۳۰۱ ' ۶۔ ایضاً ۳/ ۲۹۔۳۰

بشارت تحریر فرمائی تھی۔[1] یہ بیاض آپ کے مریدِ مخلص شیخ محمد مراد ننگ کشمیری نے بھی دیکھی تھی، لکھتے ہیں:

آنچہ از بیاض مخدوم مرشد مدظلہ العالی کہ از زبان مبارکہ حجتہ اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ شنیدہ...... خودنگاہ داشتند ونقل آں باحقر فرستادند وآں ایں است۔ درباب خود فرمودند کہ بہ خطاب حجتہ اللہ را مشرف ساختند وندادر دادند کہ ہمہ دوستان تو مغفور اند[2]

الدرر (فی علم قرأت) کا آپ نے خود ذکر فرمایا ہے کہ ۱۱۰۶ھ سے قبل ہم نے اس موضوع پر عربی میں رسالہ لکھا تھا۔[3]

صاحبِ عمدۃ المقامات نے آپ کی حسب ذیل تالیفات کے نام لکھے ہیں:

حاشیہ بر بعض اقوال تفسیر بیضاوی، سلسلۃ الجواہر در شرح چہل حدیث، خزائن المودۃ، منشور الدرر فی فضائل السور، صحائف تسعہ، شرح رباعیات خواجہ بزرگ، مناجاتِ کبیر، مناجاتِ صغیر، قصصِ برحق، نشر العطر، شرح کلمہ تسبیح، شرح کلمہ تہلیل، شرح مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی۔[4]

رسالہ ردمخالفین حضرت مجدد الف ثانی[5] رسالہ دراحوال حضرت قبلۂ روحانی المجدد للالف الثانی[6] (بسلسلہ ذکر فیض گرفتن حضرت مجدد الف ثانی از حضرت غوث الثقلین)

۱۔ گلشن وحدت ۵۴/۷۰، مقاماتِ معصومی ۳/۲۱۱

۲۔ حسنات المقربین، ورق ۱۷۰ب

(گویا حضرت وحدت اپنے مخلصین کو اس بیاض کی نقلیں فراہم کرتے تھے۔)

۳۔ رک قرأۃ القارئین، ورق ۲

۴۔ عمدۃ المقامات ۲۴۴

۵۔ غلام علی دہلوی شاہ: سبعہ سیارہ ۳۰

۶۔ فقیر اللہ علوی شکار پوری: مکتوبات ۴۹/۳۰۴

شاہ محمد مظہر مجددی دہلوی ثم مدنی نے حضرت وحدت کی ایک مثنوی کا ذکر کیا ہے لیکن کوئی تفصیل نہیں دی۔[1]

حضرت وحدت نے اپنے فرمودات میں لطائف اور ولایات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اپنے رسالہ فوائد نقشبندیہ کا ذکر کیا ہے۔[2]

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حضرت وحدت کے معاصر شیخ ابوالرضا محمد (ف ۱۱۰۱ھ) کی وحدت الوجود وغیرہ کے موضوع پر جو مکاتبت ہوئی وہ انہوں نے انفاس العارفین میں محفوظ کرلی تھی، حضرت وحدت کی مجالس میں شیخ ابوالرضا محمد کی متعدد بار حاضری اور معارف کا بیان بھی قابل توجہ ہے ان کے وصال کے وقت حضرت وحدت ان کے ہاں تشریف فرما تھے، ان کے ساتھ حضرت وحدت کی رشتہ داری بھی تھی[3]

حضرت وحدت نے لطائف المدینہ (تالیف بسال ۱۰٦۸ھ بعمر اٹھارہ سال) میں اپنی ایک تالیف بشاراۃ الحقانیۃ کا ذکر کیا ہے کہ لطائف المدینہ کا خاتمہ اس کتاب سے ملخصاً ماخوذ ہے[4] لیکن خاتمہ میں اس کتاب کے اقتباسات شامل نہیں ہو سکے، گویا حضرت وحدت لطائف المدینہ سے بھی پہلے ایک کتاب بشارات الحقانیہ کے نام تالیف کر چکے تھے اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال سے بھی کم ہوگی۔

---

[1] ۔محمد مظہر مجددی: مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ۲۷

[2] ۔محمد مراد کشمیری: تحقیقات ۱۰۵

[3] ۔ولی اللہ محدث: انفاس العارفین ۱۲۳۔ ۱۴۹، ۱۵۷ وغیرہ

[4] ۔لطائف المدینہ ورق ۲۔۱

ایک اور غلط فہمی کا ازالہ

جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے معلوم نہیں شیخ محمد مراد ٹنگ کشمیری (ف ۱۱۳۱ھ) کی مرتبہ کتاب تحقیقات کو کس بنیاد پر حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی سے منسوب کردیا ہے غالباً ان کی غلط فہمی کی وجہ کتابخانہ عارف حکمت میں موجود فہرست مخطوطات فارسی[۱] ہے، جس کے فہرست ساز نے بلا تردد اسے حضرت خواجہ محمد سعید سے منسوب کردیا ہے اور ڈاکٹر صاحب نے مخطوطہ کا مطالعہ کیے بغیر ہی زبدۃ المقامات اور حضرات القدس کے تراجم پر حواشی میں اسے حضرت خواجہ سے منسوب کردیا ہے، ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

> خواجہ محمد سعید کا لقب خازن الرحمت ہوا، آپ کی ایک کتاب تحقیقات تصوف اور فقہ سے متعلق مدینہ منورہ میں مکتبہ عارف حکمت میں مخطوطہ کی شکل میں موجود ہے اور وہ محمد یوسف کے نام مکتوبات اور مضامین ہیں۔[۲]

اب اس کتاب کے متن سے کچھ ایسے شواہد پیش کیے جارہے ہیں جن سے اس کے حضرت خواجہ محمد سعید کی تصنیف کی نفی اور شیخ محمد مراد کی تالیف ہونے کے دلائل مل سکیں گے:

> آغاز: للہ الحمد والمنۃ وعلیٰ سید المرسلین الصلوٰۃ والتحیۃ علی ما انعم...... بحقیقت آگاہی اخوی محمد یوسف خطاب نمود وکلمات مغلق تحقیقی می نویسد......

یہ اخوی محمد یوسف کون ہیں؟

اگر ڈاکٹر صاحب قبلہ اس پر غور فرماتے تو انہیں مغالطہ ہی نہ ہوتا' یہ شیخ محمد یوسف وہی ہیں جن کا ڈاکٹر صاحب کے شائع کردہ گلشن وحدت (مکتوبات حضرت وحدت) میں متعدد مرتبہ ذکر آیا ہے یہ شیخ محمد مراد ٹنگ کشمیری کے مریدِ خاص تھے' حضرت وحدت کے اپنے کئی مکاتیب بنام شیخ محمد مراد میں جس اخوی محمد یوسف کے لیے

۱۔ ۱۹۹۹ء کے سفر حرمین الشریفین کے دوران ہمیں یہ فہرست دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔

۲۔ زُبدۃ المقامات ترجمہ غلام مصطفیٰ خان ص ۴۱۷ حاشیہ' حضرات القدس ۲/۲۱۳

بشارات تحریر فرمائی ہیں وہ یہی محمد یوسف ہیں۔ کئی مکاتیب کا تو موضوع ہی ''بشارات درحقِ اخوی محمد یوسف'' ہے ایک مکتوب میں حضرت وحدت نے انہی اخوی محمد یوسف کے لیے اجازت نامۂ ارشاد ارسال فرمایا ہے۔

یہ شیخ محمد یوسف کنت ہیں جن کی یہ نسبت گلشن وحدت' حسنات المقربین اور فیض مراد میں مذکور ہے یہ دراصل ''کنٹ'' ہے جو کشمیریوں کی ذاتوں میں سے ایک مشہور ذات ہے' گویا وہ مجاز و مرخص وحدت کی طرف سے تھے لیکن شیخ محمد مراد کے زیر تربیت رہے۔

اب غور فرمایئے کہ کتاب تحقیقات بھلا شیخ محمد سعید سرہندی کی تصنیف کیسے ہوسکتی ہے؟ شیخ محمد یوسف کے عروج سے پہلے شیخ محمد سعید علیہ الرحمت کا وصال ہوگیا تھا یعنی ۱۰۷۱ھ کو۔

کتاب تحقیقات کے مرتب شیخ محمد مراد کشمیری نے ابدال کے وجود پر بحث کرتے ہوئے اپنی تالیف ''فوائد رضائیہ'' کا حوالہ دیا ہے۔ اس کتاب کے کسی خطی نسخے کے وجود کا ہمیں تا حال علم نہیں ہے البتہ مولف کے مرید خاص شیخ محمد اعظم دیدہ مری نے اس کتاب کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ شیخ محمد مراد نے اس میں اپنے شیخ گرامی حضرت شاہ علی رضا فاروقی سرہندی بن علامہ محمد فرخ بن خواجہ محمد سعید کے حالات تحریر کیے ہیں، وہ لکھتے ہیں:

> ''فوائدِ رضائیہ دربیان احوال خدمت ولایت دستگاہ حضرت مرشدی شاہ علی رضا سلمہ اللہ تعالیٰ''

یہ بالکل واضح سی بات ہے کہ اگر کتاب تحقیقات حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی قدس سرہ کی تصنیف ہوتی تو آپ اس میں اپنے پوتے (شاہ علی رضا) کے مناقب میں لکھی جانے والی کتاب کا حوالہ کیوں کر دیتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کتاب شیخ محمد مراد کشمیری کی مولفہ ہے نہ کہ حضرت خواجہ محمد سعید کی۔

اس طرح مولف نے اپنے رسالہ خوف ورجا کا بھی اس میں کئی مرتبہ حوالہ دیا ہے جو

بقول شیخ محمد اعظم مذکور انہی شیخ محمد مراد کشمیری کی تالیف ہے۔

مولف شیخ محمد مراد نے ۱۰۱۱ھ کو اپنے ایک مکاشفہ کی اپنے شیخ حضرت وحدت سے تاویل دریافت کی ہے۔

یہ واضح ہے کہ حضرت خواجہ محمد سعید کا وصال ۱۰۷۱ھ کو ہو گیا بھلا اس سنہ میں فوت ہونے والا ۱۱۰۱ھ میں اپنا مکاشفہ کیوں کر لکھ سکتا ہے؟

کتاب تحقیقات میں مولف نے اپنے تمام اجازت نامے اور اسناد ارشاد جمع کر دی ہیں۔لطف کی بات یہ ہے کہ یہ وہ سندیں ہیں جو مولف اپنے مرتبہ مکتوبات حضرت وحدت کے مجموعہ (گلشن وحدت) میں بھی نقل کر چکے ہیں۔ جسے خود ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب نے ہی شائع کیا ہے۔

ان مختصر مباحث سے ثابت ہوا کہ کتاب تحقیقات حضرت خواجہ محمد سعید کی تالیف نہیں بلکہ یہ تو حضرت شیخ محمد مراد کشمیری کی تالیف ہے۔

کتاب تحقیقات کے کاتب نے اسے حضرت شیخ عبدالاحد وحدت بن حضرت خواجہ محمد سعید کے مقولات کا مجموعہ قرار دیا ہے' ملاحظہ ہو:

تحت ہذہ النسخۃ المبارکۃ المسمیٰ بہ تحقیقات من مقولات قطب الاقطابی غوث الاعظم حضرت سیدنا ومولانا عبدالاحد بن شیخ محمد سعید......

پھر جن صاحب (ظہور حسین) نے یہ کتاب کتب خانہ عارف حکمت مدینہ منورہ سے خانقاہ گندیاں کے لیے نقل کی ہے۔انہوں نے بھی اسے حضرت وحدت کے ملفوظات ہی بتایا ہے۔اس سلسلہ میں عرض ہے کہ اسے مکمل طور پر حضرت وحدت کے ملفوظات نہیں کہا جا سکتا بلکہ اس میں جامع شیخ مراد کشمیری نے آپ کے فرمودات کے ساتھ آپ کے بعض مکتوبات اور اجازت نامے بھی نقل کیے ہیں' ہمارے نزدیک یہ وہی کتاب ہے جس کی نقل حضرت وحدت نے شیخ محمد مراد کشمیری سے اپنے ایک مکتوب میں طلب کی ہے۔[۱]

۱۔ گلشن وحدت ۱۲/۲۴ (بعض تاملات کے لیے اسی مقدمہ کا عنوان ''ایک غلط فہمی کا ازالہ'' ملاحظہ کریں

حیاتِ حضرت خواجہ محمد سعید کے مآخذ

حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی قدس سرہ کے احوال پر اب تک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے ان لکھنے والوں میں معاصرین، قریب العہد اور متاخرین سبھی شامل ہیں، ان مآخذ میں مکتوباتِ امام ربانی مجدد الف ثانی، وصالِ احمدی، زبدۃ المقامات، حضرات القدس، مجمع الاولیا، سنوات الاتقیا، طبقات شاہ جہانی، مکتوباتِ معصومیہ، مکتوباتِ سعیدیہ، مقامات احمدیہ و مناقب حضرات معصومیہ، نتائج الحرمین، اسراریہ، ریاض الاولیاء، مفتاح العارفین، گلشنِ وحدت، کواکبِ دریہ[1]، تحفۃ الفقراء، حسنات المقربین، گلزار اسرار الصوفیہ، روضۃ القیومیہ، روضۃ السلام، حسنات الحرمین، عمدۃ المقامات، مقاماتِ معصومی اور لطائف المدینہ (درحالات حضرت خواجہ محمد سعید)، کتبِ تاریخ میں سے عالمگیر نامہ، مآثر عالمگیری، مرآۃ العالم، مرآۃ جہاں نما[2] وغیرہ، ان مآخذ کے ذکر کے بعد لطائف المدینہ کا تعارف کروایا جا رہا ہے۔

---

[1] ۔حضرت وحدت کے سب سے مفصل حالات شیخ محمد ہادی (ف ۱۱۲۳ھ) بن مروج الشریعت محمد عبید اللہ بن حضرت خواجہ محمد معصوم نے مقامات حضرات خمسہ (کواکب الدریہ) کی دوسری جلد میں لکھے ہیں جو حضرت خواجہ محمد سعید کے احوال پر ہے اس میں ضمناً حضرت وحدت کے جو حالات لکھے گئے ہیں وہ بقول صاحب مقامات معصومی ستر (۷۰) اجزا کے مساوی ہیں جو ایک مستقل جلد سے کم نہیں ہیں اس کتاب کے مولف نے حضرات مجددیہ کے احوال و مناقب کی تالیف کے لیے اپنی زندگی کے چالیس سال صرف کیے تھے۔

لیکن افسوس کہ اس پانچ جلدی ضخیم و جسیم کتاب کی کسی جلد کے وجود سے ہم تا حال واقف نہیں ہیں۔

[2] ۔راقم الحروف نے مقاماتِ معصومی کی جلد اول میں ان مآخذ و مراجع کا تفصیلی تعارف کروایا ہے

لطائف المدینہ

لطائف المدینہ حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہما کے حالات پر عربی نثر میں ایک رسالہ ہے۔ جس کے مولف شیخ عبدالاحد وحدت بن حضرت خواجہ محمد سعید ہیں، یہ کتاب ۱۰۶۷۔۱۰۶۸ھ کو تالیف ہوئی ہے جیسا کہ ہم وضاحت کرچکے ہیں کہ حضرت وحدت کی ولادت ۱۰۵۰ھ کو ہوئی تھی، اس اعتبار سے لطائف المدینہ کی تالیف کے وقت اُن کی عمر صرف ۱۷۔۱۸ سال تھی، اور صاحبِ سوانح حضرت خواجہ محمد سعید بقیدِ حیات تھے۔

مذکورہ سنہ میں جب حضرات مخدوم زادگان سرہند حج کے لیے حرمین الشریفین کے سفر پر گئے تو ان میں سے دو بزرگ صاحبزادگان حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہما کے احوال وملفوظات ومکاشفات پر ان کے صاحبزادگان نے عربی میں رسائل تالیف کیے ان میں سے اول الذکر کے احوال پر لطائف المدینہ اور ثانی الذکر کے مکاشفات حرمین پر یواقیب الحرمین کے نام سے رسائل تالیف کیے۔ موخر الذکر رسالہ حضرت خواجہ محمد معصوم کے فرزند ارجمند مروج الشریعت محمد عبید اللہ نے لکھا جو حضرت خواجہ محمد معصوم کے حین حیات ہی ۱۰۷۱ھ کو فارسی میں ترجمہ ہوکر مریدینِ سلسلہ میں رائج ہوگیا[1] لیکن اول الذکر یعنی لطائف المدینہ کا ترجمہ نہ ہوسکا جس کی وجہ سے یہ رسالہ صرف عربی خوانِ حضرات تک محدود ہوکر رہ گیا۔

لطائف المدینہ سے پہلا براہِ راست استفادہ شیخ محمد امین بدخشی نے کیا جو حضرات مجددیہ کے سفر حرمین کے دوران ہمہ وقت ان کے ہمراہ رہتے تھے اور اپنی ضخیم کتاب نتائج الحرمین (درحالات شیخ آدم بنوڑی) مرتب کرنے میں مصروف تھے' لکھا ہے کہ

---

[1] ۔ حسنات الحرمین ہمارے مفصل مقدمہ اور ترجمہ سمیت مکتبہ سراجیہ' خانقاہ احمدیہ سعیدیہ' موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان' پاکستان سے ۱۹۸۱ء کو طبع ہوکر شائع ہوچکی ہے۔

میرے پاس شیخ فرخ شاہ (بن حضرت خواجہ محمد سعید) اور شیخ محمد عبدالاحد وحدت کے نوشتہ مکاشفاتِ حرمین کثیر تعداد میں موجود ہیں:

''...... مکاشفات الحرمین الشریفین کثیر عندی بخط الشیخ فرخ شاہ والشیخ عبدالاحد سلمہما اللہ تعالیٰ[1]''

اس اقتباس میں مکاشفات نوشتہ شیخ عبدالاحد سے مراد یہی لطائف المدینہ ہے' البتہ مکاشفات حرمین نوشتہ علامہ محمد فرخ مجددی کے ہمیں تا حال کسی خطی نسخہ کے وجود کا علم نہیں ہے' گویا حضرت خواجہ محمد سعید کے مکاشفات صرف حضرت وحدت نے ہی نہیں لکھے بلکہ آپ کے فرزند علامہ محمد فرخ نے بھی قلم بند کیے تھے۔

اس کے بعد اس سلسلہ کے اکثر تذکرہ نویسوں نے حضرت خواجہ محمد سعید کے احوال کے بیان میں لطائف المدینہ سے استفادہ کیا ہے۔ ان میں سے حسنات المقربین' تحفۃ الفقراء' مقامات معصومی' روضۃ القیومیہ اور عمدۃ المقامات کے مولفین نے اس سے نقل واقتباس کیا ہے۔

لطائف المدینہ پانچ ابواب (مقالات) اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

پہلا مقالہ حضرت خواجہ محمد سعید کے نسب پر ہے جس میں آپ کے مشائخ طریقت' اسناد حدیث کا بیان' دوسرا مقالہ آپ کے حق میں وہ بشارات ہیں جو آپ کے والد اور شیخ بزرگوار نے دی ہیں اور جن کا ذکر مکاتیب شریفہ میں ہے۔

تیسرا مقالہ بعض مکاتیبِ شریفہ کا بیان جو آیات الفرقانیہ کی تاویلات پر مشتمل ہے۔ چوتھا مقالہ ایسے اسرارِ عظیمہ کے بیان میں ہے جو آپ نے بلاواسطہ اپنے والد حضرت مجدد الف ثانی سے سنے......

پانچواں مقالہ آپ کی بعض کرامات وتصرفات پر اور خاتمہ میں بعض وہ کلمات

---

[1] ۔محمد امین بدخشی: نتائج الحرمین' خطی جلد سوم' مخزونہ کتابخانہ' انڈیا آفس' لندن نمبر Per.ms.Ethe 652 ورق ٦٧ اب

قدسیہ ہیں جو آپ کی کتاب مسمی بشارات الحقانیہ سے ماخوذ ہیں

لطائف المدینہ فصیح عربی میں ہونے کی وجہ سے معتقدین نے زیادہ نقول نہیں کیں جس کے باعث اس کے نسخے بہت ہی کمیاب ہیں۔ اس کا یہ ایک ہی نسخہ ہمیں مل سکا ہے جو اس وقت نیشنل میوزیم آف پاکستان' کراچی میں شمارہ : N . M 1957-1056/2 محفوظ ہے۔ اس سے پہلے یہی نسخہ کتب خانہ سرکار ٹونک[۱] میں (کتب تصوف عربی نمبر ۱۰۵) کے تحت تھا۔

---

[۱] ۔ کتب خانہ سرکار ٹونک سے مراد کتابخانہ وزیر الدولہ (ف ۱۲۸۱ھ/ ۱۸۶۴ء) یا کتب خانہ نواب محمد علی خان (معزولی ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۸ء) ہے' (مکتوب جناب حکیم محمود احمد برکاتی بنام ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی صاحب) نیز ملاحظہ ہو قصر العلم ۱۵۵۔۱۶۶

لطائفُ المَدِیْنَة

ملخص اردو ترجمہ

نقد النصوص کے خطی نسخہ پر حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے ایک صاحبزادے کی مہر (۱۱۰۹ھ)   مخزونہ کتابخانہ گنج بخش، اسلام آباد، پاکستان، نمبر ۱۴۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

.... اما بعد یہ ضعیف بندہ عبدالاحد کہتا ہے کہ مجھ سے اس مقدس سرزمین (مدینہ منورہ) علیٰ ساکنہا السلام والتحیۃ میں بسنے والے برادرانِ طریقت نے التماس کی کہ میں امام العارفین، غوث الواصلین، قطب العلماء الراسخین، قدوۃ الکبراء الوارثین، واقف تاویلاتِ قرآنیہ اوراس کے حقائق کے جاننے والے، مطلعِ متشابہاتِ فرقانیہ اور اس کے حقائق سے واقف، رافعِ اعلام سنتِہ سنیہ، قامع آثارِ بدعتِ شنیعہ قبیحہ، ذوی الکراماتِ عظیمۃ الظاہرہ، آیات المّبینۃ الکریمۃ الباہرہ، ملجائے اہلِ کشف وتصوف...... ......سیدنا ومولانا وبرکتنا شیخ محمد سعید انار اللہ ظلام العالم بنورہ...... میں نے (آپ کے احوال پر) یہ رسالہ تالیف کیا ہے جسے ''لطائف المدینہ'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یہ پانچ مقالات (ابواب) اورایک فاتحہ پر مشتمل ہے۔

مقالۂ اول۔ حضرت خواجہ محمد سعید مدظلہ العالی کے نسب، آپ کے مشائخِ طریقہ سے انتساب، آپ کی حدیث اور مصافحہ کی اسناد۔

مقالۂ دوم۔ اس میں آپ کے بارے میں آپ کے والد اور شیخ قطب ربانی (مجدد الف ثانی) نے اپنے مکاتیب شریفہ میں جو بشارات تحریر فرمائی ہیں کا بیان۔

مقالۂ سوم۔ آپ نے اپنے مکاتیبِ گرامی میں آیاتِ فرقانیہ کی جو تاویلات کی ہیں ان کا بیان۔

مقالۂ چہارم۔ آپ کے ایسے کلمات جو انِ اسرار عظیمہ پر مشتمل ہیں جو آپ نے اپنے حضرت (والد) سے بلاواسطہ سنے جو تعداد میں کم ہیں اور وہ جو میں نے حرمین الشریفین جاتے ہوئے راستے میں آپ سے سنے......

مقالۂ پنجم۔ آپ کی بعض کرامات وتصرفات کا بیان۔

خاتمہ۔ اس میں آپ کی کتاب ''بشارات الحقانیہ'' میں سے بعض کلماتِ قدس کی نقل، جو کہ درجات، بشارات اور مکاشفات کی جامع ہے۔

مقالہ اول:۔ آپ کے نسب کے بیان میں جو امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر منتہی ہوتا ہے، مختلف سلاسل اور اسناد حدیث وغیرہ۔

آپ کا نسب:۔ آپ ابن قطبِ ربانی مجدد الف ثانی شیخ الاسلام حجۃ اللہ علی الانام آیۃ الکبریٰ، وارثِ مقاماتِ محمدیہ، حامل کمالاتِ احمدیہ، سید الخاشعین، امام العارفین، فخر العمریۃ الکرام، شرف فاروقیۃ العظام، قرۃ السلف، اوائل رئیس الخلف الاماثل شیخ احمد سرہندی قدس سرہ بن عارفِ واصل شیخ عبدالاحد بن شیخ زین العابدین بن شیخ عبدالحی بن شیخ محمد بن شیخ حبیب اللہ بن شیخ عارف ربانی امام ہمام رفیع الدین۲ بن خواجہ نور۳ بن خواجہ نصیر بن خواجہ سلیمان بن خواجہ یوسف بن خواجہ اسحاق بن خواجہ عبداللہ بن خواجہ شعیب۴ بن خواجہ احمد۵ بن خواجہ یوسف بن سلطان شہاب الدین علی معروف بہ فرخ شاہ کابلی۶ بن خواجہ نصیر الدین بن خواجہ محمود بن خواجہ سلیمان، بن خواجہ مسعود بن خواجہ عبداللہ بن خواجہ واعظ اکبر بن فواد ابوالفتح بن خواجہ اسحٰق بن سیدنا ابراہیم بن سیدنا ناصر الدین ۷ بن سیدنا عبداللہ۸ بن خلیفہ رسول اللہ امام المتقین امیر المومنین سیدنا ومولانا عمر فاروق۹ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فتاویٰ تاتارخانیہ۱۰ کے باب الوصایا سے حضرت عمر کی نسبت الخبر ہیہ۱۱ سمجھ میں آتی ہے۔

انتساب طریقہ نقشبندیہ

آپ کا انتساب طریقہ نقشبندیہ میں اپنے والد اور شیخ قطبِ ربانی حبیبِ سبحانی شیخ احمد عمری کے ذریعے اس طرح ہے کہ آپ (خلیفہ تھے) قطبِ ربانی امامنا خواجہ محمد باقی کے (اس طرح باقی اسماء یوں ہیں) قطبِ ربانی مولانا خواجگی امکنگی، قطبِ ربانی خواجہ مولانا درویش محمد ولی، قطبِ ربانی مولانا خواجہ زاہد ولی، قطبِ ربانی خواجہ عبید اللہ معروف بہ خواجہ احرار، قطبِ ربانی مولانا خواجہ یعقوب (چرخی) خلیفۃ الرحمانی سرِ سبحانی، غوثِ صمدانی خواجہ بہاء الدین معروف بہ نقشبند قدس سرہ الاقدس، قطبِ ربانی خواجہ امیر کلال، قطبِ ربانی محمد سماسی معروف بہ خواجہ بابا، قطبِ ربانی خواجہ علی

رامتینی، قطبِ ربانی خواجہ محمود انجیر فغنوی، قطبِ ربانی خواجہ عارف ریوکری، قطبِ ربانی خواجہ عبدالخالق غجدوانی، قطبِ ربانی خواجہ یوسف ہمدانی، قطبِ ربانی ابی علی فارمدی ۱۲، قطبِ ربانی شیخ ابی الحسن خرقانی، قطبِ ربانی بایزید طیفورِ بسطامی، امامِ ھمام جعفر صادق سبطِ حبیب اللہ، امامِ ھمام قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق خیر الاخیار، سید المرسلین خاتم النبیّین نبی مصطفیٰ و رسولِ مجتبیٰ علیہ وآلہِ الصلوٰت والتسلیمات ۱۳۔

انتساب طریقۂ قادریہ

(حضرت خواجہ محمد سعید) نے اپنے والد اور شیخ مجدد الف ثانی شیخ احمد عمری قدس سرہ سے اور انہوں نے شاہ گدا ابن شاہ سکندر قدس سرھما سے اور انہوں نے شاہ سکندر سے، انہوں اپنے جد قدوۃ المکمل شاہ کمال سے، انہوں نے شاہ فضیل سے، انہوں نے شیخ سید گدا رحمٰن ثانی سے، انہوں نے سید ابوالحسن سے، انہوں نے قطب العالم شمس الدین صحرائی سے، انہوں نے شیخ سید گدا رحمٰن اول سے، انہوں نے قطب العالم سید عقیل سے، انہوں نے قطب العالم سید شرف الدین سے، انہوں نے شیخ سید السادات شاہ عبدالرزاق سے، انہوں نے قطبِ ربانی محبوبِ صمدانی غوث الثقلین سید محی الدین محمد شاہ عبدالقادر جیلانی سے، انہوں نے اپنے والد قطب العالم سید السادات شاہ ابوصالح سے، انہوں نے شیخ سید موسیٰ جنگی دوست سے، انہوں نے شیخ عبداللہ سے، انہوں نے شیخ قطب العالم سید داؤد سے، انہوں نے اپنے والد شاہ سید موسیٰ سے، انہوں نے اپنے والد قطب العالم شاہ عبداللہ مورث سے، انہوں نے اپنے والد قطب العالم شاہ موسیٰ جون سے، انہوں نے اپنے والد شاہ عبداللہ محض سے، انہوں نے اپنے والد سید السادات جامع البرکات حسن مثنیٰ سے، انہوں نے امام المومنین قدوۃ المتقین امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے اپنے والد امام ہدیٰ سید تقی علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے، اور اپنی والدہ فاطمہ زہراء سے، انہوں نے سید المرسلین خاتم النبیّین شفیع المذنبین صلوات اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واخوانہ واصحابہ اجمعین ۱۴ سے

انتساب طریقۂ چشتیہ

آپ نے سلسلۂ چشتیہ کا خرقہ اپنے والد اور شیخ قطب العارفین امام الواصلین شیخ احمد عمری سے پہنا انہوں نے اپنے شیخ اور والد عارف شیخ عبدالاحد سے' انہوں نے شیخ کامل شیخ رکن الدین سے' انہوں نے اپنے شیخ اور والد واصل الشیخ عبدالقدوس غزنوی حنفی مذہباً ونسباً سے' انہوں نے شیخ محمد عارف سے' انہوں نے شیخ احمد سے' انہوں نے عبدالحق سے' انہوں شیخ جلال الدین سے' انہوں نے شیخ شمس الدین ترک سے' انہوں نے شیخ علاء الدین علی بن احمد صابر سے' انہوں نے اکمل الاولیا شیخ فریدالحق والدین مسعود معروف بہ گنجِ شکر سے' انہوں نے قدوۃ الواصلین خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی دہلوی سے' انہوں نے زبدۃ العارفین قدوۃ الواصلین خواجہ معین الدین سجزی چشتی اجمیری سے' انہوں نے شیخ عثمان ہرونی سے' انہوں نے شیخ حاجی شریف زندنی سے' انہوں نے شیخ مودود چشتی سے' انہوں نے شیخ ابو یوسف چشتی سے' انہوں نے شیخ ابومحمد چشتی سے' انہوں نے شیخ ابواسحٰق شامی سے' انہوں نے شیخ علو دینوری سے' انہوں نے ھبیرۃ البصری سے' انہوں نے شیخ حذیفۃ المرعشی سے' انہوں نے سلطان ابراہیم بن ادھم سے' انہوں نے جمال الدین فضیل بن عیاض سے' انہوں نے شیخ عبدالواحد بن زید سے' انہوں نے امام تابعین حسن بصری قدس سرہم سے' انہوں نے امیر المومنین سیدنا مولانا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے' انہوں نے حضرت سید المرسلین حبیب رب العالمین نبی المصطفیٰ ورسول مجتبیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ الصلوۃ والبرکات العلیٰ ۱۵ سے ۔ مولف کہتا ہے کہ ہمارے سلسلہ کے مشائخ کے کمالات سے کامل حظ حاصل ہوتا ہے جیسا کہ حضرت مجدد (الف ثانی) رضی اللہ عنہ نے مبداء ومعاد میں اس طرف اشارہ کیا ہے۔

طریقِ مصافحہ

آپ نے مصافحہ کی سعادت اپنے شیخ اور والد قطبِ ربانی شیخ احمد عمری سے حاصل کی، انہوں نے شیخ عبدالرحمٰن بدخشی معروف بہ حاجی رمزی سے، انہوں نے حافظ سلطان اوبہی سے جنہوں نے ایک سو دس سال عمر پائی تھی۔ انہوں نے شیخ محمود اسفرائنی سے، انہوں نے شیخ سعید حبشی سے، انہوں نے محبوب رب العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام وآلہ واصحابہ اجمعین سے۔ جاننا چاہیے کہ سعید کا مصافحہ عالمِ ارواح میں ہوا تھا جیسا کہ کتاب خلاصۃ المناقب [۱۶] میں جو کہ سید عارف علی ہمدانی کے مقامات پر ہے میں درج ہے کہ وہ (سعید) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے حضرت عیسیٰ نے سید المرسلین علیہ السلام کے جب مناقب بیان کیے تو انہوں نے حضرت عیسیٰ سے اپنی طویل العمری کے لیے دعا کی درخواست کی۔ حضرت عیسیٰ کی دعا پر وہ عرصۂ دراز تک بقیدِ حیات رہے یہاں تک کہ انہیں (حضور نبی کریم) علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبتِ مبارک میسر آئی۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصافحہ کیا اور انہوں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اپنی طویل عمر کی دعا کرنے کی درخواست کی جس کے باعث انہوں نے مزید طویل عمر پائی [۱۷]۔

سندِ حدیث

آپ (حضرت خواجہ محمد سعید) نے حدیث کی اجازت علامہ محدث امام (عالی) مقام و مفتی بلد اللہ الحرام شیخ علی طبری حسینی شافعی سے لی، صحاح ستہ کی اجازت آپ نے کئی طریقوں سے اصحاب صحاح سے حاصل کی جن کی اس رسالے میں نقل کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

یاد رہے شیخ کی روایت حدیث مسلسل بالاولیۃ کی سند ہی بہت عالی ہے۔ انہوں نے حرمین الشریفین کے عالی قدر علماء سے یہ اجازت حاصل کی یعنی فاضل محقق شیخ علی

مکی مذکور نے یہ سند شیخ علی امی مالکی مدنی سے اس طرح انہوں نے اپنے شیخ و والد قطب اہل طریقت والحقیقت شیخ احمد عمری سے جنہوں نے اول حدیث کی سماعت قاضی بہلول (بدخشی) سے کی' انہوں نے بقیۃ السلف شیخ معظم عبدالرحمٰن بن فہد سے' انہوں نے اپنے سیدی ووالدی عبدالقادر بن عبدالعزیز بن فہد سے' انہوں نے سیدی وعمی حافظ جاراللہ بن فہد سے' انہوں نے اپنے والد حافظ عزالدین عبدالعزیز بن فہد سے' انہوں نے جدی حافظ تقی الدین محمد بن فہد ہاشمی علوی سے' انہوں نے شیخ برہان الدین ابناسی سے' انہوں نے قاضی القضاۃ ابوحامد مطری بقراتی سے' انہوں نے خطیب بدرالدین ابوالفتح مبرورمی سے' انہوں نے شیخ نجیب الدین عبداللطیف حرانی سے' انہوں نے حافظ ابوالفرج ابن جوزی سے' انہوں نے ابوسعید اسماعیل بن ابی صالح نیشاپوری سے' انہوں نے ابوصالح احمد بن عبدالمالک الموذن سے' انہوں نے ابوطاہر محمد بن محمش سے' انہوں نے عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم عبدی نیشاپوری سے' انہوں نے سفیان بن عُیَینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے' انہوں نے ابی قابوس مولی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے' انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۱۸

سندِ مشکوٰۃ

یہ سند سیدنا شیخ عزالدین بن فہد مذکور (کے ذریعہ اس طرح واصل ہوتی ہے) کہ انہوں نے شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی سے' انہوں نے شیخ تقی الدین بن فہد ہاشمی سے' انہوں نے شیخ الامام شرف الدین عبدالرحیم بحری سے' انہوں نے علامہ امام الدین علی بن مبارک شاہ صدیقی ساوجی معروف بہ خولجہ سے' انہوں نے شیخ الاسلام ابن حجر سے' انہوں نے علامہ بغوی قاضی القضاۃ مجد (الدین) بن محمد بن یعقوب فیروز آبادی شیرازی صدیقی شافعی سے' انہوں نے حافظ جلال الدین حسین اخلاطی اور حجتہ الہمام

قمس الدین محمد مقدسی سے انہوں نے ساوجی مذکور سے[۱۹]

مقالہ ثانی

بعض ایسی بشارات جو آپ (خواجہ محمد سعید) کے شیخ اور والد مجدد الف ثانی نے آپ کے حق میں اپنے مکاتیبِ کریمہ اور شیخ بدرالدین نے اپنے مرتبہ مقامات یعنی حضرات القدس میں تحریر کی ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی کے سب سے بڑے فرزند شیخ محمد صادق نے جو کہ اکابر اولیا میں سے تھے فرماتے ہیں مجھے حضرت مجدد الف ثانی کی زبان مبارک سے ان کے متعلق بہت سی عظیم بشارات سننے کا موقع ملا ہے۔ ایک روز آپ علمائے راسخین جو کہ اسرار مقطعاتِ قرآنی سے واقف تھے تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ محمد سعید بھی ان میں سے ایک ہے...... جب کہ خواجہ محمد ہاشم بدخشی (کشمی) نے (زبدۃ) المقامات میں لکھا ہے کہ حضرت مجدد نے فرمایا ہے (اے محمد سعید) غم نہ کر کیوں کہ تم میرے ضمنی ہو جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضمنی تھے.......... حضرت مجدد الف ثانی یہ فرماتے تھے کہ جب میرا نزول غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی کے مقام میں واقع ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہاں تم (محمد سعید) میرے ساتھ تھے...... آپ فرماتے تھے کہ ایک روز حضرت مجدد الف ثانی عنایت سے میری طرف ملتفت ہوئے اور مقامات عظیمہ و کرامات عالیہ جیسی بشارات عنایت فرماتے ہوئے کہا کہ ہم عروج و نزول کے کسی مقام پر تمہارے (محمد سعید) کے بغیر نہیں گئے...... حضرت سیدنا (خواجہ محمد سعید) نے فرمایا کہ میری سند کے بغیر کسی شخص کا (جنت) میں داخلہ نہیں ہوگا، الا ماشاء اللہ[۲۰]

مقالہ ثالث

(حضرت خواجہ محمد سعید) کے بعض وہ مکاتیب شریفہ جن میں آپ نے بعض آیاتِ

کریمہ کی تاویلات بیان کی ہیں۔[۲۱]

مقالہ رابع

بعض ان اسرارِ غامضہ کا بیان جو حرمین الشریفین کے سفر کے دوران راستے میں جاتے اور آتے ہوئے حضرت خواجہ محمد سعید کی زبان مبارک سے سنے' اس کی چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل میں آغازِ سفر سے حرمین الشریفین پہنچنے تک کی واردات اور دوسری فصل مدینہ منورہ کی واردات پر مشتمل ہے......

سیدنا شیخ (محمد سعید) نے فرمایا (جب سفر حرمین کے ارادے سے نکلے تو پہلے بزرگوں کے مزارات کی زیارت کا قصد کیا) کہ مولانا واصل شیخ عبدالاحد[۲۲] (والدگرامی حضرت مجدد الف ثانی) کے (مزار) کی زیارت کے بعد جب ہم شیخ کامل امام رفیع الدین[۲۳] قدس سرہ کی قبر پر گئے تو ہم نے اسے علم اور متابعت کے نور سے پرنور پایا۔ اس کے بعد ہم راستہ میں واقع دیگر قبور پر گئے ان میں شیخ عارف بوعلی شرف الدین قلندر[۲۴]' شیخ احمد ترک[۲۵]' قطب الطریقہ موید الدین رضی' شیخنا خواجہ محمد باقی[۲۶]' کامل المکمل خواجہ قطب الدین کاکی' سلطان المشائخ شیخ نظام الدین[۲۷]' سراج الاولیاء شیخ نصیر الدین[۲۸]' شیخ الکبیر صلاح الدین سہروردی[۲۹]' واصل باللہ امیر نعمان[۳۰] اور عارف الٰہی خواجہ ہاشم (کشمی) بدخشی[۳۱] وغیرہ شامل ہیں۔ سیدنا شیخ (محمد سعید) فرماتے ہیں کہ جب دہلی سے شیخ اجل خواجہ قطب الدین[۳۲] کے مرقد کی زیارت اور فاتحہ کے لیے روانہ ہوئے تو وہ ہمارے استقبال کے لیے آئے جس کا مجھے ادراک ہو گیا وہ بہت ہی محبت سے ملے...... اس کے بعد ہم شیخ صلاح الدین سہروردی کی قبر پر گئے جسے ہم نے متابعت کے نور سے منور پایا' اس کے بعد ہم شیخ نصیر الدین (محمود چراغ دہلی) کے مزار کی زیارت کے لیے گئے تو ان کی نسبت عالیہ کو

ظل اور اصل سے مخلوط پایا اور انہیں تجلی ذاتی سے بھی ہم کنار دیکھا۔ پھر ہم شیخ نظام الدین (اولیاء) کے مرقد پر گئے تو انہیں ان کی نسبتِ شریفہ یعنی ''محبوبیت'' سے ''حظ وافر'' ملنے کا مشاہدہ کیا' اسی طرح امیر خسرو ۳۳ کو بھی خوب مسرور پایا۔ سیدنا شیخ (محمد سعید) نے فرمایا کہ ہم امام اہل عرفان مجدد الف ثانی کے خلیفہ امیر محمد نعمان (بدخشی) کی قبر کی زیارت کے لیے اکبر آباد گئے تو ان کے علاقے کو ان کے انوار سے منور پایا...... پھر حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ شیخ عبدالحئی ۳۴ کے خلیفہ شیخ صالح محمد جان ۳۵ کہ وہ جس مقام پر ہیں اس سے اعلیٰ مقام کے لیے توجہ کرنے کی مجھ سے التماس کی تو اللہ کے حکم سے وہ اس سے واصل ہو گئے۔ اس کے علاوہ گوالیار بھی گئے کئی مشاہیر کے مزارات کی زیارت کی پھر سرونج کے مقام پر فجر کا حلقہ ہوا' اس دوران سلطان (اورنگزیب) نے بھی بلا بھیجا (جو ان ایام میں نظامتِ دکن پر مامور تھا)' سیدنا شیخ (محمد سعید) فرماتے ہیں کہ جب ہم برہانپور میں حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ خواجہ ہاشم (کشمی) بدخشی کی قبر کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے تو وہ اپنے مقام (مزار) سے ہمارے استقبال کے لیے آئے جس کا مجھے دور سے ہی ادراک ہو گیا انہیں ''عجیب خصوصیت'' کی حالت میں پایا اس کے علاوہ وہاں کے دوسرے مشاہیر کے مزارات پر بھی گئے راستے میں ایک ''سر عظیم'' منکشف ہوا اور ''معاملہ عظیمہ'' رونما ہوا کہ ''کعبہ حسنا'' اپنے مقام سے میرے استقبال کے لیے آیا جس سے الطافِ عظیم اور عنایاتِ خاصہ کا ظہور ہوا' انوارِ عجیبہ کے ساتھ بلا کیف اتصال بھی واقع ہوا' آپ نے فجر کے حلقہ میں مجھ سے اور شیخ محمد فضل اللہ ۳۶ سے خطاب کرتے ہوئے اس کیفیت کا ذکر کیا...... اس کے بعد اسی روز آپ سید محمد باقر ۳۷ (لاہوری) کی طرف متوجہ ہوئے جو کہ آپ کے خاص اصحاب میں سے ہیں ان کو ایک دائرہ شریفہ عظیمہ میں دیکھا کہ وہ ''محمدی المشرب'' ہیں جو ''صاحب زوال عین والاثر'' بھی ہیں...... اس کے بعد آپ اپنے معزز فرزند محمد فرخ ۳۸ کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں اس دائرہ کے وسط میں

پایا۔ پھر اپنے بیٹے (بھانجے) محمد فضل اللہ کی طرف متوجہ ہوئے تو انہیں کامل مناسبت کے ساتھ اس دائرہ کے مضافات میں دیکھا اس کے بعد اپنے فرزند بدیع الدین[۳۹] کی طرف متوجہ ہوئے جو ان دنوں ہندوستان میں تھے انہیں اس مبارک دائرۂ باطن کے قریب پایا اسی طرح دوسرے اصحاب کے متعلق بھی فرمایا............

(اس کے بعد مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے) روضہ منورہ پر حاضری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے آپ نے تعظیماً کھڑے ہو کر ہمارا استقبال کیا' انہیں انتہائی قرب اور جمال میں دیکھا' قرب کی انہی منزلوں میں حضرت عثمان بن عفان اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی دیکھا............

سیدنا شیخ (محمد سعید) (بندرگاہ) مخابر میں شیخ علی شاذلی[۴۰] کے مزار پر گئے اور انہیں ایک بڑی شخصیت پایا' پھر شیخ اجل مجد الدین فیروز آبادی[۴۱] صاحب قاموس کے مرقد کی زیارت کے لیے گئے تو وہ دور سے میرے استقبال کے لیے آئے انہیں ''محبت عجیبہ'' صداقتِ تامہ اور ان کو بلند مقام پر فائز پایا...... راستے میں ہی آپ نے اپنے فرزند سعد الدین محمد[۴۳] کے باطن کو بھی منور دیکھا اسی طرح جس طرح ان کے بڑے بھائی لطف اللہ محمد[۴۴] کو دیکھا تھا اپنے معزز بیٹے محمد فرخ کو جنہوں نے تراویح میں ختم قرآن کیا تھا کو بھی کعبہ ربانیہ کی طرف سے بہت سے عنایات کے حصول کا تذکرہ کیا' (مدینہ منورہ) اور اس سے ملحق دیار شریف کو روضہ مقدسہ کے انوار سے مملو پایا۔ اسی طرح آپ نے بحر ظلمات ہند کی طرف نظر دوڑائی اور حضرت مجدد الف ثانی کے روضہ کو دیکھا تو وہاں عجیب انوار نظر آئے ویسے ہی جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ میں دیکھے تھے...... اسی دوران میں نے تہجد کے وقت عالمِ کشف میں والی سلطنت اورنگزیب کو سلطنت کی کرسی (تخت شاہی) پر دیکھا......

حضرت خواجہ محمد سعید کو امراض میں سے ایک مرض کا شدت سے احساس ہوا تو

حضرت خواجہ محمد معصوم نے اس سلسلہ میں دعا کی تو اس کے اثرات ظاہر ہوئے' حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت فاطمہ زہرا' سیدنا عمر فاروق کی طرف سے عنایات کا ظہور ہوا......

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار کی زیارت کے لیے گئے تو انہیں شان عظیم کے ساتھ پایا عنایات کثیرہ کے ساتھ کرم فرمایا' اس کے بعد شیخ تاج (الدین سنبھلی) ۴۵؎ کے مزار کے ارادہ سے نکلے تو انہوں نے استقبال کیا اور دور سے اس کا ادراک کرلیا جس سے ''محبت تامہ'' کا احساس ہوا۔

(شاہ جہان بادشاہ) کے آخری ایام سلطنت میں اس کے بیٹے داراشکوہ کی ہندومت میں دلچسپی کے باعث) معاشرے میں ہمارے دیار (ہندوستان) میں جن بدعات اور فتنوں کے باعث مفسدین' ملاحدہ اور معاندین جس طرح سے مسلمانوں اور صالحین کا استہزا کرنے لگے تھے (اس دفع شر کے لیے) روضہ منورہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دعا کی گئی اور (داراشکوہ کے مقابلے) میں

"رفع اعلام السنته اماتا آثار البدعته یقوم عمادالدین یھدی سنن الجبارین یتبع سبیل الراشدین یعزز الاسلام ویعزز المسلمین حامیاً للملته البیضا ناصر للشریعته الغراء"

جیسی صفات کے حامل سلطان اورنگزیب کی کامیابی کے لیے استدعا کی گئی تو عالمِ مثال میں اورنگزیب کی کامیابی کا شجرہ طیبہ کی مانند ظہور ہوا' یہ ۲۴ جمادی الاول ۱۰۶۸ھ کی رات تھی (واقعی اسی روز اور سنہ میں اورنگزیب کی کامیابی کی اطلاع ملی)......اس کے بعد شہداء کی قبور پر نظر ڈالی گئی تو انہیں جنت میں دیکھا۔

پھر سیدنا عباس کے قبہ میں داخل ہوئے وہیں سیدنا حسن بن علی' امام زین العابدین' امام باقر' امام جعفر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو ستاروں کی طرح دیکھا ان میں سے ہر ایک کے انوار ایک دوسرے سے جدا جدا تھے سب کو شان عظیم ''عنایات عالی'' کے ساتھ

دیکھا اسی طرح امہات المومنین کے مزارات پر گئے انہیں جواہر ویواقیت کے ساتھ مرصع پایا.........

مقالہ خامس

(حضرت خواجہ محمد سعید) کی بعض کرامات اور تصرفات کا بیان

آپ کی یہ کرامات تعداد میں اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا احاطہ دشوار ہے اور ان میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے لیکن یہ سب کرامات ہمارے نیک بھائی باقر محمد ۶ ؎ بن شیخ بدرالدین سرہندی صاحب حضرت القدس نے جمع کی ہیں ان میں سے بعض مختصر طور پر اور بعض تفصیل سے تحریر کی ہیں۔

خاتمہ

ختم خواجگان جو کہ حاجات کے لیے تریاق اور توبہ کے لیے مجرب ہے......جس کا طریقہ یہ ہے کہ سات مرتبہ سورہ فاتحہ پھر سو مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ۷۹ مرتبہ سورۃ الم نشرح، ایک سو ایک مرتبہ سورہ اخلاص، ام الکتاب کی سات مرتبہ قرأت ہر سورۃ کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سو مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام پڑھیں

اس کا ثواب حضرات خواجگان سے منسوب کیا جائے

اس رسالہ (لطائف المدینہ) کی تالیف سے شوال ۱۰۶۸ھ کو فراغت ہوئی۔

تعلیقات

۱۔ بشارات الحقانیہ کے کسی خطی نسخے کا ہمیں تا حال علم نہیں ہے۔

۲۔ حضرت مجدد الف ثانی کے اجداد میں سے امام رفیع الدین، مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری کے معاصر اور ان کی مسجد میں امام تھے۔ مضافات سرہند کے قصبہ سنام میں سکونت رکھتے تھے، مخدوم جہانیاں نے انہیں سرہند کی آبادکاری پر مامور کیا تھا (زبدۃ المقامات ۸۹۔۹۰)

۳۔ مولف زبدۃ المقامات (۸۹) نے امام رفیع الدین کے والد کا نام نصیر الدین لکھا ہے لیکن حضرات القدس (۲/ ۲۸) میں امام رفیع الدین کے والد کا نام خواجہ نور درج ہے گویا زبدۃ المقامات میں خواجہ نور نقل ہونے سے رہ گیا ہے، یہی نسب شجرہ ہذا میں حضرت وحدت نے بھی دیا ہے۔

۴۔ اس خانوادے کے افراد میں خواجہ شعیب بن احمد پہلے بزرگ ہیں جو غزنی سے ہندوستان آئے اور لاہور میں قیام کیا وہاں سے قصبہ قسور (قصور) میں منتقل ہو گئے اس کے بعد ان کی علمیت سے متاثر ہو کر انہیں مضافات ملتان میں کھوال میں قاضی مقرر کر دیا گیا۔ (سیر الاولیاء ۵۹) یہی قاضی شعیب حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر کے اجداد میں سے تھے۔ زبدۃ المقامات میں لکھا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی کے خانوادہ کے پہلے بزرگ جو ہندوستان میں وارد ہوئے وہ فرخ شاہ کابلی تھے (۸۸۔۸۹) جو صحیح نہیں ہے بلکہ خواجہ شعیب مذکور پہلے فرد ہیں جو حدود ۶۱۱ھ کو لاہور تشریف لائے (حکیم شمس اللہ قادری: امرائے پائیگاہ، مقالہ مشمولہ تاریخ، حیدرآباد دکن، ستمبر دسمبر ۱۹۴۰ء، ص ۱۰)

۵۔ خواجہ شعیب مذکور کے والد یعنی خواجہ احمد بن یوسف بن فرخ شاہ، چنگیز خان (۶۰۳۔۶۲۴ھ) کے حملہ افغانستان کے دوران شہید ہو گئے (سیر الاولیا ۵۹ و مقالہ

امرائے پائیگاہ ۱۰۔۱۱)

۶۔شہاب الدین علی ملقب بہ فرخ شاہ کابلی' افغانستان میں طبقہ امراء سلطنت میں شامل تھے وہ ایک ذی علم بزرگ بھی تھے' غالباً حصول علم کے لیے بغداد بھی گئے تھے (ذیل شیخ ابوالبرکات بر تاریخ بغداد للخطیب بحوالہ امرائے پائیگاہ ۱۱) وہ غزنی و کابل سے ہندوستان تشریف لائے اور ترویجِ اسلام میں کردار ادا کیا (زبدۃ ۸۹)

۷۔۸۔ کتب انساب میں ناصرالدین یا ناصر نام کے کسی فرد کا تذکرہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد کے ضمن میں نہیں ملتا' بلکہ کتب رجال میں حضرت امیرالمومنین عمرؓ کی اولاد میں عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب (ذھبی: میزان الاعتدال ۲/۴۶۰' ابن حجر عسقلانی: تقریب التھذیب ۱/۵۱۶' خزرجی: خلاصہ تہذیب الکمال ۲/۸۱) کا نام ملتا ہے انہیں حضرت عبداللہ کا سال وفات محولہ کتب میں ۱۷۱ھ درج ہے۔

اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ عبداللہ بن عمر بن حفص کے فرزندوں میں سے ایک کا نام ناصر ہوگا (ابوالحسن زید فاروقی: مقامات خیر ۳۰)

گویا اس نسب میں عبداللہ نام کے دو افراد ہیں اول عبداللہ ابوعبدالرحمٰن بن حضرت عمر امیرالمومنین دوم عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر امیرالمومنین یعنی حضرت مجدد الف ثانی کا نسب نامہ مرتب کرنے والے معاصرین نے سہواً عبداللہ بن حفص کو ہی ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر امیرالمومنین سمجھ لیا اور باقی اسماء درمیان سے غائب ہو گئے اور یہی غلطی یہاں کے مقامی انساب میں راہ پا گئی۔

معلوم نہیں تزکِ والا جاہی کے مولف نے حضرت ابوعبدالرحمٰن بن حضرت عمر مذکور کی دوسری شادی بخت بانو بنت یزدگرد بادشاہ ایران سے کس بنیاد پر کردی ؟ (امرائے پائیگاہ ۹) اور یہ لکھ دیا کہ ناصران کی زوجۂ اول فاطمہ بنت حضرت حسن بن حضرت علی امیرالمومنین کے بطن سے تولد ہوئے (ایضاً) کتب انساب و رجال سے

ہرگز اس کی تصدیق نہیں ہوتی کہ ان کے بطن سے ناصر نام کے کوئی فرزند تولد ہوئے تھے، حضرت ابو عبدالرحمٰن عبداللہ مذکور کا سال وفات ۷۴ھ/ ۹۶۳ء ہے (خلاصہ تہذیب الکمال ۲/ ۸۱) اس سنہ میں یزدگرد اول تو درکنار یزدگرد سوم (قتل ۳۱ھ/ ۶۵۱ء) کی بیٹی سے بھی شادی ممکن نہیں کیوں کہ دونوں کے سال وفات میں تین سو سال کا فرق ہے۔ اسی طرح عبداللہ دوم بن عمر بن حفص جن کا سال وفات ۱۷۱ھ/ ۷۸۷ء کے ساتھ بھی یہ عقد ممکن نہیں ہے اس لیے ناصر ان کی کسی اور زوجہ کے بطن سے ہوں گے جن کا ذکر کتب انساب میں نہیں آسکا۔

۹۔ خواجہ محمد ہاشم کشمی نے زبدۃ المقامات میں حضرت مجدد الف ثانی کے نسب مبارک کے سلسلے میں مختلف اسماء کی تحریر کے دوران ان کے مابین جتنے واسطے ہیں وہ بھی گنوائے ہیں۔

مولانا محمد حسن جان مجددی نے حضرات القدس اور اوج مورد اسرار نقشبند کے حواشی میں حضرت مجدد الف ثانی کے نسب کے ۳۲ واسطے بتائے ہیں جن کے اتباع میں مولانا ابوالحسن زید فاروقی مرحوم نے جو نسب نامہ مرتب کیا ہے اس میں ان سے امام الدین کے والد کا نام سہواً نصیر الدین لکھا گیا ہے حالانکہ حضرات القدس اور لطائف المدینہ کے مطابق ان کے والد کا نام نور الدین ہے (رک حاشیہ ۳) اب پورا شجرہ نسب ملاحظہ ہو:

(۱) مخدوم عبدالاحد بن (۲) زین العابدین (۳) عبدالحی (۴) محمد (۵) حبیب اللہ (۶) امام رفیع الدین (۷) نور الدین (۸) نصیر الدین (۹) سلیمان (۱۰) یوسف (۱۱) اسحاق (۱۲) عبداللہ (۱۳) شعیب (۱۴) احمد (۱۵) یوسف (۱۶) شہاب الدین علی فرخ شاہ (۱۷) نصیر الدین (۱۸) محمود (۱۹) سلیمان (۲۰) مسعود (۲۱) عبداللہ واعظ اصغر (۲۲) عبداللہ واعظ اکبر (۲۳) ابوالفتح (۲۴) اسحٰق (۲۵) ابراہیم (۲۶) ناصر (۲۷) عبداللہ (۲۸) عمر (۲۹) حفص

(۳۰) عاصم (۳۱) ابوعبدالرحمٰن عبداللہ[۱] (۳۲) امیر المومنین عمر فاروق[۲]

۱۰۔ فتاوٰی التاتارخانیہ‘ عالم بن عُلا (ف ۷۸۶ھ) کی تالیف ہے جو عربی زبان میں ہے‘ غیاث الدین تغلق کے عہد کے ایک علم پرور امیر تاتارخان کے ایما پر انہوں نے فقہ حنفی کے مطابق مسائلِ فقہ پر ابواب وفصول مرتب کر کے اسے باقاعدہ اسلامی قانون کی شکل دی اس وجہ سے یہ کتاب بہت مقبول اور متداول ہوئی‘ قاضی مولانا سجاد حسین مرحوم نے اسے ایڈٹ کیا ہے اور وزارت معارف والثقافۃ حکومت ہند دہلی سے اب تک اس کی پانچ جلدیں طبع ہوئی ہیں۔

۱۱۔ نسبت الخبر ئیہ کا سراغ کتب انساب میں نہیں مل سکا‘ علامہ عبدالکریم سمعانی نے کتاب الانساب میں حضرت عمر کی نسبت العدوی ہی دی ہے (۹/ ۲۵۱) الخبر ئیہ نام کی کوئی نسبت سمعانی کے ہاں موجود نہیں ہے اور فتاوٰی تاتارخانیہ کی ابھی تک وہ فصل (الوصایا) جس کا حوالہ حضرت وحدت نے دیا ہے شائع نہیں ہوئی۔

۱۲۔ خواجہ ابوعلی فارمدی کے بعد خواجہ ابوالقاسم کرکانی (ف ۴۵۰ھ/ ۱۰۵۸ء) کا نام آنا چاہیے تھا لیکن خواجہ فارمدی شیخ ابوالقاسم کرکانی اور شیخ ابوالحسن خرقانی (۴۷۷ھ/ ۱۰۸۴ء) دونوں سے فیض یاب ہوئے تھے اس لیے اگر خواجہ کرکانی کا نام درمیان میں نہیں آیا تو اس سے شجرہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا (رک مقاماتِ معصومی ۱۳/۳۰/۴)

۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ان شجرات اور ہر اسم مبارک کی تحقیق واحوال کے لیے مقاماتِ معصومی کی چوتھی جلد ملاحظہ کریں جو تعلیقات وتوضیحات پر مشتمل ہے۔

۱۔ حضرت عبداللہ کے تیرہ فرزند تھے ان میں سب سے چھوٹے عاصم تھے (جواہر معصومیہ ۴‘ مقامات خیر ۳۰)

۲۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ۹ صاحبزادے تھے جن میں فرزند اکبر عبداللہ تھے (ایضاً)

۱۶۔ خلاصۃ المناقب میر سید علی ہمدانی کشمیری کے حالات پر ہے جو نور الدین جعفر بدخشی کی تالیف ہے سیدہ اشرف ظفر نے اس کا فارسی متن مرتب کیا جو مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد سے ۱۹۹۵ء کو شائع ہوا۔

۱۷۔ مصافحہ میں شامل اسماء کی تحقیق کے لیے ملاحظہ ہو مقاماتِ معصومی کی جلد چہارم

۱۸۔۱۹۔ ان اسناد میں شامل اسماء رجال و کتب پر توضیحی اشارات کے لیے دیکھیے مقاماتِ معصومی جلد چہارم۔

۲۰۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے حضرت خواجہ محمد سعید کو جو بشارات دی تھیں وہ زیادہ تر مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی اور چند بشارات زبدۃ المقامات اور حضرات القدس میں بھی درج ہوئی ہیں۔

۲۱۔ حضرت وحدت نے یہاں اتنے اختصار سے کام لیا ہے کہ تاویلات کی آپ کے مکتوبات (سعیدیہ) سے ازسرنو توضیحات کی ضرورت ہے' مکتوبات سعیدیہ میں دس ایسے مکاتیب ہیں جن کا موضوع ہی آیات کریمہ کی تاویلات ہے ملاحظہ ہو مکتوب نمبر ۸'۹'۱۱'۱۲'۱۶'۱۹'۲۰'۲۲'۵۲'۸۹'

۲۲۔ ملاحظہ ہو مقالہ اول شجرۂ نسب

۲۳۔ ایضاً

۲۴۔ شیخ شرف الدین بو علی قلندر پانی پتی (ف ۷۲۴ھ) رک اخبار الاخیار ۱۲۰۔۱۲۲' گلزار ابرار ۱۰۰۔۱۰۱' حدیقۃ الاولیا ۸۲

۲۵۔ شیخ شمس الدین ترک پانی پتی (ف ۷۱۵ھ) رک سیر الاقطاب ۱۸۴۔۱۹۷' خزینۃ الاصفیاء ۱/ ۳۲۱۔۳۲۵

۲۶۔ حضرت خواجہ باقی باللہ (۹۷۲۔۱۰۱۲ھ/ ۱۵۶۴۔۱۶۰۳ء) رک زبدۃ المقامات (فصل اول)' حضرات القدس (جلد اول)' مقامات معصومی ۴/ ۳۰/ ۹

۲۷۔ سلطان المشائخ نظام الدین اولیا (ف ۷۲۵ھ)

۲۸۔ شیخ نصیر الدین محمود (چراغ دہلی) ف ۷۵۷ھ (خیر المجالس، مقدمہ خلیق احمد نظامی)

۲۹۔ شیخ صلاح الدین سہروردی کے حالات ہمیں مروجہ کتب میں نہیں مل سکے۔

۳۰۔ امیر نعمان بدخشی اکبرآبادی خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی (زبدۃ المقامات)

۳۱۔ خواجہ محمد ہاشم کشمی بدخشی صاحب زبدۃ المقامات وخلیفہ حضرت مجدد الف ثانی (جواہر ہاشمیہ مطبوعہ حیدرآباد دکن)

۳۲۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (ف ۶۳۳ھ) رک اخبار الاخیار ۲۵، سیر الاولیا ۴۵۔۶۶

۳۳۔ امیر خسرو (ف ۷۲۵ھ)

۳۴۔ شیخ عبدالحی سے مراد شیخ عبدالحی بن خواجہ چاکر حصاری ہیں، جو حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ اور مکتوبات حضرت مجدد کی جلد دوم کے جامع ہیں۔
(زبدۃ المقامات، حضرات القدس)

۳۵۔ شیخ محمد جان کے حالات محولہ تذکروں میں نہیں مل سکے۔

۳۶۔ شیخ محمد فضل اللہ سے مراد حضرت خواجہ محمد سعید کے بھانجے اور حضرت مجدد الف ثانی کے نواسے ہیں یعنی شیخ محمد فضل اللہ بن قاضی عبدالقادر بن شیخ محمد امین بن عبدالرزاق بن مخدوم عبدالاحد (والد حضرت مجدد الف ثانی) حضرت مجدد الف ثانی کی صاحبزادی خدیجہ کے بطن سے تھے (مقاماتِ معصومی جلد اول، سوم ۳۶۲۔۴۰۰)

۳۷۔ شیخ محمد باقر لاہوری (وفات حدود ۱۱۰۹ھ) حضرت خواجہ محمد معصوم کے خلیفہ تھے حضرت خواجہ نے انہیں صرف اورنگزیب کی تعلیم و تربیت کے لیے خلافت دے کر اورنگزیب کے پاس بھیجا تھا (مقامات معصومی ۳/۴۵۲۔۴۵۵)

۳۸۔ محمد فرخ سے مراد حضرت خواجہ محمد سعید کے فرزند گرامی اور ذی علم بزرگ علامہ

محمد فرخ ہیں جو متعدد کتابوں کے مولف تھے ۱۱۲۱ھ کو وصال ہوا (مقامات معصومی ۳/۴۰۵۔۴۰۷)

۳۹۔ شیخ بدیع الدین بھی حضرت خواجہ محمد سعید کے فرزند تھے۔

۴۰۔ شیخ علی شاذلی (۶۵۶۔۵۹۱ھ/ ۱۲۵۸۔۱۱۹۰ء) علی بن عبداللہ شاذلی سلسلہ شاذلیہ انہی سے منسوب ہے (معجم المولفین ۷/ ۱۳۷)

۴۱۔ شیخ مجدالدین فیروز آبادی (۷۲۹۔۸۱۷ھ)

۴۲۔ قاموس المحیط' مشہور عربی لغت ہے متعدد مرتبہ طبع ہو چکی ہے
(معجم المطبوعات العربیہ ۱۴۷۰)

۴۳۔ شیخ سعدالدین محمد' حضرت خواجہ محمد سعید کے فرزند گرامی تھے۔

۴۴۔ لطف اللہ محمد' حضرت خواجہ محمد سعید کے صاحبزادے تھے (مقاماتِ معصومی ۳/ ۴۰۹)

۴۵۔ شیخ تاج سے مراد شیخ تاج الدین سنبھلی (ف ۱۰۵۰ھ) ہیں جو حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے خلیفہ تھے' عربستان میں سلسلہ نقشبندیہ کی تبلیغ میں اہم کردار ادا کیا (خلاصۃ الاثر ا/۴۶۴۔۴۷۰)

۴۶۔ شیخ باقر محمد بن شیخ بدرالدین سرہندی کے حالات ہمیں تا حال معلوم نہیں ہیں' شیخ بدر الدین کے فرزندوں میں سے ملا محمد شاکر (مترجم حسنات الحرمین) اور ملا محمد افضل کے نام ہم نے حسنات الحرمین کے مقدمے میں لکھے ہیں (ص ۶۰) شیخ محمد امین بدخشی نے نتائج الحرمین (۳/۲۹۳۔اُب) میں لکھا ہے شیخ بدرالدین کے فرزندوں نے حضرات مجددیہ کے مناقب اور کرامات میں رسائل لکھے ہیں۔

ماخذ مقدمہ و تعلیقات

مخطوطات

۱۔ اجملی، محمد میرن جان نقشبندی: خازن الشعراء، مخزونہ کتب خانہ انڈیا آفس، لندن نمبر 1.0.3899 روٹوگراف مملوکہ جناب مشفق خواجہ، کراچی

۲۔ ظفر، رائے ٹیکارام، گلزار مضامین (بسال ۱۱۹۹ھ)

۳۔ محمد اعظم دیدہ مری: فیض مراد (احوال و آثار شیخ، محمد مراد تنگ کشمیری (ف ۱۱۳۱ھ) مخزونہ کتابخانہ مرکزی پنجاب یونیورسٹی لاہور (ذخیرۂ شیرانی)

۴۔ محمد امین بدخشی: نتائج الحرمین (احوال شیخ آدم بنوڑی) جلد سوم خطی، مخزونہ کتابخانہ انڈیا آفس لندن، نمبر 652

۵۔ محمد مراد تنگ کشمیری: تحفۃ الفقراء مرتبہ محمد اقبال مجددی (زیرطبع)

۶۔ ایضاً تحقیقات، مخزونہ کتابخانہ خانقاہ نقشبندیہ سراجیہ، کندیاں ضلع میانوالی، پاکستان

۷۔ ایضاً: حسنات المقربین، کتابخانہ مرکزی لینن گراڈ، روس

۸۔ وحدت، عبدالاحد سرہندی، شیخ: چہار چمن، مخزونہ کتابخانہ خانقاہ سراجیہ، کندیاں

۹۔ ایضاً: مجموعۂ رسائل وحدت، ذخیرۂ شیفتہ، مخزونہ مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی، علی گڈھ

مطبوعات عربی

۱۰۔ ابن حجر، احمد بن علی عسقلانی: تقریب التہذیب (مبنی بر خطی نسخہ بخط مولف) مرتبہ مصطفیٰ عبدالقادر عطا، بیروت، ۱۹۹۳ء

۱۱۔ خزرجی، صفی الدین احمد: خلاصہ تذھیب تہذیب الکمال مرتبہ محمود عبدالوہاب فاید، قاھرہ، ۱۹۷۲ء

۱۱۔ ذہبی، ابی عبداللہ محمد: میزان الاعتدال مرتبہ علی محمد البجاوی، قاہرہ ۱۹۶۳ء
۱۲۔ سرکیس، یوسف لیان: معجم المطبوعات العربیہ والمعربہ، قاہرہ ۱۹۲۸ء
۱۳۔ عالم بن علاء: فتاوٰی تاتارخانیہ مرتبہ قاضی سجاد حسین، دہلی ۱۹۸۴ء و بہ بعد
۱۴۔ عبدالحی حسنی: نزہتہ الخواطر، حیدرآباد، دکن، دائرۃ المعارف العثمانیہ، ۱۹۶۲۔۱۹۷۰ء
۱۵۔ عبدالکریم سمعانی: الانساب مرتبہ ابوعبدالرحمٰن معلّمی، حیدرآباد، دکن، عثمانیہ، ۱۹۶۳۔۱۹۸۱ء
۱۶۔ عبدالمجید خانی خالدی: الحدائق الوردیہ، قاہرہ۔ ۱۳۰۸ھ
۱۷۔ کحالہ، عمر رضا: معجم المولفین، (طبع عکسی) بیروت، ۱۹۵۷ء
۱۸۔ محبی، محمد بن فضل اللہ: خلاصتہ الاثر، بیروت (طبع عکسی، س ن)
۱۹۔ مرادی، محمد خلیل: سلک الدرر، بغداد، مکتبۃ المثنیٰ، (س ن)
۲۰۔ یٰسین بن ابراہیم سنھوتی: الانوار القدسیہ، قاہرہ، ۱۳۱۰ھ

مطبوعاتِ فارسی

۲۱۔ آزاد، غلام علی بلگرامی: خزانۂ عامرہ، لکھنو، مطبع نولکشور، ۱۸۷۱ء
۲۲۔ ایضاً: مآثر الکرام، لاہور، مکتبہ احیاء العلوم الشرقیہ، ۱۹۷۱ء
۲۳۔ ایضاً: سروآزاد مرتبہ عبداللہ خان و عبدالحق، حیدرآباد دکن، ۱۹۱۳ء
۲۴۔ احمد ابوالخیر مکی: ہدیۂ احمدیہ (انساب اولاد حضرت مجدد الف ثانی)، کانپور، ۱۳۱۳ھ
۲۵۔ احمد منزوی: فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان اسلام آباد، ۱۴ جلدیں
۲۶۔ اخلاص، کشن چند: ہمیشہ بہار (تذکرہ شعرائے فارسی) مرتبہ وحید قریشی، کراچی ۱۹۷۳ء
۲۷۔ الہدیہ چشتی: سیر الاقطاب، لکھنو، مطبع نولکشور، ۱۹۱۳ء

۲۸۔ ایمان، رحم علی خان: تذکرہ منتخب اللطائف مرتبہ محمد رضا جلالی نائینی و امیر حسن عابدی، تہران، ایران، ۱۳۴۹ش

۲۹۔ امیر خورد کرمانی: سیر الاولیاء، دہلی، مطبع رضوی، ۱۳۰۲ھ

۳۰۔ باقی باللہ، خواجہ: کلیات خواجہ باقی باللہ مرتبہ برہان احمد فاروقی و ابوالحسن زید فاروقی، لاہور، ۱۹۶۷ء

۳۱۔ بختاور خان: مرأۃ العالم مرتبہ ساجدہ علوی، لاہور، ۱۹۷۹ء

۳۲۔ تسبیحی، محمد حسین: کتابخانہ ہائی پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۷۷ء

۳۳۔ حارثی، محمد بن رستم: تاریخ محمدی مرتبہ امتیاز علی خان عرشی، علی گڈھ ۱۹۶۰ء

۳۴۔ حمید شاعر قلندر: خیر المجالس مرتبہ خلیق احمد نظامی، علی گڈھ ۱۹۵۹ء

۳۵۔ خادم، احمد علی ہاشمی سندیلوی: مخزن الغرائب مرتبہ محمد باقر، لاہور، ج اول دوم ۱۹۶۸۔ ۱۹۷۰ء، سوم، چہارم، پنجم، اسلام آباد ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲ش

۳۶۔ خوشگو، بندرابن داس: سفینۂ خوشگو مرتبہ عطاء الرحمٰن کاکوی، پٹنہ، ۱۹۵۹ء

۳۷۔ دانش پژوہ، محمد تقی، فہرست میکروفلمہای کتابخانہ مرکزی دانشگاہ تہران (۳ جلد)، تہران، ایران، ۱۳۴۸۔ ۱۳۶۳ش

۳۸۔ سجاول، اخوند عبدالحق سرہندی: مسائل شرح وقایہ، دہلی، مطبع مرتضوی، ۱۲۸۵ھ

۳۹۔ سیف الدین سرہندی، خواجہ: مکتوبات مرتبہ غلام مصطفیٰ خان، کراچی، (س ن)

۴۰۔ شوق، قدرت اللہ، طبقات الشعراء مرتبہ نثار احمد فاروقی لاہور، ۱۹۶۸ء

۴۱۔ صبا، محمد مظفر حسین: روز روشن، تہران، ۱۳۴۳ش

۴۲۔ صفر احمد معصومی سرہندی: مقامات معصومی تحقیق و تعلیق و ترجمہ محمد اقبال مجددی، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۰۴ء

۴۳۔ عارف نوشاہی سید: فہرست نسخہ ہائی خطی فارسی موزہ ملی پاکستان، اسلام آباد ۱۹۸۳ء

۴۴۔عبدالحق محدث دہلوی، شیخ: اخبار الاخیار، دہلی، مطبع مجتبائی، ۱۳۳۲ھ
۴۵۔غلام علی، دہلوی، شاہ: سبعہ سیارہ (مجموعہ رسائل)، مطبع علوی، ۱۲۸۴ھ
۴۶۔فقیر اللہ علوی شکارپوری: مکتوبات جامع محمد فاضل انصاری، لاہور، مطبع اسلامیہ، ۱۹۱۹ء
۴۷۔قاسم، قدرت اللہ: مجموعہ نغز، مرتبہ حافظ محمود شیرانی، لاہور، ۱۹۳۳ء
۴۸۔گوپاموی، قدرت اللہ: نتائج الافکار، بمبئی، ۱۳۳۶ش
۴۹۔مجدد الف ثانی احمد سرہندی، شیخ: مکتوبات مرتبہ نور احمد امرتسری، امرتسر ۱۳۳۴ھ
۵۰۔محمد اعظم دیدہ مری، تاریخ کشمیر مرتبہ سعادت کشمیری، کشمیر، ۱۳۵۵ھ
۵۱۔محمد سعید سرہندی، خواجہ: مکتوبات جامع علامہ محمد فرخ، لاہور، ۱۳۸۵ھ
۵۲۔محمد فضل اللہ قندھاری: عمدۃ المقامات، استنبول، ترکی، ۱۹۹۶ء
۵۳۔محمد کاظم شیرازی: عالمگیر نامہ، کلکتہ، ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال، ۱۸۶۸ء
۵۴۔محمد مظہر مجددی مہاجر مدنی: مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ، دہلی، اکمل المطابع، ۱۲۷۷ھ
۵۵۔محمد معصوم سرہندی، خواجہ: مکتوبات معصومیہ، جلد اول، کانپور، ۱۳۰۴ھ، جلد دوم لدھیانہ، ۱۳۳۴ھ، جلد سوم مرتبہ نور احمد امرتسری، امرتسر، ۱۳۴۰ھ
۵۶۔محمد نقشبند ثانی، حجۃ اللہ: وسیلۃ القبول الی اللہ والرسول، مرتبہ غلام مصطفیٰ خان، حیدرآباد سندھ، ۱۹۶۳ء
۵۷۔محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، لکھنؤ، مطبع نولکشور، ۱۳۰۷ھ
۵۸۔مروج الشریعت، عبیداللہ: حسنات الحرمین، تحقیق و ترجمہ محمد اقبال مجددی، موسیٰ زئی، ڈیرہ اسماعیل خان، خانقاہ احمدیہ سعیدیہ، مکتبہ سراجیہ، ۱۹۸۱ء
۵۹۔میرزا، محمد اصلح: تذکرہ شعراء کشمیر مرتبہ حسام الدین راشدی، لاہور۔

۱+۱۳۴۲اش
۶۰۔میر تقی میر: نکات الشعراء مرتبہ عبدالحق، طبع دوم مرتبہ محمود الٰہی، لکھنؤ ۱۹۸۴ء
۶۱۔نورالحسن خان: نگارستان سخن، بھوپال، ۱۲۹۳ء
۶۲۔نورالدین جعفر بدخشی: خلاصۃ المناقب مرتبہ سیدہ اشرف ظفر، اسلام آباد، ۱۹۹۵ء
۶۳۔نعیم اللہ بہرائچی: معمولات مظہریہ، کانپور، مطبع نظامی، ۱۲۷۵ھ
۶۴۔وحدت، عبدالاحد سرہندی، شیخ: گلشن وحدت مرتبہ عبداللہ جان فاروقی، کراچی، ۱۹۶۶ء
۶۵۔ایضاً: کحل الجواہر (مشمولہ بطور ضمیمہ کنز الہدایات مرتبہ نور احمد امرتسری)، امرتسر، ۱۳۳۵ھ
۶۶۔ایضاً: سبیل الرشاد مرتبہ غلام مصطفیٰ خان، حیدرآباد، سندھ، ۱۹۷۸ء
۶۷۔ولی اللہ محدث دہلوی: انفاس العارفین، دہلی، مطبع مجتبائی، ۱۳۳۵ھ

مطبوعاتِ اردو

۶۸۔احمد حسین خان امروہوی: جواہر معصومیہ، لاہور (س ن)
۶۹۔اختر محمد خان رام پوری: جواہر ہاشمیہ (سوانح خواجہ محمد ہاشم کشمی)، حیدرآباد دکن (س ن)
۷۰۔ادریس احمد، سرہند میں فارسی ادب، دہلی ۱۹۸۸ء
۷۱۔بدرالدین سرہندی: حضرات القدس اردو ترجمہ غلام مصطفیٰ خان، اسلام آباد، ۱۹۸۴ء
۷۲۔جالبی، جمیل: تاریخ ادب اردو، لاہور، مجلس ترقی ادب، ۱۹۸۴ء
۷۳۔چغتائی، محمد اکرام: مائل دہلوی کا ایک اہم تاریخی قطعہ، مقالہ مشمولہ فنون، (لاہور، ج ۴، ش ۲، نمبر ۷ دسمبر ۱۹۶۶ء، ص ۲۳۷۔۲۴۵)

۷۴۔خالد محمود (مرتب) مکتوبات ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان' حیدر آباد' سندھ' ۱۹۹۹ء
۷۵۔خیالی' محمد نعیم اللہ: معارف مکتوبات امام ربانی' دہلی' ۲۰۰۲ء
۷۶۔رافت' رؤف احمد مجددی: جواہر علویہ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ)' لاہور (س۔ن)
۷۷۔زید' ابوالحسن فاروقی: مقاماتِ خیر' دہلی' ۱۳۹۲ھ
۷۸۔شائستہ خان: فہرست مخطوطات فارسی رضا لائبریری رام پور' پٹنہ' ۱۹۹۵ء
۷۹۔شمس الدین احمد: حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ' سری نگر' ۲۰۰۱ء
۸۰۔شمس اللہ قادری: امرائے پائیگاہ' مقالہ مشمولہ تاریخ' حیدر آباد' دکن' (ج ۴' ح ۲۔۳' ستمبر تا دسمبر ۱۹۴۰ء)
O۔شوکت علی خان (مرتب): قصر العلم' ٹونک' ۱۹۸۰ء
۸۱۔غلام علی دہلوی شیخ: مقاماتِ مظہری' تحقیق و تعلیق و ترجمہ محمد اقبال مجددی' لاہور ۲۰۰۱ء
۸۲۔غوثی مانڈوی: گلزار ابرار ترجمہ فضل احمد جیوری' لاہور' ۱۳۹۵ھ
۸۳۔فوق' محمد دین: تاریخ کشمیر' لاہور' ۱۹۱۰ء
۸۴۔قیصر امروہوی: فہرست مخطوطات ذخیرۂ شیفتہ' مولانا آزاد لائبریری' مسلم یونیورسٹی علی گڈھ' علی گڈھ' ۱۹۸۲ء
۸۵۔کمال الدین محمد احسان: روضۃ القیومیہ' لاہور' ۱۳۳۵ھ
۸۶۔مالک رام: تلامذہ غالب' دہلی' ۱۹۸۴ء
۸۷۔محمد اسلم پسروری: فرحت الناظرین ترجمہ و حواشی محمد ایوب قادری' کراچی' ۱۹۷۳ء
۸۸۔محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات ترجمہ غلام مصطفیٰ خان' سیالکوٹ' ۱۴۰۷ھ
۸۹۔نجیب اشرف ندوی: مقدمہ رقعات عالمگیر' اعظم گڈھ' دار المصنفین' ۱۹۳۰ء

۹۰۔نورالحسن انصاری: فارسی ادب بعہد اورنگزیب، دہلی ۱۹۶۹ء

۹۱۔ولی دکنی: کلیات ولی، مرتبہ نورالحسن ہاشمی، لکھنؤ اتر پردیش اردو اکیڈمی ۱۹۸۹ء

مطبوعات انگریزی

92-Kirpal Singh : Life of Mahraja Ala Singh of Patiala, Amritsar, 1954.

93-Marshall, D.N: Mughals in india, Bombay.

94-Rieu, Ch: Cat. of persian manuscripts in the British Museum, London, 1883.

95-Storey, C.A: Persian literature, London 1970-72

شجرات وعکسیات

(ماخوذ از ہدیہ احمدیہ ۳۲-۳۳)

- عنایت اللہ
  - عطاء النبی
    - رسول النبی
      - ہدایت النبی
        - عزیز الرحمٰن
        - زمرد رحمان
      - تقی النبی (لاولد)
      - مجید النبی
      - علی النبی
      - منیب النبی
    - امۃ النساء
    - امۃ الباقی
  - ضیاء النبی
    - مصباح النبی
    - احمد نبی (لاولد)
    - سراج النبی
      - غلام مرتضیٰ میاں ملا (لاولد)
      - سعید النبی
        - وحید النبی
          - فرید النبی
        - فاطمہ بیگم
    - حبیب النبی
      - رشید النبی
        - امۃ الکریم
      - ولی النبی
        - خلیل النبی
        - حسیب النبی
        - عزیز النبی
        - شفیق النبی
        - امۃ الولی
        - امۃ الغنی
      - لطیف النبی
        - امۃ الحلیم
        - امۃ الحکیم
      - حمید النبی
        - مجیب النبی
        - امۃ الجلیل
        - امۃ الحسیب
      - امۃ الرحمٰن
    - موتی بیگم
    - امۃ النبی
    - امیر بیگم
  - نور النبی
    - ظہور النبی
    - دلیل الرحمٰن
    - فضل الرحمٰن
    - عزیز الرحمٰن
    - عبد الرحمٰن
    - نور الرحمٰن
    - مری بیگم
    - قدسی بیگم
  - عبد اللہ
  - احمد شاہ (لاولد)
  - بی بی امۃ اللہ

(ماخوذ از ہدیہ احمدیہ ۹، ۱۸۰۔۱۱۹ وانساب الانجاب ۱۶)

علامہ مولوی محمد فرخ شاہ بن خواجہ سعید بن حضرت مجدد الف ثانی
شاہ علی رضا
محمد اسد اللہ (لاولد)
محمد ارشد
محمد ضیاء اللہ
فاضلہ بانو (منسوب بہ عبدالحق بن عبداللہ بن حضرت خواجہ محمد سعید)
مکرمتہ النساء (منسوب بہ محمد رضا بن فقیر اللہ بن حضرت شاہ محمد یحییٰ)
منیفہ خانم (منسوب بہ ضیاء احمد بن فقیر اللہ بن شاہ محمد یحییٰ)
محمد شاہ
وجہ اللہ
شیخ محمدی
بدر عالم
محمد مکی
قوام الدین
ام کلثوم
رقیہ
بی بی قریشیہ
صالحہ
عابدہ (منسوب بہ محبوب بن ید اللہ)
بخشی بیگم (منسوب بہ شاہ معصوم بن نیاز معصوم)
روح اللہ
سیف الدین ستغنی
محمد علی
نور اللہ
دختر
احمد شاہ
محمد شاہ
نجم النساء
کریم النساء (منسوب بہ امام الدین بن سراج الدین)
اکبر شاہ (لاولد)
جہاں شاہ (لاولد)
عظیم شاہ
رقیہ
بی بی حسن جہاں
محمود شاہ
غلام علی
فاطمہ
خدیجہ
عصمتہ
جان
محمد شریف
معصوم شاہ
پسر
رحیم شاہ
کریم شاہ
نعیم شاہ
ہنراج بیگم
جمیلہ
صدیقی
راحت بیگم
لطیف احمد
محمد یوسف
محمد اسحٰق
بی بی مرشد
امتہ الحکیم
اسدی
شفیع احمد
حبیب النساء
لجیب النساء
حسین احمد
امتہ البصیر
فاروقی بیگم

ماخوذ از ہدیۂ احمدیہ ۱۰-۱۸
انساب الانجاب ۱۲-۱۶
تذکرہ کاملان رام پور از احمد علی شوق

حضرت وحدت بن خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی
محمد ابو حنیف
محمد جواد
محمد نقی
نور الحق
حدیقہ (منسوب بہ فقیر احمد بن شاہ محمد یحییٰ)
عطر گل (منسوب بہ عصمت اللہ بن محمد یعقوب بن خواجہ محمد سعید)
آفتاب خانم (منسوب بہ اہل اللہ بخاری نواسۂ حضرت خواجہ محمد سعید)
محمد زکی
محمد میر (لاولد)
ستارہ خانم (منسوب بہ نور الاحد بن شیخ فقیر اللہ مذکور)
محمد انوار اللہ
راشدہ
محمد ی عرف شاہ بھیکہ
شاہ پیر
بی بی دینی
ظہورہ
مخلوقہ
احمدیہ
محمدیہ
سعیدیہ
نور الاخیار
نور الابصار
غلام احمد
بی بی عیش
عشرت
احمد بخش
محبوب شاہ
امیر النساء
رفیع النساء
محمد شاہ
غلام مصطفیٰ
ایوب شاہ
محمود شاہ
حامد شاہ
انور شاہ
خدیجہ
نظیر احمد
رحیم احمد
رزاق احمد
گمانی بیگم
مجید احمد
شفیق احمد
امتہ الشکور
کریم احمد
حکیم احمد
برخوردار بیگم
مسعود بیگم
دھومی بیگم
احمد شاہ
جہان شاہ
سید شاہ
بسم اللہ بیگم
ارشاد بیگم
عثمان شاہ

احمد بخش

امام بخش — محمد بخش — سعید احمد — بخشی بیگم

عباس علی — کفایت علی — زین العابدین — رسول النبی

نصیرالدین — مشرف بیگم — اشرف بیگم

مصباح الدین

حمید احمد — نور حسین — بگہ بیگم — درنجف — محمدیہ

روٴف الراشدین

مجید احمد — رشید احمد — عزیز احمد — عطاء احمد — حبیب احمد — حفیظ احمد — امتہ العلیم — امتہ الحلیم — بسم اللہ بیگم — امتہ القدوس — امتہ الحکیم

رفیع الراشدین — بی بی لاڈلی — علی جان — حبیب الراشدین — امتہ الغفور — امت الحبیب — بدر النساء — نبی الراشدین — شفیع الراشدین — مجیب الراشدین — صالحہ

(ماخوذ از ہدیہ احمدیہ ۱۹۔۲۷)

(ماخوذ از ہدیہ احمدیہ ۲۷-۲۹)
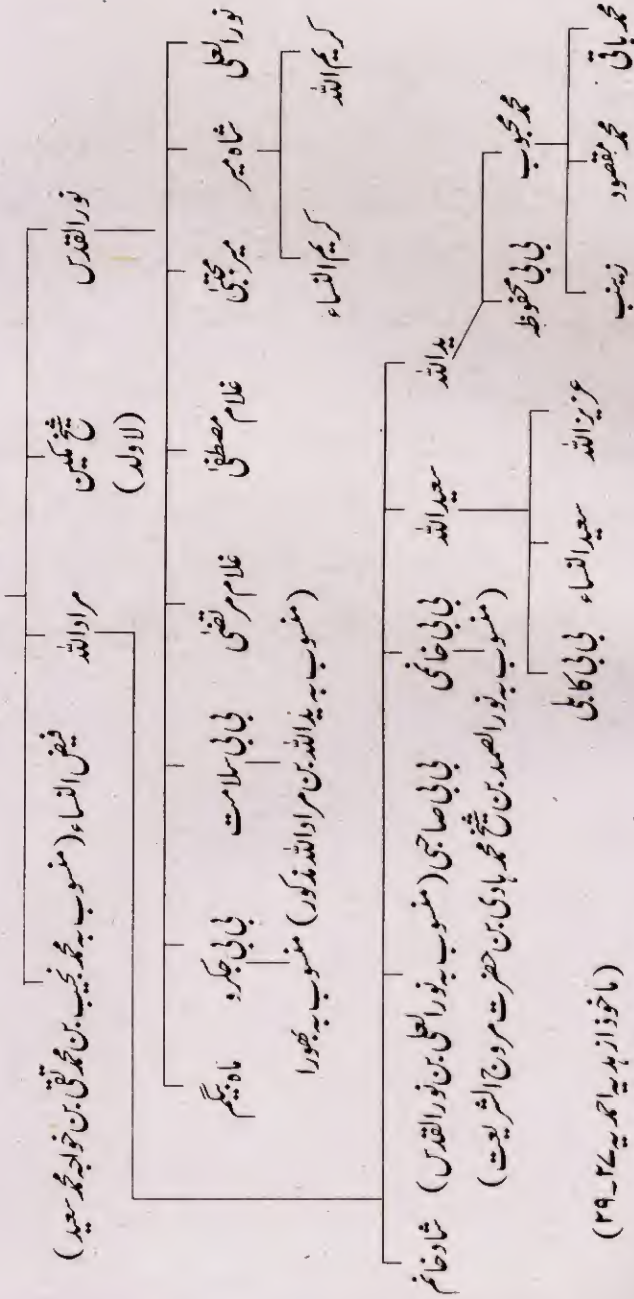
کہ بشیخ محمد سعید و شیخ محمد معصوم نوشته محمد و نصلع از جانب

این نیاز مند نیرین خلایق بدرگاه حضرت واهب العطیات بحقایق معارف آگاه

وفضایل و کمالات دستگاه شیخ محمد سعید سلام و عافیت انجام رسد آنچه از تجدد

و نصرت یافتن آن لشکر اسلام بر اعداء دین بظهور آمده بسمع شریف

رسیده باشند از دست زبان که برآمد کز عهدهٔ شکرش برآید که چون ظلمت

شب بمیان جان آن سیه روی در آمد نیم جان بهزار نکبت از معرکه بیرون برد

لشکر ای بعاقبت آن بی عاقبت تعین گشته امید از فضل بخشنده

بی منت آنست که بزودی اسیر گردد توقع که این خیرخواه علیا دالله ابد عا سلامت

داین وجه بنشانیهن در مظان اجابت یاد می نموده باشند و السلام و بعضلت بناه

شیخ محمد معصوم و شیخ محمد یحیی سلام عافیت انجام برسد والسلام و الاکرام

اورنگ زیب کا ایک غیر مطبوعہ خط جو اس نے داراشکوہ کو شکست دینے کے بعد خوشخبری کے طور پر حضرت خواجہ محمد سعیدؒ اور خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے نام سرہند ارسال کیا (خط کے متن کے لیے دیکھیے مقدمہ ہذا صفحہ ۱۹) ماخوذ از قلمی نسخہ، مکتوبات حضرت مجدد (آخری ورق) مخزونہ کتابخانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران، راولپنڈی۔ پاکستان۔ نمبر ۱۴۲۹۔ بتحقیق محمد اقبال مجددی

بسم الله الرحمن الرحیم حامداً ومصلیاً ومسلماً اما بعد از این اسیر نفس اماره [illegible]
مکتوب مرغوبت [illegible] نویسد از غفلت نفس خود که [illegible] تنبیه [illegible] نمیشود و دائم
دایم باید نشست و بر حال و مآل خود باید گریست اراده عزیمت این [illegible]
سبب خوش دلی است لعل الله یحدث بعد ذلک امرا والسلام [illegible]

کتابخانه گنج بخش
[illegible]

اورنگ زیب کا ایک غیر مطبوعہ خط حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی کے نام۔ عکس مبنی برخطی نسخہ مکتوباتِ حضرت مجدد (آخری ورق) مخزونہ کتابخانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان۔ راولپنڈی۔ نمبر ۱۴۲۹۔ بتحقیق محمد اقبال مجددی

لَطائِفُ المَدِینَة

(عکس مبنی بر نسخهٔ خطی منحصر بفرد)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام وارسله بشيرا ونذيرا الى كافة الانام
وعززه باخيار من الناس والكرام حتى صار الدين قيما الى يوم القيام وصلوات الله تعالى
وتسليماته عليه وعلى آله نجوم الظلام وصحبه بدور دار السلام اما بعد فيقول العبد الضعيف
المفتقر الى الله الصمد عبد الاحد انه التمس مني بعض اخوان الطريقة من اهل الطابة المقدسة
المنورة على ساكنها السلام والتحية لجمع بعض الانفاس واسانيد الحديث وطرق انتساب
وبيان المصافحة والنسب للامام العارفين غوث الواصلين قطب العلماء الراسخين قدوة
الكبراء الوارثين الواقف على تاويلات القرآنية وحقائقها المطلع على المتشابهات
الفرقانية ودقائقها رافع اعلام السنة السنية الرفيعة قامع آثار البدعة الشنيعة
القبيحة ذي الكرامات العظيمة الظاهرة والآيات المبينة الكريمة الباهرة ملجأ
اهل الكشف والتصوف منجا ارباب التوجه والتصرف فريد الدهر وحيد العصر
النحرير العلامة المحقق المتقن الفهامة المدقق المتنبه المنبئ بانواع الوعد والوعيد
الناطق بالكشف والالهام والنظر السديد الهادي للعباد الى رب العبيد
سيدنا ومولانا وبركتنا الشيخ محمد السعيد انار الله ظلام العالم بنوره وحمى احكام
الله بظهوره فسعد من سعى اليه وفاز من التجى لديه الفت اسعافا للمرام
رسالة حاوية لجميع ذلك وسميتها باللطائف المدنية ورتبتها على خمس
مقالات وخاتمة المقالة الاولى في بيان نسبه قدس الله سره العالي وبيان طريق انتسابه
الى مشايخ الطريقة وطرق اسانيده في الحديث والمصافحة والثانية في ايراد بعض
البشارات التي ظهرت من ابيه وشيخه القطب الرباني فيما نسخ بيده الكريمة
في مكاتيبه العالية في حقه والثالثة في ايراد بعض مكاتيبه الشريفة في تاويل بعض

الآيات

الآيات الفرقانية والرابعة في ذكر كلمات التي تتضمن على اسرار عظيمة سمعتها من حضرته
بلا واسطة الا قليلا منها فان سمعته لمن يوثق به في طريق اخو مين الشريفين ذلها
او رجوعا عن ما يجري استتاره من الغوامض كما اشير اليه في قول ابي هريرة رضي الله
حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وعائين فاما احدهما فبثثته واما الآخر
لو بثثته قطع منه هذا البلعوم رواه البخاري والخامسة في ايراد بعض كراماته وتصرفاته
والخاتمة في ايراد كلماته القدسية التي اخرجتها من كتابه في المسمى [illegible]
الحقائق الجامع لجمل من الدرجات والبشارات والمكاشفات المقالة
الاولى في بيان نسبه المنتهي الى امير المؤمنين سيدنا عمر بن الفاروق رضي الله تعالى
وبيان الطرق واسانيد الحديث وغيرها اما بيان نسبه فهكذا انه والد القطب
الرباني المجدد للالف الثاني شيخ الاسلام حجة الله على الانام آية الله الكبرى
راية الله العليا وارث المقامات المحمدية حامل الكمالات الاحمدية سيد الخاشعين بعد
امام العارفين بابيه فخر العترة الكرام شرف الفاروقية العظام قرة السلف الاوائل رئيس
الخلف الاماثل الشيخ احمد السرهندي قدس سره وهو ولد العارف الواصل الشيخ
عبد الاحد بن الشيخ زين العابدين بن الشيخ عبد الحي بن الشيخ محمد بن الشيخ حبيب الله
بن الشيخ العارف الرباني الامام الهمام رفيع الدين بن خواجه نور بن خواجه نصير
بن خواجه سليمان بن خواجه يوسف بن خواجه اسحاق بن خواجه عبد الله بن خواجه شعيب بن
خواجه احمد بن خواجه يوسف بن السلطان شهاب الدين علي المعروف
بفرخ شاه الكابلي بن خواجه نصير الدين بن خواجه محمود بن خواجه سليمان بن خواجه
مسعود بن خواجه عبد الله بن خواجه واعظ اكبر بن خواجه ابو الفتح بن خواجه اسحق بن

بن سيدنا ابراهيم بن سيدنا ناصر بن سيدنا عبد الله بن خليفة رسول الله امام المتقين
امير المؤمنين سيدنا ومولانا عمر الفاروق رضي الله عنه والعمرية نسبة الجزئية مع ما لغى صلى الله عليه
وعلى اله وسلم ايضا كما يفهم من نقطة التاتارخانية في الوصايا نفع الله المسلمين بالاصل
والفرع اما بيان انتسابه في الطريقة النقشبندية فمن ابيه وشيخه القطب الرباني والحبيب
السبحاني الشيخ احمد العمري وهو عن القطب الرباني امامنا خواجه محمد الباقي وهو عن
القطب الرباني مولانا خواجكي الامكنكي وهو من القطب الرباني مولانا خواجه درويش محمد الولي وهو عن
القطب الرباني مولانا خواجه زاهد الولي وهو عن القطب الرباني خواجه عبيد الله المعروف بخواجه
احرار وهو عن القطب الرباني مولانا خواجه يعقوب وهو عن الخليفة الرحماني السر السبحاني الغوث
الصمداني خواجه بهاء الدين الشهير بالنقشبند قدس الله سره الاقدس وهو عن القطب الرباني
خواجه امير كلال وهو عن القطب الرباني محمد السماسي المعروف بخواجه بابا وهو عن القطب الرباني
خواجه علي الراميتني وهو عن القطب الرباني خواجه محمود الانجير فغنوي وهو عن القطب الرباني
خواجه عارف الريوكري وهو عن القطب الرباني خواجه عبد الخالق الغجدواني وهو عن القطب الرباني
خواجه يوسف الهمداني وهو عن القطب الرباني ابي علي الفارمدي وهو عن القطب الرباني الشيخ
ابي الحسن الخرقاني وهو عن القطب الرباني ابي يزيد طيفور البسطامي وهو عن الامام الهمام
جعفر الصادق سبط حبيب الله وهو عن جده من قبل الام الامام القاسم بن محمد بن ابي بكر
الصديق خير الاخيار وهو عن حضرت سيد المرسلين خاتم النبيين النبي المصطفى والرسول
المجتبى عليه وعلى آله الصلوات والتسليمات العلى واما انتسابه في الطريقة القادرية فمن
هذا الطريق انه لبس الخرقة القادرية من ابيه وشيخه مجدد الالف الثاني الشيخ احمد
العمري قدس سره وايضا من يد الشاه سكندر ابن الشاه كدا قدس سرهما لبسا من

الشاہ اسکندر وہو من جدہ قدوۃ الاکمل الشاہ کمال وہو من شیخہ الشاہ فضیل وہو
من شیخہ السید کدا رحمن ثانی بن السید ابی الحسن وہو من شیخہ قطب العالم شمس الدین صحرائی وہو
من شیخہ وہو من شیخہ قطب العالم السید عقیل وہو من شیخہ قطب العالم السید شرف الدین القتال
وہو من شیخہ سید السادات الشاہ عبد الرزاق وہو من شیخہ القطب الربانی المحبوب الصمدانی
غوث الثقلین الثائر السید محی الدین محمد الشاہ عبد القادر جیلانی وہو من ابیہ وشیخہ قطب
العالم سید السادات الشاہ ابی صالح وہو من شیخہ السید موسی جنگی دوست وہو من شیخہ السید
عبد اللہ وہو من شیخہ قطب العالم السید داؤد وہو لبس من ابیہ وشیخہ الشاہ السید موسی
وہو من ابیہ قطب العالم الشاہ عبد اللہ المورث وہو من ابیہ قطب العالم الشاہ موسی الجون
وہو من ابیہ الشاہ عبد اللہ المحض وہو من ابیہ سید السادات جامع البرکات الحسن المثنی
وہو من ابیہ امام المومنین قدوۃ المعصومین الامام حسن رضی اللہ تعالی عنہ وہو من ابیہ امام الائمہ
سید المتقین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ ورضی عنہ وعن امہ بضعۃ سید الانبیاء
فاطمۃ الزہراء وہما من حضرت سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلوات اللہ
علیہ وعلی آلہ واخوانہ واصحابہ اجمعین و اما انتسابی فی الطریقۃ الچشتیۃ فمن
ہذا الطریق انہ لبس الخرقۃ الچشتیۃ عن شیخہ و والدہ قطب العارفین امام الواصلین
الشیخ احمد العمری وہو عن شیخہ و والدہ العارف الشیخ عبد الاحد وہو عن شیخہ الکامل
الشیخ رکن الدین وہو عن شیخہ و والدہ الواصل الشیخ عبد القدوس الغزنوی الحنفی
مذہبا ونسبا وہو عن الشیخ محمد عارف وہو عن الشیخ احمد وہو عن شیخ عبد الحق وہو عن
الشیخ جلال الدین وہو عن الشیخ شمس الدین الترک وہو عن الشیخ علاء الدین
علی بن احمد الصابر وہو عن اکمل الاولیاء الشیخ فرید الحق والدین المسعود

والمشهور بشکر گنج وهو عن قدوة الواصلین خواجه قطب الدین بختیار الاوشی الکاکی الدهلوی
وهو عن قدوة العارفین قدوة الواصلین خواجه معین الدین السجزی الچشتی الاجمیری وهو عن الشیخ
عثمان الهارونی وهو عن شیخ حاجی شریف الزندنی وهو عن الشیخ مودود الچشتی وهو عن الشیخ
ابی یوسف الچشتی وهو عن الشیخ ابی محمد الچشتی وهو عن الشیخ ابی اسحاق الشامی وهو عن الشیخ علو
الدینوری وهو عن الشیخ هبیرة البصری وهو عن الشیخ حذیفة المرعشی وهو عن السلطان ابراهیم ابن ادهم
وهو عن جمال الدین فضیل بن عیاض وهو عن الشیخ عبد الواحد بن زید وهو عن امام التابعین الحسن البصری
قدس سرهم وهو عن امیر المومنین سیدنا ومولانا علی المرتضی کرم الله وجهه ورضی عنه وهو عن حضرت سید
المرسلین حبیب رب العالمین النبی المصطفی والرسول المجتبی علیه وعلی آله واصحابه الصلوات والبرکات العلی
قال المولف رح المشایخ خارض من خلافات مشایخ السلاسل الاخر اعرضنا عنها اذ فیها اشار
الله المجدد رضی الله عنه فی المبدا والمعاد عند بیانه مبدا سلوکه وبیانه عدد النبی علیه الصلوة والسلام
وعدد اصحابه الکرام والمشایخ العظام من الاقطاب والافراد وغیرهم فی المقامات والدرجات
علی التعیین وبیان اخذه علوم الوهبیة من سیدنا خضر علیه السلام قبل عروجه من مقام الاقطاب
الی الفوق وبیان تفاوت طرق المشایخ بحسب العروج والنزول وبحسب الفوق بعضها علی بعض
اما طرق مصافحته التی انتهت علیه لانه السادس هکذا انه صافح شیخه ذو الدره القطب الربانی
الشیخ احمد العمری وهو صافح الشیخ عبد الرحمن البدخشی الشهیر بحاجی امری وهو صافح السلطان
حافظ اوبهی الذی عاش مائه وعشرین سنه وهو صافح الشیخ محمود الاسفرائنی وهو صافح
الشیخ اسعیل البدرینا الحبشی وهو صافح محبوب رب العالمین علیه الصلوة والسلام وآله واصحابه
اجمعین واعلم ان مصافحة السعید من النبی فی عالم الانتباه وقال فی خلاصة المناقب
مقامات سید العارف علی الهمدانی انه کان من اصحاب عیسی علیه السلام ضال وکان

وكان عيسى يذكر في هذه مناقب سيد المرسلين عليه السلام فقال ادع حتى اراه فدعى عيسى عليه السلام
فطال عمره حتى صحب النبي عليه الصلوة والسلام فصافحه النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم ودعا
هو ايضا عليه السلام بطول عمره حتى عاش الى امر ابابكر وقال من صافحك ست او في رواية سبع
صافحني دخل الجنة وفي رواية وجبت له شفاعتي كذا رواه السعيد المعمر الحبشي اما بعد في مجد
فقه اجازة للفقير المحدث امام [illegible] المقام ومفتي بلد الله الحرام الشيخ علي الطبري الحسيني
الشافعي وله اجازة صحيحة من اصحاب الصحاح بطرق عديدة كتبناها في ورقة لا
يطيقها هذه الرسالة وسيدنا الشيخ رواية الحديث المسلسل بالاولية بسند
عال فلما نجد مثل ذلك في مطولات الفن ولقد استجازه بروايته ذلك فحول
من علماء حرم الشريفين منهم الفاضل المحقق الشيخ علي المكي المذكور نقاد التحرير
الفائق الشيخ علي الاعمى المالكي المدني مراد سماء الله شرافه بذكر اسمه وحمده بحكوانه
قال سمعت من شيخي ووالدي قطب اهل الطريقة والحقيقة الشيخ احمد العمري وهو
اول حديث رويته عنه قال سمعته من الثقة الصالح القاضي بهلول وهو اول حديث
سمعت من لفظ سيدي بقية السلف الشيخ المعظم عبد الرحمن بن فهد وهو اول
حديث سمعته منه قال سمعت من لفظ سيدنا ووالدي عبد القادر بن عبد العزيز بن فهد
ومن لفظ شقيقه سيدي وعمي الحافظ جار الله بن فهد وهو اول حديث سمعت سمعت
منهما قال حدثنا والدنا الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد وهو اول حديث سمعناه
منه قال حدثني به جدي الحافظ الرحلة تقي الدين محمد بن فهد الهاشمي العلوي
وهو اول حديث سمعته منه قال حدثني به جمع من المشائخ الاعلام اجلهم النجم [illegible]
الدين الاسنائي سماعا من لفظه وقاضي القضاة ابو حامد المطري بقراءتي عليه [illegible]

وہو اول حدیث سمعت منہ قالا اخبرنا الخطیب بدر الدین ابو الفتح المروزی قال الامام حمایی
وہو اول حدیث سمعت منہ وقال المطری وہو اول حدیث رویتہ عنہ قال اخبرنا الشیخ نجیب الدین
عبد اللطیف الحرانی وہو اول حدیث سمعت منہ قال اخبرنا الحافظ ابو الفرج بن الجوزی وہو اول حدیث
سمعتہ قال اخبرنا ابو سعید اسمعیل بن ابی صالح النیشاپوری وہو اول حدیث سمعت منہ قال اخبرنا
ابو صالح احمد بن عبد الملک المؤذن وہو اول حدیث سمعت منہ قال حدثنا عبد الرحمن بن بشر الحاکم
ابو طاہر محمد بن محمش الزیادی وہو اول حدیث سمعت منہ قال حدثنا سفیان بن عیینہ وہو اول
حدیث سمعت منہ عمرو بن دینار عن ابی قابوس مولی عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن عبد اللہ بن عمرو
بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض
یرحمکم من فی السماء اما سندہ فی مشکوٰۃ المصابیح فمن سیدنا الشیخ الی الشیخ عز الدین
بن فہد لذلک ای کما سمعناک فی الحدیث المسلسل سابقا قال الشیخ عز الدین اجازنی بہ
شیخ الاسلام ابن حجر العسقلانی رحمہما اللہ تعالی وایضا اجازنی الشیخ تقی الدین
بن فہد الہاشمی قال اخبرنا بہ عالیا الشیخ الامام شرف الدین عبد الرحیم البحری قال
اخبرنا بہ العلامہ امام الدین علی بن مبارکشاہ الصدیقی الساوجی المعروف
بخواجہ وقال شیخ الاسلام بن حجر اخبرنا بہ العلامہ اللغوی قاضی القضاۃ المجد
ابن محمد بن یعقوب الفیروزابادی الشیرازی الصدیقی الشافعی قال اخبرنا
بہ الحافظ جلال الدین حسین الاخلاطی والحجۃ الہمام شمس الدین محمد المقدسی
قال الساوجی قراءۃ واجازۃ وقال الاخران اذنا ولا سمعک حدثنا فلما
تجدد زمانہ حتی المخلف والسلف وہو ان سیدنا الشیخ تفرغ عن تحصیل العلوم
العقلیۃ والنقلیۃ والمحقق بالتدقیق واشتغل بتدریس الکتب المعتمدۃ

یرحمہم

والتجشم

والمواد

الموارد المغلقة وصرف العنان الى التاليف والتصنيف وهو ابن تسعة عشر سنة فكتب
رسائل دقيقة محكمة وحواشي لطيفة بديعة مع تحقيقات عالية وتدقيقات رائقة
وما ذالك الا بفضل كبير وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد واله اجمعين في آثاره وبعض
البشارات التي ظهرت من حضرة شيخه ووالده مجدد الالف الثاني في حقه ثم تندرج
في مكاتيبه الكريمة ما ذكر الشيخ بدر الدين في مقاماته حضرات القدس ان اكبر اولاد
المجدد الشيخ محمد الصادق الذي قال فيه انوار المكرم فانه من اكابر الاولياء ذكر
عند سيدنا الشيخ اني سمعت من حضرت المجدد الالف الثاني في حقك بشارات
عظيمة منها انه كان يذكر يوما كمالات العلماء الراسخين اي المطلعون على
اسرار المقطعات القرآنية المشار اليهم لقوله تعالى لا يعلم تاويله الا الله
والراسخون في العلم ثم قال كوشف علي ان محمد السعيد منهم وكان اذا رأى سيدنا
الشيخ يقوم من مقامه مع انه كان سيدنا اذ ذاك صغيرا فقيل له في ذلك فقال لما
اني سمعت من حضرت المجدد في حقه ما سمعت منها ما وقع في مقامات خواجه هاشم البدخشي
ان مجدد الالف الثاني قال لسيدنا الشيخ لا تحزن بانك تنتمي لي فان ابابكر
الصديق كان ضمنيا لسيد المرسلين وانه نال ما نال وسبق من سبق وفضل جميع البشر
غير الرسل والنذر وكان معه عليه السلام كاذي فرس وقال في حقه ما صب الله
شيئا في صدري الا وصببته في صدر ابي بكر كما حققه المجدد رضي الله تعالى عنه ولقد
سمعت منه من البشارات التي من سيدنا بما نقله ايضا عنه رضي الله عنه قال قد اعطيت
لك خلعة الخلة التي لها اصالة مقام سيدنا ابراهيم على نبينا وعليه السلام
وهي التي فوق جميع المقامات غير المحبية وقال سيدنا ثم انقلبت معاملة

الخلة والولاية الا ابراهيمية من بين يدي بالمحبوبية والولاية المحمدية على
صاحبها الصلوات والتحية وسياتيك تبيين ذلك في البشارات الآتية
انتهى الثالثة ما نقل سيدنا الشيخ محمد المجدد رضي انه قال لقد وقع نزولي
في ليلة النزول الاخير للغوث الاعظم الشيخ عبد القادر جيلاني وكنت معه
رفيقا في هذا انتهى الرابعة ما ذكره ايضا اني كنت يوما في حضرة المجدد فالتفت الى
بالعناية وبشرني ببشارات عظيمة وكرامات جسيمة حتى ان قال ما وصلت
الى مقام من العروج الا وانت كنت معي رديفا وشريكا انتهى الخامسة ما نقله ايضا
عن المجدد رض قال لقد اظهرت على طبقات السابقين في عالم الملكوت
اى الذين يامنون يوم القيامة من الفزع الاكبر المشار اليهم بقوله
سبحانه السابقون السابقون اولئك هم المقربون وبقوله تبارك
ان الذين سبقت لهم منا الحسنى اولئك عنها مبعدون لا يسمعون
حسيسها وهم فيما اشتهت انفسهم خالدون لا يحزنهم الفزع الاكبر
وتتلقى هم الملائكة فوجدت محمد السعيد منهم وكان رضي الله عنه يثني
عليه جميلا ويقول من سره ان يدخل مجلس الصحابة فليدخل على ابني
هذا فانه منهم قال المولف رض وسياتيك شواهد هذه المكاشفة
السادسة ما ذكره ايضا عن المجدد رضي الله عنه قال العجب اني رايت السلاطين
تستغيثون منك انتهى السابعة ما ذكرا ايضا عن المجدد رضي الله عنه انه قال ان الله تعالى
قد رفعني الى مقام كريم عجيب اعظم مما تحته من المراتب والمقامات
حتى ان قطع نقطة منه سيرا اعظم من قطع تام دائرة الامكان من

الورى

العرش الى العرش والافاق والانفس بل جميع مراتب الظلال والاصول بل الشیون والاعتبارات فی ضعفا مضاعفة وما وجدت فيه غير الانبياء والمرسلين عليهم السلام الا قليلا من الاكابر الكمل بل اقل قليل لو سمعت هو الا المتحبث من ذلك فرايت محمدنا السعيد قد انتهى اليه ولا يجد سبيلا للدخول فتوقف يسيرا ثم وثب ودخل ذلك المحفل العالى بشان عجيب انتهى ما فی المقامات ان سيدنا احمد رضى الله عنه بشر سيدنا الشيخ بدخوله فی الولاية الاحمدية على صاحبها الصلوات والتسليمات قال المولف عفر الله له ينبغى ان تسمع بيان تلك الولاية العظيمة وشان الوصول اليها وقد فصل رضى الله عنه كل ذلك فی مكاتيبه العلية اما انا اذكره بطريق الاجمال فاعلم ان السالك المحمدی المشرب ان يترقى من مقام القلب يقع سيره فی مراتب الروح ثم ان ترقى من مقام القلب والروح يقع سيره فی مراتب السر ثم ان ترقى من ذلك يقع سيره فی مراتب الخفى ثم ان ترقى يقع سيره فی مراتب الاخفى ثم بعد قطع هذه اللطائف الخمس مع حصول معارف كل واحد منها علیحده يقع سيره فی اصول هذه اللطائف التی هی فی العالم الكبير والعالم الكبير عبارة فی اصطلاحهم عن جميع الكائنات والعالم الصغير عن الانسان فاول ما يقع سيره فی العالم الكبير من العرش المجيد لانه اصل القلب الانسانی وفوق ذلك اصل الروح الانسانی وفوق ذلك اصل السر الانسانی وفوق ذلك اصل الخفى وفوق ذلك ~~اصل الخفى~~

وفوق ذلك اصل الاخفى فاذا قطع ہذه المسافة البعيدة لطريق السير
الى الله التى قدرها المشايخ بمسافة خمسين الف سنة وعليه وحملو قوله تعالى
تعرج الملئكة والروح فى يوم كان مقداره خمسين الف سنة الآية فقد تم
دائرة الامكان وحصل له اول مقامات الفناء ثم ان ارتقى من ذلك فقد
وقعت قدمه فى الله الولاية الصغرى التى ہى ولاية العلماء الاولياء والسير فيها سير الا
فى ظلال الاسماء الالهية التى ہى برزخ بين الوجوب والامكان وہى فى
الحقيقة اصول اصول اللطائف الخمس فان قطع بفضل الله دائرة الظلال
الصافية فقد انتهت الولاية الصغرى وقد استبعد كثير من المشايخ قطع
الظلال حتى حكموا بعدم انقطاعها مطلقا وقالوا ان منزل الوصول
لا ينقطع ابدا الآبدين ؎ حسنش غايتى دارد نه سعدى را سخن پايان
بميرد تشنه مستغرق و دريا ہمچنان باقى و فيها انعدو اما انعدو زعموا ان
ليس خلف ذلك الا الذات البحت تعالى وستعرف حقيقة الحال قال رض ثم ان
ارتقى فوق ذلك بفضل الله تعالى يقع قدمه فى بداية الولاية الكبرى التى ہى
بالنسبة الى الولاية الصغرى كالبحر المحيط بالنسبة الى القطرة وہى ولاية الانبياء
عليہم السلام والسير فيها سير فى اسماء الوجوبية التى ہى اصول تلك الظلال
وہہنا يحصل الفناء الاتم وزوال العين والاثر اساسا مطلقا وہناك يحصل
التجليات الافعالية والصفاتية وتنكشف الشيون والاعتبارات الذاتية
وفيها شرح الصدر وتطمئن النفس وتتشرف بالاسلام الحقيقى وترتقى
على مقام الرضاء ثم ان انتہى سيره ذلك وقطع دائرة الاسماء والشيون

ما سرنا انتهت الولاية الكبرى ايضا قال رضي الله عنه لما وصلت الى منتهى هذه الولاية
وقطعت تلك المسافات ظننت انى وصلت الى المقصود وطويت كل المنازل
نودي ان ذلك كله كان تفصيلا للاسم الظاهر الذي هو جناح من احد
جناحي الطيران عالم القدس والاسم الباطن الذي هو الجناح الثاني فهو على حاله
فان ارتقى من هنالك ايضا بفضل الله تعالى تقع قدمه في الولاية العليا التي
هي تفصيل الاسم الباطن وهي ولاية الملاء الاعلى على نبينا وعليهم السلام
قال رضي الله تعالى عنه والذي يرد في هذه السير فما لا ينبغي ان يظهر على الناس
قال والفرق الذي بين الاسم الظاهر والباطن اعظم من الفرق الذي بين
العرش والفرش عظمة البحر المحيط من القطرة والاسم الباطن عبارة من الاسم
الذي لوحظ فيه الذات تعالى مثل السميع والعليم القدير اي ذات السمع
والعلم والقدرة والاسم الظاهر ما ليس كذلك مثل السمع والبصر والقدرة
ثم بعد حصول الجناحين والعروجات العظيمة في تلك المقامات والدرجات وانقطاع
ذلك السير يتم الولاية العليا معاملة مع الصفات والشيون والاعتبارات ثم
ان ارتقى بفضل من ذلك ايضا فيقع سيره في كمالات النبوة ومعاملة مع الذات
تعالى وتلك الكمالات بالاصالة للانبيا عليهم السلام او بعض الكمل نصيب
منها بالوراثة والتبعية قال رضي الله عنه انه كمالات الولاية الثلاثة بالنسبة
الى كمالات النبوة كنسبة الظل من الشخص والشبح في الحقيقة ويعلم بالكشف
الصريح ان النقطة التي تنقطع في هذا السير اعظم من جميع الولايات بمراتبها وهنالك
تظهر حقيقة الدنو والتدلي وينكشف سر قاب قوسين ومعاملة او ادنى ثم

النهاية
الولاية

کمالات الرسالة اعلی من ذلک بمراتب ثم کمالات اولی العزم اعظم منها
کالقلب من البدن کالعین من الراس ثم کمالات سید المرسلین احسن واعلی واکرم
ابهج کالفؤاد من القلب والمقلة من العین ولا سبیل الیها الا بمحض التفضل
والاحسان بل بمجرد المحبة التی هی فوق التفضل والاحسان کما ذکره رضی الله
تعالی عنه فی مکاتیبه الکریمة ان له صلی الله علیه وسلم بحسب کل من اسمه المبارک
اعنی احمد ومحمد الواقعین فی التنزیل مقام علیحدة وولایة اخری فالولایة المحمدیة
منها عبارة عن المحبوبیة الممتزجة من المحبیة وان کان الاصل فیها هی المحبوبیة
لکن بجوار الولایة الموسویة التی هی المحبیة البحت انصبغت بالمحبیة والولایة
الاحمدیة کنایة عن المحبوبیة الصرفة الخالصة وهی مرکز الولایة المحمدیة و
هذه الولایة کما انها افضل من جمیع المقامات فی دائرة کذلک افضل من الکل
من حیث الکل فالنقطة التی ینقطع منها کذلک وهکذا ذکر رضی الله عنه
فی افضلیته علیه السلام من جمیع افراد العالم من الانبیاء والمرسلین والملائکة
المقربین والولایة ههنا بمعنی القرب لاما تقابل النبوة فانها کما عرفت نقیت
فی الطریق وهی بالنسبة من هذه الولایة التی هی عین النبوة کالدر من الدریا
فالمحبوبیة منزلة الخالصة ومرتبته الخاصة علیه لیس لاحد نبی رسل ولاملک مقرب
ان یشارکه فی تلک الدرجة العالیة ولیس لاحد مساغ ههنا ایضا الا الافراد من
کمل خواص الامة بالوراثة والتبعیة بعد قطعهم دائرة الظلال والاصول
والشیون وکمالات الاسم الباطن وکمالات النبوة ثم کمالات الرسالة و
کمالات اولو العزم الا ما شاء الله الوصول ثم الوصول الی الولایة الاحمدیة

لا یتیسر

لا تيسر الا بعد الوصول الى الولاية المحمدية والترقي منها ولو ذكر عدد الواصلين -
اليها بالتجربة تحير العقلاء فلنذكر من منها حقيقة البشارة السابقة وقد
ذكر قدس سره في المواضع بعض حقايق عجيبة ومعارف غريبة وذكر فيها ذلك
ان الحقيقة المحمدية قد ارتفعت اليوم بعد الف عام من الهجرة من مقامها الى
الحقيقة الاحمدية واتحدت بها وبقي مقامها خاليا عن حقيقتها بعد نزول
عيسى عليه السلام يترقى الحقيقة العيسوية من مقامها الى ذلك المقام وتمكن
ومع هذا البيان وتفصيل دقايق المحبوبية قال رضي الله عنه لو اظهر مقام الاسرار
المقدس لقطع البلعوم وذبح الحلقوم فجزاه الله عنا خير المعرب الالهي سلك طريقا
واضحا سهلا موصلا في ازمنة قليلة الى مقامات عظيمة ودرجات عالية كريمة ما
سمعت ولا اطلعت عليه قرنا من الطالبين بعد زمان يسير بالغبار والتغار والتجليات
والمشاهدات واخبر مولانا ايضا محمد شاهد وامن الواردات ولتشرفوا بالحالات
المشاهدات كيف وقد تيسر في صحبة خلفاءه واصحابه بل اصحاب اصحابه
هذه المراتب في الاسبوع وهذه الايات مما لا ريب فيه كبار على علم ونحن
نشاهد ليلا ونهارا فالحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا كما يحب ويرضى منه
ما نقلا ايضا عن المجدد رضي الله عنه انه قال خطابا لي انك قد قطعت واتممت
دايرة الشفق مثل سيدنا ابراهيم خليل الرحمن على نبينا وعليه الصلوة والسلام
الاتمام الاكمال فانت الان معي في الاثبات وشريك لي فيه قال لي
الشيخ محمد فرخ هذه من اعظم البشارات في حضرت المجدد الالف الثاني
في حق سيدنا الشيخ ان المجدد رضي لما ذكر عنده اني لا اجد على وجه

الارض اصدا اصلاً بل استثناؤه الی جناب المقدس من قوله لا اله الا الله
الا رجلا واصدا یشیر الی نفسه الکریمة وذا لا یحصل الا بعد التخلص جمیع الاسد
اللطائف والاجزاء عن جمیع دقائق المرکب الخفی و ذلک لا یحصل الا بقطع
دائرة النفی المتعلقة لسیدنا ابراهیم علی نبینا وعلیه السلام ثم نسبته بقطع
تلک الدائرة و معیته بنفسه الطیبة لا محالة یکون استثناؤه تسیدنا الشیخ
راجعا وواصلا الی حضرة الاحدیة فیکون هذه من اعظم البشارات قال
سیدنا الشیخ ثم وجدت متعلقا الی ما کان متعلقا به قدسنا الله بسره الاسنی
من کمالات المحبوبیة وغیرها مما ان الارشاد بالنسبة الیها کانه بقی مطروحا
فی الطریق ککمالات الخلة والولایة الابراهیمیة وما کان منوطا بها فینبغ
الیوم کنسبته رضی الله تعالی عنه منها ما ذکره ایضا انی کنت یوما فی حجرة الجد
قبیل ارتحاله رضی الله عنه فنظر الی نظره وقال قد من الله تعالی علی بان شرفنی
بالکمالات الصلوتیة التی لا تکاد تعبر بعبارة ولا تشار باشارة کانها الله
النعمة لقوله تعالی صلی الله علیه وسلم قرة عینی فی الصلوة رواه احمد والحاکم
والبیهقی والنسائی عن انس وقوله الصلوة معراج المومن ولعل الایة لا ایما
بقوله علیه السلام ارحنی یا بلال و کنت املی فی هذه الایام فانت نزلت
لی من هذه الدولة القصوی والنعمة العظمی قال السیدنا الشیخ فحصلت
بعد کیفیة لحموله البیان عرف حقیقتها من عرف فمن لم یذق لم یدر
ویضیق صدری ولا ینطلق لسانی عنها ما نقله ایضا انی کنت فی حجرته
اذا التفت الی وقال انت قطب العلماء قلت وما ادراک ما العلماء الذین

تعبیر

بحموله

الیم لما بنا

كانبيا بني اسرائيل وهم الراسخون في العلم الورثونه حقا ما نقله ايضا
انى كنت في حضرته اذا التفت الي وقال انت قطب العلماء ملتك وما ادريكم
ما العلماء الذين هم عن المجدد رضي الله عنه انى بشرت بان خزاين رحمة الله المودة
تسعة تسعين اجزاء ربع بالبقي من الجزء الذي استعمل في الدنيا يوم اذ غمامه
تحصل في يدي وانما تكون في حوالتك وقال السيد الشيخ لا يدخل الجنة
احد الا بعد ان اختم في سجله الا ما شاء الله قلت اما البشارة الاولى فقد
سمعت من حضرته عزيزه اما الثانية فسمعتها من والدتي المخدره ومن اخي
الصالح اسعد الدين محمد فعرضتها على سيدنا الشيخ محمد فرخ فقال انا نسمع هذه
القدسية منه صغرنا وقد ذكر كثير من اصحابه رؤياهم ما يشهد على ذلك منهم
المولف هداه الله قال عليه السلام اذا اقترب الزمان لم تكن رؤيا الرجل
المسلم تكذب متفق عليه فاعلم ان هذا من اعظم عنايات الله سبحانه على
هذا الولد والوالد هدانا الله بهما الى صراط المستقيم قال الشيخ محمد فرخ وما
الكمال فوق هذا الكرامة التي خص الله هذا الولد والوالد بها قبله المنية
اولا واخرا ما ذكره ايضا اني مررت يوما على المجدد الالف الثاني فاذا
هو يبكي غير معتاد كخلاف معتاده لمجلسه عنده وقلت ارايتكم يا سيدنا
ماذا يبكيك قال ابكي شوقا للقائه سبحانه فبكيت ايضا وقلت كاني
بكم راحلين من بينا كيف تحزنت قال لو كان نخبر من اشناس احب الي فليتغ
ان تتفار انفارا على الله تعالى قلت لا والله ان ابكي الدعاء لنفسي فقال
لا تحزن فاني الان للعوائق البشرية والعوارض البدنية لا استطيع

ان التوجه الكلي حق للتوجه وبعد ذلك اكون متوجها الى الكل بالكلية اشار اليه سيدي
ثم قال يوما حين انك ما فارقتني في مقام من المقامات وكمال من الكمالات فلما ان
قضى الامر وارتحل من هذه النشاة الى جناب غايات فلما رايت مثل
ذلك [illegible] خيانة فقد كان يحتجب مع بدنه الطيب من مرقده الشريف وبلغني
في حجرة [illegible] وتعامل معي بالرموز والكمون اخرى وقد كان نظهر لسان واستغنا
واخرى تلاوته وانفراجه اذا كان في علو استغنا استنزلته من تذكار مايسره
ويفرحه ويوجب انبساطه واذا كان في انشراح وانفراج غالبنا بماشئنا من المكاشفات
والمكالمات وغير ذلك وكان منزلي بمقامات عظيمة متعالية واعلم اني رايت
بعض العبارات متضمنة لاسرار عظيمة لازم استتارها تركته مخافة الافشاء
وصلى الله على خير خلقه محمد واله اجمعين في ايراد بعض مقالاته الشريفة في تاويل
بعض الايات الكريمة وسالوني [illegible] اهل السلوك عن الحبال الغواش
البدنية والقيود المشخصة الحاجبة عن الوصول الى المطلب الاقصى والفوز
بالسعادة القصوى هل لها ارتفاع من البين ام لا [illegible]
فقل ايها الكامل الفاني من نفسه والباقي بحكم ربه تعالى ينسفها [illegible]
السائل ثم [illegible] ربي وانما اضافه الى ربه وانكان مبدء فيض كل احد اسمه
الذي ربيه لكون مربوبه ومظهره وانسطه بليغه وبين اسمه مع انه قد يقع
من الاشتراك في كل الاسم بل [illegible] الحادث المفيوض عنها نسفا تاما بعد مراسله
بحيث لا يبقى منه شيئا فيذرها ارض استعداده [illegible] الفطرة التي فطر الناس
عليها قاعا منبسطا قابلا للابنية صفصفا مستويا لا استهلاك ماعليها

ثالثة

نسفاً

المفيض

ن معالم التعینات لاتری فیہا عوجا یقتضیہ الجزاء الارضی ولا امتا
یقتضیہ الجزاء الناری یومئذ ای حین نسفہا کذالک یتبعون ای اہل
السلوک الداعی الالہی الی اصلہ وہو الحقیقۃ من الوجود الذی ہو جامع الاسم
الالہی لا عوج لہ لارتفاع الموانع فلما وصل الیہ تم منہ الی ما لا یمکن
التعبیر عنہ بعبارۃ ولا یتأدی بإشارۃ کلت العقول عن بیانہ واشتغل
الواصل فی لجۃ الحیرۃ وخشعت الاصوات للرحمن فلا تسمع الا ہمسا
رمزا خفیا دقیقا کما رمزا الی الوجدانی بہا واذکر ربک اذا نسیت ای
اذا استولی الغفلۃ علی ظاہرک فلیکن دائما باطنک مع اللہ سبحانہ حاضرا
وذلک اما بتصور اذہب الذاکر فی المذکور بحیث لا یبقی منہ عین ولا اثر وبقی بقائہ
وحی بحیاتہ علم لعلیہ فیکون علمہ بالمذکور حضوریا واما غیر مستتر ای الحضور فی
الاستتار اللازم للحصول الانسانی ومالم یتحقق ہذہ الحالۃ لم یحصل حقیقۃ الذکر
لان الشخص مادام فی قفص نفسہ مستحضرا لما شغوف بحبہا ذلک و خشتہا
فلیس ذکرہ بشئ الا عاید الیہا فہو ذاکر وعاید لہا مشرک فی المعنی وان کان
موحد فی الصورۃ فمن سبقت لہ الحسنی وادرکہ السعادۃ الازلیۃ وعلم بالذوق
ان کل شئ ہالک الا وجہہ وارشدہ طائفۃ ذلہ وافتقارہ الذاتی الی ان لا یجعل ہذا
حب المستہلک فی ذاتہ وصفاتہ تبرا منہ قائلا لا احب الافلین ویتوجہ
بنزاہتہ الی الوجود المطلق بل الی ما الوجود ظلالہ واعتبار من اعتبارات
انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین
ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین وقیل ہذا کان
بالنفس العادیۃ نم مقتضی من اتانی مشیا اتیتہ ہرولۃ ومن تواضع للہ

رفعه الله كما تخلى من الرذائل الرويته يتحلى بانوار العدم الصمدية
ويملي اوعيته صدره بالمعارف الالهية ويعرف به فهو العارف والمعروف
اليه يرجع الامر كله فاعبده وكانه المكنون في قوله وقل عسى ان يهدين
ربي لاقرب من هذا رشدا فان الرشد الارشد ان ليس في الوجود الا هو
وان ليس الا ظهوره لكمالاته في مرايا العدم وتصوره في مقابلاتها مع كونها
على صرافة الاطلاق وكون مرايا على دناءة العدم مع كمال صنع القادر
الفعال على الاراءة والتكوين في مرتبة الحس الذي لا يصادمه زوال
الا الخيال الم تريا محمد ويا مظهر الالوهية والاسم الجامع لمراتب
الوجوب والامكان الى ربك وهو الحاوي للشئون الذاتية والاضافية
كيف مد الظل مد ظلال شئونه على الحقائق الكونية التي هي العدمات
المقابلة لها وصورها في صورة الوجود فنفي اقتداره في ارادة ما هو
عدم بحت وجودا محضا واعطائه له احكاما واثارا صالحة سبحان
جميع بين الثلج والنار ولو شاء لجعله اي الظل ساكنا غير ممدود
فينتفي قول من قال باقتصار الشئون الظهور كذلك ثم بعد مد الظل
جعلنا الشمس لذات المتعالية علمه على الرب او الظل دليلا لكونه الظاهر
لا الظاهر دونه وماسواه يكشف بدجى العدم آفتاب آمد دليل آفتاب
كر دليلت بايد ازوى رو متاب فسبحان من اختفى لكثرة الظهور
واستتر في سرادقات النور ولعل اختيار الشمس لتصوير الربانية
واحتجابه بحجب العزة وكونه دليلا عليه كاحتجاب الشمس لضوئها وشعشعانها
وكونها دليلا وسبيلا اليها والى كشف الاشياء ثم بعد الله وجعل الشمس

شعشعانا

علم

علة دليلا وايضاح السبيل اليه قبضناه الظل الينا قبضا يسيرا
تعريجه وتسليكه في معارج الاصول اصلا فاصلا انا نحن نحيي
ونميت ونحن الوارثون في تقديم الاحياء على الاماتة اشارة
على تقدم الوجد على الفقد اذ من البين ان التخلص من
قيد الكثرة الوهمية الى فضاء حضرة الاطلاق لا يتيسر الا
بعد سطوع الاشعة من نور جماله وتلالؤ الكوكب من نجوم جماله على باطن السالك
لتخليصه ظلمات العدم وتجلي آثاره المتوكلة على ذاته باعتبار كونها كالهيولى
والمادة وتحقق قيامه بالمستهلك كما هو الاعظم في تشخصه وتقيد
اد العكوس الاسمائية على مرآتها واستغنائها عن التعين وانما
ذلك بتوهم انعكاسها فالاحياء والاماتة وان كانا متقاربين في
الثبوت فالاول له تقدم بالذات واليه يشير قوله تعالى ثم تاب عليهم
ليتوبوا وهذا التقدم لتجلي الذات ماخوذا مع بعض الشيون وكان قوله تعالى
ونحن الوارثون مشيرا الى ما يتفرع على الفناء الكامل من التجلي الذاتي
بلا ملاحظة شيء من الاعتبارات ثم ان التجلي الاول لتحلية الاسرار بشهود
نور الجمال البحت والوجود المطلق والثاني لتحصيل ما هو المطلوب وفي ايراد
الاولين بالجملة الفعلية الدالة على الحدوث والثالث بالاسمية
المنجزة عن الاستمرار اشعار بان الاحياء المذكور والاماتة لما كان
متوقفين على توهم غير ما في الواقع متقررا متجددين لازالة مرض عرض
وتخيل طرء لبس من شانهما ان يعتريا ما هو مشعر بالدوام بخلاف وراثة

المستوجبه

المنجزة

الذات فانه امر مستمر دائمی بوجود الابدی السرمدی بل هو الموجود المطلق
بل الوجود بل [illegible] بظلال ظلاله و سرادقات جلاله و کمال استتار کبریائه تعالی
شانه عن ان تشارکه فی شیء من کماله ما هو مستهلک و مغنیا فی ذاته واتصاف
الفعل المضارع مع دلالة لحدوث لما دل علی تکرره و تجدده آناً فآناً
کقولهم یعطی زید و یمنع فاذا افاضة الاحیاء والاماتة دائما اذ کل فنا
مردفه بکمالات استولی سلطانه سنیه و انقاماتها بسبب تعریفه [illegible]
ثم یستعد بقبول کمال فوقه و یترقی من معارج الظلال الی
مدارج الاصول فینهدم قهرمان ورود الاصل آثار الظلال و بقیته
ثم ذالک الاصل ظل من ظلال اصله فیتقابل معه معادلة الاول ثم
جراً الی ان ادرکته الحسنی بما زیادة الفخر الالهی بمجرد العنایة القصوی
و طی مراتب الظلال و اصولها بالاجمال و وقع معادلته مع الذات
انقطع سیر ذلک حی بحیوة لا یموت بعده و افلح فلا فناء لا اضلال دونه
ثم بعد هذا ما تحقق صفاته و ما کتمه احفظ تدبیره و اجمل السر السابق
بالنسبة الیه کنسبة المتناهی الی غیر المتناهی باعتبار وسعة الذات
تعالی ان الذین یخشون ربهم بالغیب تاویله غائبین عن الغواشی
البشریة والتعینات الوهمیة منسلخین انفسهم بالکلیة لهم نحوه
[illegible] الی ستر عنها [illegible] نظر الغیرة اذا ابتلا شیء مطلقا لما هو متقن
بالصنع الالهی [illegible] حلت و خلا محال [illegible] جرین بهم [illegible]
او فوق [illegible] انما هو احتفاء لما هو ظلمانی فی سطوات

النصیرة

النور

النور المبین ولکن کان علی السالک ان یعرف حقیقتہ وان ماہیتہ
ما فی تحلیہ مقابلہ الوجود الحقیقی عدم محض ولذا یتعلق بہ الدرجات
العلی واجر کبیر باعطایہ تعالی بقاء یتہ الذی ہو الاسم ومنہ انی ماشاء
اللہ بینہم ای المحجوبون عن ادراک اسرارہ فی اولیائہ فی لبس من
من خلق جدید کان فی حق اولیائہ بعد اماتتہم من رذائل الطبیعۃ
الشہوانیۃ الہالکۃ الفانیۃ باحیائہم بالحیوۃ الباقیۃ الدائمۃ
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین فی ایرادہ عدۃ من الاسرار
الغامضۃ التی افادنا سیدنا الشیخ فی طریق الحرمین الشریفین
زادہما اللہ شرفا ولکنی لما کنت فی حوش ما سمعت من حضرتہ علی
ان حرجۃ الا قلیلا وفیہا اربعۃ فصول الاول فی واردات
ہذا السفر المبارک من اولہ واخرہ غیر الحرمین وما بینہما والثانی
فی واردات المدینۃ المنورۃ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات قال
سیدنا الشیخ لما خرجت الی مراقد المشائخ للوداع قد بشرنی کلہم
من ہذا السفر المبارک بل وجدت اشجار البقیع وانوار الغیاض
تودعنی وتبشرنی فلما فرغ من زیارۃ مولانا الواصل الشیخ عبد اللہ
وقصد زیارۃ الشیخ الکامل الامام رفیع الدین قدس سرہما فیہما
فی الطریق اذ مر علی قبر عالم کبیر تحریر فقابل ان قبرہ ممتلیاً منوراً
العلم والمتابعۃ فمضی حتی انتہی الی مرقد ولی من الاولیاء فقال
سبحان اللہ ہنا ملاحۃ اخری ولو انہ علیہ قال انا تقرر العزم

فی لبس من
خلق جدید

الرابعۃ

وحکت اللامتیازات وعلم دعوة صاحب البیت کذا الکلام فی اختیار
الطریق قال بعضهم طریق البحر اولی وزعم آخرون ان سبیل البر
راحوط الی ان کنت یوما فی حلقة الظهر مع الاصحاب اذ ظهر سیدنا
الخضر علی نبینا وعلیه السلام یقول نحن فی هند کم ثم ظهر لی یوما
فی البیت یقول کذلک فاستفدت انه یدعونا الی البحر فاخترت
ذلک قال فلما کنت اتوجه علی قبر من قبور المشایخ فی بلاد الطریق
کان یبشرنی ببرکة هذا السفر مثل الشیخ العارف ابی علی شرف الدین
القلندر والولی الشهید الشیخ احمد آترک وقطب الطریقة مؤید الدین
الرضی شیخنا خواجه محمد الباقی والکامل المکمل خواجه قطب الدین
الکاکی وسلطان المشایخ الشیخ نظام الدین وسراج الاولیاء
الشیخ نصیر الدین والشیخ الکبیر صلاح الدین سهروردی والواصل
بالله الرحمن امیر النعمان والعارف الدهلی خواجه [illegible]
وغیرهم من المشایخ الکبار قدس اسرارهم قال سیدنا الشیخ
فی الدهلی لما خرجت من البلدة الی زیارة مرقد الشیخ
الاجل خواجه قطب الدین فاتحة الکتاب قرأت وقلت
اللهم اوصل هدیتی هذه الی الشیخ قبل ان اصل الیه فاوصلها
الملهم الساعة فاستقبلنی هو من مقامه حتی ادرکنی
علی باب البلدة وصافحنی وقال معی بکمال المودة وکان
وکان عندی واحد من الاعزة قلت الله یلقنک ایها

المنم

قال كيف التفت الى غيرك بحضرتك قال المولف عفى الله له سمعت
سيدنا الشيخ يقول فى هذا الشيخ والشيخ شرف الدين المذكور كانهما
اسدين فى مقامهما وكان يعظم اسم الشيخ قطب الدين جدا قال
ثم زرت قبر الشيخ صلاح الدين السهروردى وجدت نسبته محلة
بنور المتابعة على صاحبها الصلوة والسلام وشبهته بالنسبة
العلية للمشايخ المقربين خواجها قدس اسرارهم قال فزرت
ضريح الشيخ نصير الدين وجدت نسبة عالية ممتزجة بين الظل
والاصل و وجدت له نصيبا من التجلى الذاتى قال ثم جئت
على مرقد الشيخ نظام الدين وجدته ذا نسبة شريفة لعله قال ذات
خط من المحبوبية وجرى بينه وبينى معاملة غريبة ووجدت
الامير خسرو مسرورا مستبشرا بورودنا عليه وادبه عند شيخه
بمكانه قلما رايت مثلها لمريد عند شيخه قلت وقد ذكر عندى
مما جرى بينه وبين سلطان المشايخ قال اسمع ولا تسمع
قال سيدنا الشيخ فى اكبر آباد لما ذهبت على قبر السيد الامجد
الامير محمد النعمان خليفة المجدد للالف الثانى امام اهل العرفان
رايت ثمه انوارا كثيرة بل وجدت المحلة كلها مملوة بانواره
ووجدت هناك آيات عجيبة منها استقضى من الله سبحانه
حاجة وهو متوسل به فقضيت له قال التمس منى الشيخ الصالح
محمد جان خليفة صاحب الطريقة والحقيقة شيخ عبد الحى

من استغفر مولاه سبحانه حاجته متوسلا به فقضيت

ا

جهت الیہ

خلیفۃ المجدد الالف الثانی رضی مقاما فوق مقامہ ونسبۃ فوقہ فی ذالک حتی اوصلہ الی ذالک بحکم اللہ وکان بجنبی نبران من مقامہ
قال سیدنا الشیخ فی الکوالیار کنت متوجہا علی قبور بعض المشاہیر فظہر لی کذا وکذا اسمع ولا اسمع قال لیلۃ فی الطریق فی بعض اولادہ کنت متوجہا الیہ ظہرت لہ نسبۃ اصلیۃ بلا کیف فیہما انما اذ رایت ان السلطان ارسل الیہ یدعوہ فی غلطانۃ فیروز قال سیدنا الشیخ فی السروخ نودیت فی حلقۃ الفجر فی ولد الاعظم عبد اللہ محمد انا لما قبلنا ذلہ او قبل ذلہ قلت الغالب علیہ کسر النفس بحیث لا تقدم نفسہ علی کلمۃ وکلمۃ الدماشاء اللہ قال ہاتفی ثم ہاتف بانک ترجع ہذا المقام بعد عاملین قلت ففرح مخلصوہ من سماع ہذہ المکاشفۃ فرحا شدیدا فلہ الحمد فقد وقع کذلک قال سیدنا الشیخ فی برہانپور لما اردت زیارۃ قبر خلیفۃ مجدد الالف الثانی خواجہ ہاشم البدخشی استقبلنی من مقامہ فادرکنی علی مسافۃ ولاقانی بخصوصیۃ عجیبۃ ولاقانی خلیفۃ مرزا ابان بیک بمودۃ وخلوص تام ثم قال کنت متوجہا علی قبور بعض المشایخ المشہورین فوجدت بعضہم کذا وکذا وبعضہم کیت وکیت فاسمع ولا تسمع قال یوما لبعض اولادہ یظہر علیک معنی الضمنیۃ لی مع حضور خاص من المقام الذی انا فیہ قال یوما فی الطریق انکشف لی الیوم سر عظیم قلنا وما ذلک فاراد ان یذکرہ فلم یذکرنا.

قط

(حاشیہ:) نبستینا

(حاشیہ:) فیسینا ہو اذا اذن المودین. ما جاء ... قریۃ قال جاء فی ما نوسم ذکرہ

وقد قال يوماً في مجلس السرة عند بعض محرمه جز بده الساعة معاملة عظيمة
قال ارايتم ماذا لك قال استقبلني الكعبة الحسناء من امامها و
السقفي تحت هذه الشجرة يشير الى شجرة من التمر الهندي قال السيد بالشيخ
علي اكبر كثرت اليوم الطاف عظيم وعنايات خاصة من الكعبة الربانية
وانوار عجيبة مع اتصال بلا كيف وشهود شئ لا يحاط بالعلم فكيف
بالتكلم والتعلم قال يوماً في حلقة الفجر خطاباً الى الشيخ محمد فضل الله
هل شعرتم بما مضى عليكم قلنا لا ثم ذكر لكل واحد منا في الخلوة شيئاً فقال
الشيخ محمد فضل الله بما سمع من حضرته قال بشرني باني وجدتك محمدي
المشرب وما ذلك على الله بعزيز قال يوماً كنت متوجهاً على السيد محمد
الباقر وهو من خلص اصحابه اذ رايت دايرة شريفة عظيمة كانها
سيف قاطع لا تخلي احداً ان يدخلها الا من كان محمدي المشرب صاحب
زوال العين والاثر ثم لم يوجد فيه واحد منهما لا يستطيعها فاردت
ان ادخله فيها وهو على طرف منها فتوجهت لذلك حتى ادخلته في
فيها اخفاه وخفيه بعلمه قال وهذه متوجه عظيم فوقع نظري على الولد
الاعز محمد فرخ فوجدته اسبق الكل في وسط الدائرة فوقع نظري
على الولد الى محمد فضل الله فرايته في حواليها مع مناسبة تامة
بها لكن ذكر الشيخ محمد فضل الله انه بشرني بوجه يدخولها قال فوقع
نظري على الولد بديع الدين وهو في الجنة وجدته قريب الدائرة بنور
الباطن ثم قال في بعض اصحابه وقع نظري عليه فما وجدته عند الدائرة

قربها ولابعدها حتى تحيرت من ذلك فبينما انا اذ لو دیعه انک
لاتيئس منطابهها فانه ضمني لك كما كنت انت له الذكر الازم
ثم توجه عليه عنا ذلك اليوم فقط لم يظهر عليه نسبته في غاية الاصالة
تبنى على النسبة السابقة بالذكر قال لما زرت ختم الخواجها قدس اسرارهم
لجرى الريح رايت السور الكريمة تسارعت الى حضرت القدس فخلت
بمكانه ليس لها حجاب من دون الله سبحانه لكن ابطأ اثر الاجابة
لعله قال وطالت السنة القوم في ذلك وطعنوا على الختم واهله عن الحق
ظن الجاهلية فلبثت اصلي على النبي عليه السلام اذ نعست
فرايته عليه الصلوة والسلام يجئ الى ومعه سيدنا عمر رض فقمت
تعظيما واستقبلت اليه وتشرفت بجماله فلما رايت عن حضرته
عناية عظيمة ورايت مكانتي بحضرته في غاية القرب قلت في نفسي
اليس لي من المنزلة في حضرته عليه السلام ما لسيدنا عمر مع ان لي بهذا
اقرب نسبة الجزئية معه عليه السلام ايضا فقيل لي ولو امكن هذه المنزلة
بغيره لحصل لعثمان بن عفان وعلي بن ابي طالب رض وما تيسر لهما
ايضا ورايت في يده البيضاء كتابا فقلت يا رسول الله ما لي ارى
في يدك الطولى كتابا اليس مقامات خواجه نقشبند قال ما لي
انى في هذه الايام من مطالعتنا هذا الكتاب ففتح ذلك وقال
يقول خواجه نقشبند من توسل بنا في امر فليستعجل ولينظر يوما
فان لم يحصل له فيومين والا فثلثة فانه يفتح له فقال سيدنا

بحضرته

تستعجل

العبارة ان هذه الواقعة تخبر بامور كمال لطف صلى الله تعالى عليه وسلم
على سيدنا خواجه نقشبند وبأن في هذا الزمان عناية مصروفة
لترويج السلسلة العلية النقشبندية بانه لا يسع لاحد أن ينطق في
حقه قدس سره الا بما ينبغي لشانه وبانه لا ييأس متوسلوه ابدا قطعا
وبانهم لا يحرمون مما يطلبون ويلتمسون فطوبى لهم وحسن مآب
ثم هبت الرياح الطيبة وجرى المركب ما احسن ما يكون
بعد يوم قال لما نزلت من المركب ظهر تجلي عظيم من القدس
وظهر شعشان انوار الكعبة ثم حيث تنور بها الفجاج والبوادي
قال سيدنا الشيخ في جدة لما زرت قبر الشيخ على الشاذلي وجدته
رجلا كبيرا فقلت والشيخ الصندل قال نعم لكن الشيخ الشاذلي جد
~~رجلا كبيرا~~ من طائفة اخرى وذكر بعض اصحاب سيدنا ادام الله
بركاته اخبره باستقبال الكعبة الحسنا هناك ايضا قلت لا عجب
ولا بعد في مثل ذلك على مثل ذلك قال سيدنا الشيخ في الزبيد ظهر
اليوم سيدنا الخضر على نبينا وعليه السلام يبشرني [illegible] وقال لما ذهبت
الى مرقد الشيخ الاجل مجد الدين الفيروزابادي صاحب القاموس
استقبلني من مقامه وانا على مسافة بعيدة وصاحبني بمحبة عجيبة
وصداقة تامة ووجدته ذا منزلة عالية قال سيدنا الشيخ في بيت
الفقيه ظهرت اليوم كعبة الله بعنايات عجيبة وظهرت من حضرة
النبي صلى الله عليه وآله وسلم ايضا عنايات كثيرة قال يوما

فی الطریق ازی الولد الاحب سعد الدین محمد بالصالح منور الباطن منذ
ثلثة ایام مثل اخیه الاکبر لطف الله محمد قال سیدنا الشیخ فی المحرم لما ختم
القران الولد الاعز محمد فرح فی التراویح ظهرت علیه عنایات کثیرة من الکعبة
ومن حضرة النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال کنت متوجها علی ابرار اذ وقع نظری
علی انوار هذه الدیار الشریف والاماکن العظیمة فرایت اطرافها وصحاریها
ممتلیة بنور الروضة المقدسة ووجدت نوره النبی مثل الشمس طالعة علی
برها وبحرها وداخلها وخارجها ومثل القمر ساطعة علی حجرها وشجرها وشوارعها
وسالکیها وانما مقارها وشدائدها الظاهرة تزید فی ضیائها وبهائها
المعنویة ثم وقع نظری علی الهند مثل بحر ظلمانی ورایت صالحیه کالنجوم
فی الافق وکالسراج المضیئة فی اللیالی المظلمة بعد ابعید فبینا انا اذ
وقع نظری علی روضة المجدد الالف الثانی رضی الله تعالی عنه فرایتها ممتلئة
بانوار عجیبة کانها قطعة من الروضة المنورة المصطفویة علی صاحبها الصلوة
والسلام ثم نظرت الی جماعة الاولاد الاخلاف فما وجدتهم خارجین من
سلسلة ذلک الصلحاء الذین هم کالنجوم ووجدت مسجدنا وخانقاهنا
معمورا مصفی متمیزا من سائر الاماکن قال یوما کنت متوجها فی حلقة
الفجر اذ رایت رجلا یعرض علی بعض احادیث النبی صلعم لعله جمع ذلک
رسالة منه علیه السلام الی قمر بن عبد جملتها هذه الکلمات الذین اخرجوا من
دیارهم وقطعوا افیافی ضحی بعبدة لعبادة عشر ذی الحجة حق علینا ان
تردهم سالمین الی عیالهم قال یوما عند المسجد الجامع مشیرا الی قبر من

القبور

المعمور قد خرج من هناك رجل نورانی ولاقانی بانبساط وشفقة وفی البقعة منورة بنور هذا الرجل فلما سألنا اهل البلدة عن ذلک القبر قالوا صاحب هذا القبر من المشائخ المتقدمين المشهورين بهذه البلدة قال سیدنا الشیخ علی الترتیب لما التمست ختم الخواجها قدس اسرارهم فهمت انک ملتمس لتسکین الریح والامواج فشرعت فیه وتوجهت الی المطلب فما وجدت الیه سبیلا ثم توجهت وما وجدت سبیلا فنظرت الی الخواجها فما وجدت منهم احدا حاضر فزادنی التحیر فبینما انا اذ نودیت ان هذا جوار النبی صلعم واله وصحبه وکرم لیس لغیره ان یکون ملجأ وملتجأ فتوجهت الی محفله العالی ظهرت من حضرته الطاف کثیرة وانعامات جزیلة وقضی لی حاجته المعروضة ورأیت الخواجها قد جاءوا من نواحی لحضرته الکریمة المقدسة فقلت ایا سیدای الی التمست ذلک الختم لی عرفا فهمتم ولقد استجیب لکم ما سألتم وبقیت حاجتی بطروحه فتبسم ضاحکا من قولی وقال ما علمت ومطلوب الا ما قرأت له الختم ولذا کنت لم اجد سبیلا الی هذا الختم فتوجه لحاجتی نوجها اخر حتی جاءنی بالبشری قال ان الله سبحانه قدس علی بان شرفنی بوجاها الارد بالکیف بعنایات عظیمة والطاف کثیرة عجیبة کما شرف سیدنا المجدد رض من قبل ثم الهمنی انی لا انزل مثل هذا ابدا قال العارف الربانی مجدد النقشبندیة والمتشابهات فی کلام الاکابر من قبیل قوله تعالی ثم استوی علی العرش وقوله صلعم ینزل ربنا تبارک وتعالی کل لیلة

الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاخر رواه الشیخان وقوله ثم
ثم یبسط یدیه یقول الرب تعالی رواه مسلم فلا سبیل الی معرفته تلک المأولات
الا لمن خصه الله بمرتبة عالیة من القرب والالهام فعلیک بحسن الظن مع
الطائفة العلیة ولا تقع فی شانهم فتکون من الظالمین قال انی احد المولد
الاعز محمد فرخ فی هذه النسبة العلیة وکان یذکر عنده کمالات النبوة واشار
الیها قال سیدنا الشیخ لما نزلت من المرکب وقربت عمران جاران قلت
کیف ادخل العبد بلا اذن والیها فاستقبلنی صاحب هذا القبة.
القبة واشار الی قبة فی القبور وقال تفضلوا وانزلوا فان البلد بلدکم
والبیت بیتکم فقال بعض اهل البلدة صاحب هذه القبة من خلفاء
الشیخ علی اتشاذلی قد قال سیدنا الشیخ فی جاران قد ظهر البارحة وکانت
لیلة سابعة وعشرین من شهر رمضان تجلی عظیم عظیم منزها عن اسم
الحجاب ورسم الاستتار واستمد المجلس نورا بحیث وصل لکل واحد
من المصلین حظ من ذلک قلت یا سیدی انی کنت اذ ذاک عندکم
وفهمت من جهتکم الشریفة ان لیلة اذن قد ورد علیکم شئ عظیم ثم
ذکر صحبته اللیلة المبارکة او یوما بعدها اسرار غریبة ومعارف عجیبة
متعلق بها قال یوما رایت الیوم فی الحلقة بان قد ارسل علینا
الینا افراس عجیبة کثیرة واعطی واحد منها للولد الاعز محمد فرخ ثم
قد اتصل بقدمی المسجد درض فتوجهت الیوم ایضا فی الحلقة الی ذلک
فما ظهر الا کما ظهر فیاشرنی لمثل هذا الفرس قال سابقا بعث الیوم

قال سیدنا الشیخ
و الصابت
من شرفة خلقة
الیوم اذ رایت
ان راس انوله

سنانر

فی سر الولد الاحب سعد الدین محمد لا الخلف فی الوطن نورا ما رأیت مثل ذلک
علیه اولا قال نظرت الیوم فی الحلقة بصحبة الولد محمد فضل الله وکان فی مرض
فرأیت منه قال ان الولد الاعز محمد فرخ ما تخلف عنا فی شیء من المقامات
قال کنت الملطوف التهجد فی المناجات فشهدت السلطنة للوالی الصالح
السلطان اورنک زیب بالصورة التامة حتی الهمت باستجابة الدعوة واسـ
کرسی السلطنة فحمدت الله علی ذلک قال یوما فی الطریق لمن سیرانی تجرما نه
العلامة قلت لعل منا فترض فاستغفر له وشیء تخاطبني بعد امته فی الطریق
بان ودع هذا الرجل قلت بل انتم فقرأ سورة الضحی وودعتم قال لما استعـ
رأیت نورا وسرورا عجیبا حصل له من ذلک فی بشاشتی وما کان یطالب
یفارقنی حتی ودعه من هنالک [illegible] قال بیان الطریق بعنه لاحد فان
انت من المقاصد فاقره علیک وما علیک وصلی الله علی خیر خلقه محمد واله اجمعین
قال سیدنا الشیخ لما طفت بالبیت ونظرت فیه وجدته نورا مبینا
وسرا مکنونا وحقیقة منزهة عن شوائب العکوس والظلال ناشئة عن
اصل الاصول عن حضرة الاحدیة المجردة عن الشیون والاعتبارات
مقربا متوجها الی نور الانوار وسر الاسرار وانکشف حقیقة قوله تعالی
مبارکا وهدی للعالمین فنظرت الی سر المسجودیة الیه فانکشف لی ذلک
المعنی محصلت لی لذة عظیمة ومحبة کریمة واتصال بلا کیف بتلک
تلک الحقیقة المنزهة المعراة قال ما وجدت ثمه حجرا ولا مدرا الا وادرکت احیاء
وعلم بل کل جزء منه مستجمعا لسر الاحمادات حالیة ووجدت الرکن

اليماني وان حقيقة عجيبة لذالك الحجر الاسود يعني ان له حقيقة اخرى بشأن
عظيم وكذالك الحجر والميزاب والاركان الداخلة والخارجة منه حقائق
عليحدة وهذا انما هي صور ومظاهر لتلك الحقائق والمعاني ومنعه هذا
ما يدق صفاته والتمسه احيطي له سرا جملي قال وجدت في البيت بحرا من
نور انا محيطا للافاق وجدت نفسي فانية فيه قال لما طلعت العرفات
رايت كثيرا من الناس غافلين عن جناب الله سبحانه فبعضهم مشغول باللهو
واللعب وبعضهم بالشتم فيما بينهم وبعضهم متوجها الى امور الدنيا وخلاف
مرضاته سبحانه فتفكرت في نفسي كيف تقبل الله منهم شيئا وهم مشغولون
عنه فابصرت في عالم الملكوت بان رحمة الله سبحانه تمحو عنهم سيئاتهم وتصقل
لطائفهم لكدورات قلوبهم ولنياتهم والصادم ويطهرهم تطهير الحداد
خبث الحديد بالنار وهم يغفلون مشغولون بغيابه تعالى قال وجدت
البيت محفوفا باستار الجلال الناشئ عن غناء الله ان الله غني عن
العالمين ولذا ترى الناس يأتونه من كل فج عميق عراة حفاة بالتذلل
والافتقار ويحولون حوله اما اني وجدت حقيقة داعية طالبة كذلك
قال كان يصعب علي ان اجلس في الحطيم في صورة نحر عظيم فاردت
ان ادخل اصحابي فيه فتوجهت لذلك حتى ادخلت بعضهم بعد توجه
عظيم قال وحصل لي في طواف الكعبة الرباني تقربت ما حصل لي
ذلك في التجليات ولا في المشاهدات قبل بلمنة هكذا انتبه على قول
الله عز وجل مباركا وهدى للعالمين قال ادركت يوما خلف المقام

نحبد

عبداً من عباد الله لعله من الابدال قال لیلة صنع فیها ما وقته ظهر اللیلة علی سر عظیم بعید من الافهام واجب الاستتار ممنوع الذکر والاظهار فلو اظهرت ذالک لقطع البلعوم وذبح الحلقوم فلمت وتوجهت فلما دنا ما ازهر العبارة مورد ذلک السر عظیم الدرة قال قد کنت یوماً ما اصلی فی الحطیم ناظر الی موضع السجود فقلت ینبغی ان انظر الی الکعبة واخذت النظر الیها فعقدت النسبة التی کانت من النظرة الاولی فعجبت عن ذلک ما اخذت البصر عنها حتی مضت مرتبة فبینما اذ ظهرت نسبة عظیمة حصلت من النظرة الثانیة احسن من الاولی واقرب الی حضرت الاطلاق فصارت الاولی ثانیة والثانیة اولی قال یوماً کنت الفن بعض الطالبین من اہل المکة المعظمة ذکر الطریق فی المطاف تجاه الحجر عند مقام الحنفیة اذ ظهر رجل طویل القامة منور الوجه بیض الثیاب فی غایة الصباحة کانه من رجال خراسان وتوجه الی فاملا ما جرانه تنعیم یعنی نحن لانیس لا نجلس وہو تبریة منی فحله وجلس عندی فنظرت الیه وتوجهت علیه فما وجدته اجساداً ولا املحاً ولا روحاً فصغت النظر فی ذلک حتی الہمت ان ہذا ظہور حقیقة الحطیم التی ہی الواسطة بینه وبین ربه وقلت ہذا من قبیل قول المجدد رضی الله عنه حیث قال ان الکعبة الحسنا قد تستفیض من انوار الکمل زمان تردہم الی الکمل الذی طلبوا له مراتب الظلال والاصول والحقائق والشیون ووصلوا الی الذات البحت فتیمار قوا فوق حقیقتها تستفید منهم وقت نزولهم ...

ر ۔ ب
فبینما
رب نفعنی جاری
سبحان الله

انا ما سمعت احدا ينقل عن احد مثل ما استمعتك ومنحت عليك غرائبه
الاكرم نفع الله المسلمين وابا ای بركات السلف والخلف قال يوما رايت
في الكعبة المعظمة امرا حملني على ان اقول لها افضل المخلوقات فقلت لان
~~افضل المخلوقات محمد سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم فظهر منها انی لما~~
افضل المخلوقات محمد سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم وظهر منها انه
فقلت لا بل كما قلت قالت لا بل كما قلت انا فما كان يظهر منها الا كما اظهرت
ثانيا وما كنت اظهرت اولا وكلما اجلس في الحرم تجري بيننا هذه المعاملة
فكانت كلما اتى بدليل عارضته وكنت اذا اتتني بحجة ادحضتها حتى
بقي مني ومنها هذه المناظرة مدة مديدة وكانت اذا دعوت عندها بدعوة
وقلت رب بحرمة الكعبة ترفعها الى السموات في الساعة واذا قلت
يا رب بحرمة سيد الخلائق كان تستترها ان من كان تحت سرادقات
سلطان لا يناسب ان يلتجي الى سلطان اخر لكني ما كنت ادع
التوسل بحضرته عليه من الصلوات والتسليمات اتمها واكملها الى
ان كنت يوما مواجه الكعبة وبيننا هذه المناظرة فاخذت اصلي
على النبي عليه الصلوة والسلام حتى ظهر ضياء ملك الله الجمال المحمدي
عليه وعلى اله وصحبه الف الف صلوة وتسليمات ثم ظهر ما ظهر حتى
ان الكعبة الشريفة صعدت فمي ذرعتني والله سبحانه اعلم بحقيقة
الحال قلت ينبغي ان يتفكر في هذه المعاملة تعظيم منزلة سيدنا
الشيخ وشرف مكانه فطوبى لمن توسل هذا المقرب الالهي قال

فظهر منها انها افضل المخلوقات صح

في

۱۹

فی بعض اولاده عنه الطاف کان یظهر علیه فی الخلوة فمنها عجیب فی الکعبة الکریمة
قال لما فرغت من الحج والنحر حدث لی مرض شدید ووجع عظیم حیث
تعذر القیام والقعود وبقی مدة کذلک ضرر فظهرت علی یوما انتبه کریمة
وتجلی عظیم ما وردت مثلها قبل قط لا فی الطواف ولا غیره وبرزت
مقامات متعالیة ثم نودیت ان هذا المرض کان لاصل هذه الدولة العظمی
ثم قال ان الله تعالی لما یرید لعبد منزلة ولیس له من عمله ما یوصل الی
تلک المنزلة فیبتلیه ببلاء ویوصله به الیها قلت فلعل هذا سر ابتلاء المقربین
بالبلیة العظیمة حول عهدهم لان منازلهم الکریمة ودرجاتهم العظیمة العالیة
عن ان یکون حصولها باعمالهم وعباداتهم فلا محالة یکون ذلک بمثل
هذه الامور یقتضی الحکمة العالیة والعادة الجاریة ولذا یفرحون بها فرحا
شدیدا قال صلعم واحدهم کان اشد فرحا بالبلاء من احدکم بالعطاء
رواه الحاکم وابن ماجه ولهذا کان الانبیاء اولی واحق بهذه الدولة ثم
الامثل فالامثل یبتلی الرجل علی حسب دینه فان کان فی دینه صلبا
اشتد البلاء وان کان فی دینه رقة فیبتلی علی قدر دینه فما تبرح
البلاء بالعبد حتی یترک یمشی علی الارض وما علیه خطیئة رواه احمد
والبخاری والترمذی ولقد سمعت سیدنا الشیخ فی شداید امراضه وهو
اکثر ما یکون فی الامراض بل قلما رایناه یمشی علی الارض صحیحا مدة مدیدة
اسرار غریبة وعنایات عظیمة من ربه تعالی وکان یقول انها بلغتنی بکلمات
عجیبة وتشریفات عالیة ویؤید ذلک ما سمعت من حضرة القطب الربانی

السر الرحماني الشيخ محمد المعصوم يقول كنت عند سيدنا الشيخ في مرض من
امراضه اذ رأيت ان النبي صلى الله عليه وعلى اله وسلم قد ظهر هناك ومعه
اهل بيته رضوان عليهم اجمعين يعالجون الشيخ مثل معالجة اهل له لعله
قال ومنهم سيدتنا فاطمة الزهراء رضي الله تعالى وقال اني علمت ان توجه
لدفع ذلك المرض لم اجد شيئا غير الرحمة الخالصة والجمال البحت فكيف
اوعول فيه ذلك انواع العنايات من حضرة النبوة ومن اهل بيته
سيما من سيدة النساء فاطمة الزهراء وسيدتنا خديجة الكبرى ومن
خلفائه لاسيما من سيدنا وجدنا عمر الفاروق صلى الله عليه واله وسلم
وصحبه اجمعين قال جرى بيني وبين البيت معاملات غريبة لا اظهر
على الناس قال يوما اتوني حلاوة اقسم بين الناس شكرا فان ربي
تعالى تجلى لي اليوم ضاحكا فلله الحمد على ذلك حمدا كثيرا وحاجب
ربنا ويرضى وقال لبعض اصحابه اني استفدت من حضرته انه قال تكلم
لي ضاحكا قال المولف غفر الله له لا يكبر عليك مثل هذه الامور فان
لها تاويلا عندنا قال سيدنا الشيخ يوما الضحك عبارة عن مقام الرضا
وكثيرا ما تجده في كلام النبي صلى الله عليه وسلم وفي كلام الصوفية من المتشابهات
اكثر من ان تحصيها فاياك وسوء الظن بهولاء الاكابر كيلا تكون
من الخاسرين قال اني لما اشتد المرض علي كنت الحوف في البيت
حيث شئت خارجه وداخله مجردا عن البدن فعلمت يوما عند
اربابه العلم داخله وخارجه اني كنت مشتاقا لطواف كما اني مع هذا الهيكل

الجسماني

الجسمانی فینقطعن بهذه الاوجاع والامراض عن ذلک فرأیت قد توجهت
الارکان وفی ذلک ثم رأیت بعینی وبعین رأسی تغشی هذه الصور القبیحة
ببلیتین ونزلن الی الکعبة الحسناء فعلی ما ثم تعبیر ذلک قال الشیخ محمد فرخ
فی العبارة عنه لعل تلک الصور صور امراضکم وتبرزن الی الکعبة
بانها اخرجتها من بدنکم وبعلین تجردنا بنور الاعلم فسکنت عن بعید وقال هکذا
نظیر قال المؤلف بهداه الله تعالی کنت یوما عند الشیخ اذ دخل علیه قدوة
العارفین الشیخ محمد المعصوم وقال کنت عند الکعبة المکرمة اذ دعوت لصحتکم
ولدفع امراضکم فرأیت قد شارکتنی فی هذه الدعوة ورفعت الایادی
معی مراتب الامکان کلها فردا فردا ثم شارکتنی مراتب الوجوب طرا
من الشیون والاصول والصفات کذلک حتی انتهت المعاملة الی
الذات البحت تعالت وتقدست فیا کمالا لهذا الداعی والمدعو له دامت
برکاتهما قال یوما کنتم تذکرون عندی ان الکعبة الحسناء تقول للنبی
صلی الله علیه وسلم یوم القیمة یا رسول الله انی لعنت لزواری فاشفع
عنهم فقلت فی نفسی کنت ترجو انا الذلیل ان اطلب شفاعة النبی علیه
الصلوة والسلام فما بال ذلک لاتجد لعل الله یرزقه الشفاعة فینا
احضرت نفسی فتعیت ورأیتنی فی صعید عظیم مع جنود من الجلادین فی
زحمة کثیر فقلت ینبغی ان التمس رسول الله صلعم کی اتخلص من
هذا الزحمة فاحضرت بجنسه علیه السلام فبینا انا اذ رایتنی علی ناحیة
بدلتها علیه الصلوة والسلام قلت لابد ان یکون سیدنا الشیخ

فی موقع الخضر ردنقاله علیه الصلوة والسلام اوشریکا له فی بعض کمالاته
التی هو متقاماته الرفیعة العالیة وبالوراثة التبعیة لقوله علیه السلام من رانی
فقد رای الحق فان الشیطان لایتمثل بی وقوله صلی الله علیه وسلم اذا اقترب الزمان
لم یکن رویا الرجل المسلم تکذب وقوله علیه السلام الرویا الصالحة جزء من ستة واربعین
جزءا من النبوة مستغنیات علیها ولا نستبعد کون سیدنا الشیخ معه
علیه السلام فی مکانته العلیه ودرجته الرفیعة فان ورثة الانبیاء علیهم السلام
لایتجاوزون عن مقاماتهم الکریمة العظیمة وکمالاتهم العلیة السنیة ویشهد علی
ذلک ما رواه البیهقی فی الدلایل وابن عساکر وجمع کثیر عن سعید الخدری
رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم صعدنا الی السماء السادسة
فاذا انا موسی بن عمران رجل کثیر ادم الشعر لو کان علیه قمیصان خرج
شعره منهما واذ هو یقول یزعم الناس انی اکرم الخلق علی الله وهذا
اکرم علی الله منی ولو کان وحده لم ابال ولکن کل نبی ومن تبعه من
ذریته قلت یا جبرئیل من هذا قال هذا اخوک موسی بن عمران ومعه
نفر من قومه فسلمت علیه وسلم علی ثم صعدنا الی السماء
السابعة فاذا انا بابراهیم واذا هو جالس مسند ظهره الی البیت المعمور
ومعه نفر من قومه فسلمت علیه وسلم علی وقال مرحبا بالابن الصالح
فقیل لی هذا مکانک ومکان امتک ثم تلا ان اولی الناس بابراهیم الذین
اتبعوه هذا النبی والذین امنوا الایة واذا بامتی شطرین شطر
علیهم ثیاب بیض کانها القراطیس وشطر علیهم ثیاب رمد ثم دخلت البیت
المعمور

مستغنی علیها

نفر

واذا انا برجال من امتی

المعمور وجل بعض الذين عليهم الثياب البيض وحجب الآخرون الذين منهم عليهم الثياب

الرمد وهم على اثر فضيلة اما ومن سعى في البيت المعمور الحديث واعلم ان سيدنا

الشيخ كثيرا ما اخبرنا بوصوله الى بعض مقاماته العظيمة ودرجاته العالية ثم مثل ابيه الكرام

رضي منها ما اخبرنا الله سانقلها منها ما نذكره في الخاتمة منها ما لا نذكره قال المجدد

رضي الله عنه ولا يلزم من وصول فرد من الامة وشركته في مقام النبي الذي مكانه فوق

مقامات سائر الانبياء افضليته عليهم عليهم السلام فان وصوله ذلك بالتبعية

لا بالاصالة وشركته معه عليه السلام شركة الخادم مع المخدوم ومن البين ان الخادم

الذي في مقام مخدومه وانه كان يأكل من طعامه ويشرب من شرابه بالتبعية

لا تفضل على اخوان مخدومه الذين مقاماتهم فوق مكانته لان مقاماتهم

بالاصالة وذلك تابع في وصوله الى تلك المكانة كوصل امهات المؤمنين

رضي الله عنهن في الجنة الى درجة النبي عليه الصلوة والسلام فوق درجاتهم جميع

الانبياء عليهم السلام قال لما زرت قبر سيد تاج رضي عنه وجدته عاليه

عظيم الشان كثير القدر فاكرمتني بعنايات كثيرة قال لما خرجت

من منزلي لزيارة الشيخ تاج استقبلني من مرقده حتى ادركني

على بابي ورافقني منه الى مقامه وصاحبني بمودة ومحبة تامة

فذكر لي المجالس الماضية والمعاملات الجارية بيننا في الدار الدنيا

قال فقد ظهر من ذا الشرف واشار الى نكات منها تظهر من انه على رجل

نوراني وقال لي السفر الذي تريدونه مبارك لعل ههنا قبره فاخبر

انتهى

دون

الناس على ان هذا الطفل قبر رجل من المشايخ يزار ويتبرك به وصلى الله
على خير خلقه محمد وآله وصحبه اجمعين قال سيدنا الشيخ في الخليفة نام مرة
حين افاق من حلقة الفجر رايت النوم في حلقتكم هذا انوار اعظمها على وارد
على اهلها فلما رايت مثل ذلك عليهم انوار متلالية على سرايرهم كانها
صبارة تطلع نور نور على نور يهدي الله لنوره من يشاء ثم الهمت ان يومك
هذا مثل يوم شيخك ووالدك حين نودي في سره ان قد غفرت لك
ولمن توسل بك الى تو سطه او بغير واسطة الى يوم القيمة قلت ليس ذا ان
اول بركته من حضرة الكريمة المتعالية فبشرى للمتشبثين ثم البشرى والحمد لله
على ذلك حمدا يحب ويرضى على ما لك ذا لنسمعك ههنا من عجائب المكاشفات
للمجدد للالف الثاني وهو ما وقع في مقاماته رضي انه كان يقول من دخل
في طريقتنا وتوسل بنا او بغير خلل ويتوسل من الرجال والنساء بالواسطة
او بغيرها الى يوم القيمة كلهم قد عرضوا على اسمائهم وانسابهم ومساكنهم
ومولدهم فان شئت اذكر كل ذلك بحكم الله تعالى والاعجب من ذلك ما ذكره
في المقامات انه رضي قال الهي ان في الهند قد بعثت الرسل والانبياء
عليهم السلام وكوشف على اسمائهم ومساكنهم ومولدهم ومقابرهم وكوشف
من تبعهم من الناس ولا الظاهر لنبي عليه السلام الذي بلغ تبع
وكان رضي يجلس مع اصحابه بعض قرى تبعهم ومراقدهم الطيبة ويقول
يرى على قبورهم انوار امثال الله قال المولف بل لا عجب في مثل

مثل ذلك نفعنا الله قال مع البدر لما رحت الى مقابر الشهداء رأيت القبور فيها
وجوانبها ممتلئة بنورهم كأنما تشع انوارهم على جراحاتهم مثل الفوارة فلما زرتهم
ونجيتهم وجلست عندهم انكشف على حياتهم وتزريقهم وتفرحهم بما قال تعالى
لا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون فرحين
بما آتاهم الله الا انه ظهر منهم العنايات العشارات قلت او يكون معنى الله
يوم الشهيد معكم امنا قالوا انك لمعاد لك اليوم مأمونا ثم بشرها كث ولده
الاكبر الشيخ عبد الله بشارة حميدة فلما خرج من عندهم ومشى الى منزله اشار
بيمينه الى واد تحت الجبل وقال ارى ههنا ظلمة عظيمة كان فيها الباب
من بأرجهم فقيل ثمة قليب البدر قال يوما في خادمه الصوفي الصالح انه
دخل في سلسلة الاولياء قال يوما ظهرت لهم ام الخلائق شبيه ثناء حوا رضي
بعنايات كثيرة وما اعظم شانها ومنزلتها قال يوما اني كنت متوجها
على نسبة بعض مشائخ الزمان فوجدتها كبيرة الشان في كمالات
الولاية اما في كمالات النبوة فكذلك لكن وجدت نسبة رجل يعني
نفسه الكريمة فيها اعظم شانا منها وكذا استفدت من حضرة المجدد
رضي الله تعالى عنه من قبل قال يوما ان المدينة المقدسة ترى من هنالك
ملتصقا بالعرش الاكبر فسبحان الله ما ارفع قدرها وصلى الله تعالى
على خير خلقه محمد وآله وصحبه اجمعين قال سيدنا الشيخ لما دخلت مسجد
النبي سيد العرب وشفيع العجم امام مكة الحرم ترجمان لسان القدم منبع العلوم
والحكم معدن الجود والكرم صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ورغبت تحية المسجد

عند مصلاه فاذا انا بندا من حضرته علیه السلام العجل العجل فانا منتظر الیک فاتممت الصلوة واستعجلت الیه ووقفت وجنبته وقربت حضرته سلطنته کلّت العقول عن فهمها وسدّة عظیمه تحیرت الاوهام فی دریها وهو علیه الصلوٰة والسلام فی سرادقات الجلال علی عرش المجد والجلال بحیوٰة منها حیوٰة الحیوٰة غیر محتجب بشیٔ اجلّ بکذا ینبغی ان یکون حبیبا لرب العزة والجبروت ومصطفیه من الملک والملکوت فقلت ما غاب بک وما جری بینه وبینک قال جری بینا ما جری لا یعبر ولا یشار کما افاد وقد غرب والله قطع بوادی بعیدة وطی فیافی عمیقه الی سلطان عظیم الشان فی غایه الکرم والاحسان وفی نهایه التلطف والامتنان فما یفیض علیه من موائد نعمه قال وجدت روضه النبی صلعم یتفخر وتباهی علی العرش والکرسی کیف لا انما العرش والکرسی واللوح والقلم واقطار السموات والارض قطرة عن محیط ونقطه من لوحه الکریم علیه الصلوٰة والسلام

آب مرکز دور هفت جدول گرداب سپین و موج اول مصلح سپهر گوهر او معراج ستاره بر در او ارواح بخاری از دماغش اشباح دخانی از چراغش هم مطلع اول سبائی هم مصرع آخر رباعی یک نفخه نسیم روح از بهارش یک نقش دو گلزار کون از نگارش سنبلستان ازل خزینه او محراب ابد مدینه او زنار زمینش دامان فلک در آستینش صد باغ بهشت در نسیمش صد اطلس چرخ در گلیمش صد صبح بهار در جبینش

صد دستہ چمن زار ستیزش جو بلا تا نہ لامکان فضائیں نعلین دو کون
زیر پایش در صید جہان سوار جلال اک اوئجنہ فلک بقراک اللہم
رب صل وسلم وکرم علی ہذا الرسول الکریم ذی الخلق العظیم والصراط
المستقیم صلوٰۃ دائمۃ بدوام ملک باقیہ ببقائک وآلہ وصحبہ وتبعہ کذلک
قال شاہدت من سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عنایات کثیرۃ
مالم اتوقع مثلہا من جنابہ وکذلک من سیدنا وجدنا عمر الفاروق
رضی عنایات کثیرۃ والدکریم عم علی ولد غریب قادم من سفر بعید یاخذہ
فی حجرہ ویعانقہ ویقبل عینیہ ووجدت سیدنا عثمان بن عفان و
سیدنا علی ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما حاضرین فی محفلۃ الشریف
بل رایت الصحابۃ کلہم اجمعین عمدہ علیہ السلام ووجدت سیدنا
سلمان الفارسی لطیفا لطیفا وانوارا وبرکات عظیمۃ قال لما فرغت
من الزیارۃ فاجبت تجاہ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہم
ارزقنی بطفیل ہذہ الزیارۃ ما رزقت اولیائک متضرعا قیل انا
اوجائنی خطاب بعتاب بانک اصبحت عند خاتم الرسالۃ سید الانبیاء
ثم ترجو اما عند الاولیاء استبعد کون الذی ہو ازکا والذی ہو خیر
فلا یکون متمناک بعد الا ما فی ہذہ الحضرۃ العلیۃ العالیۃ قال قد
غلب علی ہنالک کستنۃ الروزا اللمعان من جہۃ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلی آلہ وسلم بامرہ تامۃ بحیث کنت احب الصلوٰۃ علی المرسلۃ الیہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام لعظمۃ قال وانتشار النعت المقررۃ عندنا

راجعة الى وما كنت ارى على نفسي الا الثياب التي كنت احبها عليه
صلى الله عليه وسلم فتفكرت يوما في ذلك لانك كنت تدعي محبة الحق
سبحانه وهذا تميل بها فماذا فالهمت ان هذا ثمرة كمال المحبة سبحانه
فاين انت فقلت يا سيدي اما اعطيت لكم من حضرة المخلعات قال
اما استفدت من يعطيها ففهمت بما يشير وسكت قال لا تدخلوا في حجرته
عليه السلام مع العقد والذهول بل تادبوا باحسن الاداب وراعوا
عظمته ثم سلموا عليه من بعيد فانه صلى الله عليه وسلم في حاضر تطلع على
صلوتكم وسلامكم قال عليه السلام من صلى على عند قبري سمعته رواه البيهقي
في الشعب عن ابي هريرة رضي لكن ان عليك حتى تنظر الى هذه الدقائق
واني لا ارى من عليه تسليم عليه من بعيد مع الهيبة والخشوع سريع
الى القبول والفائض على القرب واعلم اني لا ارى خير الصلوة عليه
مقبولا عند كثيرا من الاوقات في روضة عليه الصلوة والسلام قال
كاني ظهر لي هنا حقيقة قول المجدد رضي توسط الغير نفع من البين راسا
ونظرا فان الحاصل هو حقيقة المحالي وهي التي لا واسطة لها فان الحرمت
حقيقة مع تلك الحقيقة فهي ايضا كذلك قلت هو علو هذه المعرفة ايضا يعلم
من ان الاولياء على نبينا وعليهم الصلوة والسلام مع اصالتهم ونبوتهم
يتمسكون بتبعيته ويبتغون الدخول في امته وذلك اطلب اتحادهم
مع حقيقته عليه السلام فان ترفع الحجب والمتوسطات من البين مستلزم و
اسبابه لا تيسر الا بعد الوصول والاتحاد مع تلك الحقيقة التي

اى

هی حقیقة الحقائق و مبدأ الخلق وهی اول الظهورات ورئیس التعینات کما ورد اول ما خلق الله نوری ذکره فی خطبة الشواهد فلولاها لما خلقت الافلاک ولما ظهرت الربوبیة وتلک الحقیقة هی التعینة الحبی الذی اشیر علیه الیه فی الحدیث القدسی کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق وذلک الوصول والاتحاد لا یحصل الا بعد الدخول فی امته ومتابعته ووراثته علیه الصلوة والسلام وهو علی المراتب واقصی الدرجات اذ تصور کمال فوقه ولا یتخیل مقام وراءه وبهذه المنزلة العظیمة کان اهل هذه الامة خیر امة وصاروا کانبیاء بنی اسرائیل ولکن الواصلین بهذا الوصول والاتحاد اقل قلیل من خواص هذه الامة المرحومة المتابعین علیها علی امامها الصلوة والسلام والتحیة قال رایت سراج الامة امام الائمة الامام الاعظم ابا حنیفة الکوفی رضی الله عنه محتبیا بالعباء العربی فی روضته المشهورة وکذلک محی السنة النبویة منور الملة المصطفویة الامام الرئیس محمد بن ادریس الشافعی رحمة الله علیه ثیابا لطیفا نظیفا بالعباء العربی ورایت امام المقام المقدس مالک ابن انس والامام الاعلم احمد بن حنبل وامام المحدثین محمد بن اسمعیل البخاری مواجهة حاضرین هناک ووجدت منازلهم بهذا الترتیب والله اعلم قال احد عمالی اقعا وصلوا عمالی حرمه صلی الله علیه وسلم مثل من یحل بحضرة السلطان وهو متوجه علیه وناظر الیه بلا حجاب قال یوما رایته فی الروضة المطهرة عند رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ خطر ببالی سوء معاملة رجل فی الهند بحیث

اقسم جلیلی بتذکره حتی شکوت الی جناب القدس مستغیثا یا حبیب الله
احکم بیننا بالقسط انه قد اذینا لغیر الحق فظهر من کتم الغیب ما ظهر
لیقتضی الله امرا کان مفعولا نعم ان الله عزیز ذو انتقام باد هر کس تا
هر که در افتاد بر افتاد قال کنت یوما فی منزلی مع الطلاب فی حلقة
الذکر فاذا انا بنهر عظیم عجیب انفلق من محیط الاعظم علیه
وعلی اله وصحبه الصلوة حتی جاءهم وغشیهم بحیث اخذ کل احد
احد منهم حظا قدر الاستعداد وکان ارجح الکل الولد الاعز
صبغة الله محمد فرخ قال یوما نظرت الی مشایخ الطریقة فی روضته
علیه السلام فظهروا مستغرقین منهمکین فی جنابه علیه الصلوة
والتحیة غیر متوجهین الی غیر عمرو زید ورایت امامنا العارف الکامل
خواجه نقشبند قدم فی الحسن غایته واللطافة فی صفوف المقربین
قال یوما اجد الدعوات فی روضة النبی علیه السلام مقبولة کلها تجیء
مثل فلق الصبح واجده علیه الصلوة والسلام شریکا فی الجماعة کلها منی
المتواتی والاوائل قال یوما خرجت من الصف لامام الامام للاوراد فی قبة
الاباذی لله علمت او یتقبل منی و انا خارج من الجماعة فنودیت ان
دعوتک فی محلی رایت القبول والاجابة قلت کیف لا وقد سمعت
یقول کنت اجده علیه السلام فی المصلین قال یوما حضرت فی الروضة
المنورة اذ حضرت الی القدس الهی کما سرقتنی ومن معی من الانوار
المحمدیة حتی لعذرنا فیوضا و برکات استنبت ادعیته صمد ربنا

بالاسرار

بالاسرار فلا تحرم الذین اخلفناهم فی البلاد والاوطان من انواره فرایت
قد انتشرت الانوار من حضرته علیه السلام مائدة مائدة فغشیت الذین
ذکرتهم فی المناجات قال انی یوما التجئت فی حضرة النبی صلی الله علیه
وسلم فقلت یا رسول الله ان ولد محمد فرخ قد نال حظا من الکمال لکنه علی
طرف من الارتقاء فمن له الله فرایته علیه السلام توجه لذلک توجها حتی
رجوت الاجابة ثم دعوت لولدی سعد الدین محمد فما ذلت حتی جاءنی
البشری او قال ظننت الاستجابة فیه ایضا وقال لی ولد اخر انی کنت
بشهر الروضة المقدسة وهو معی فبینما نحن ظهرت من حضرته علیه السلام
عنایات خاصة فی حقه ولقیت مرة کذلک قال تفکرت یوما فی الروضة الکریمة
ان حشر هذه البقعة المبارکة کیف یکون فی الجمادات ینبغی ان یکون مع
رسول الله تعالی علیه وسلم فی الاحیاء فرایت اجزاء الروضة المقدسة تبسمت
وقالت بلی لسنا بجمادات بل نحن روحانیات قلت تزید هذه المکاشفة
حسنا ما ورد فی الحدیث النبوی انه اسلم ارض مدینة ولننبهنک علی معرفة
شریفة من معارف مجدد الالف الثانی رض فاعلم انه رض قال ان الکفر
والاسلام کما یوجدان فی الثقلین یوجدان فی اراضی البلاد والقری ایضا
لکن لکل صنف من المخلوقات احکام علیحدة لا یعلمها من احد بذا بذلک کان
رض اذا انزل بارض یذکر حقائق تلک الارض کفرها واسلامها ویوید ذلک
ما رواه احمد والترمذی وغیرهما عن ابی موسی رض قال سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول ان الله خلق ادم من قبضة قبضها من جمیع الارض فجاء

بنو آدم علی قدر الارض منہم الاحمر والابیض والاسود والسہل والحزن
والخبیث والطیب وما رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس انہ
قال قال صلی اللہ علیہ وسلم علی اٰیۃ احد ہذا یحبنا ونحبہ علی باب من ابواب
الجنۃ وہذا عیر یبغضنا ونبغضہ وانہ علی باب من ابواب النار وقال
بعض المحققین من الصوفیہ ان دعوۃ النبی علیہ السلام کما انہا عامۃ
للثقلین کذلک شاملۃ للجمادات ویؤید ذلک ما سمعنا من قول النبی
علیہ السلام انہ اسلم ارض مدینہ عظمہا اللہ تعالی وما ذکر فی شرح المثنوی
عن بی ضما انہ قال کان فی الیمن ماء من شرب من ذلک مات فارسل
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الناس اسلموا فاسلم انت ایضا فاسلم بنت
الضیاقی فاسلم ذلک الماء فکان اذا شرب منہ احد یا خذہ الحمی ویدفع
ثم الموت وکما ان دعوۃ عیسیٰ علیہ السلام للخلق الی الحق ثابتۃ کذلک
دعوۃ متابعۃ الکاملین لقولہ تعالی قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ
انا ومن اتبعنی لکنہا راجعۃ فی الحقیقۃ الی دعوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وکما ان دعوتہ علیہ السلام عامۃ للثقلین والجمادات کذلک دعوۃ متابعیہ
الوارثین لکنہا فی الحقیقۃ راجعۃ الی دعوۃ النبی علیہ النبی علیہ السلام مثل
دعوۃ رسل عیسی علیہ السلام واستفدت من بعض کبار اصحاب الشیخ
رضی اللہ تعالی عنہ ان البلاد والمواضع کانت تومن وتسلم بین یدیہ
رض وذلک تشمل الوراثۃ والتبعیۃ وذہب طائفۃ من الصوفیہ الی
ان الکفر والاسلام منحصران فی الثقلین وما سواہما علی ہدایۃ فطریۃ

به فيا ليت شعري ما حملهم على ذلك عن ظاهر النصوص وكيف يرد الاعتداد
في العير والغرقد الذي هو نقش رسول الله صلعم على ضلالة حيث قال لا تقوم
الساعة حتى تقاتل المسلمون اليهود فيقتلهم المسلمون حتى يختبي
اليهودي من وراء الحجر والشجر فيقول الحجر والشجر يا مسلم يا عبد الله هذا يهودي
خلفي فتعال فاقتله الا الغرقد فانه من شجر اليهود رواه مسلم عن ابي هريرة
رضي الله تعالى عنه والشيخ ذكر في شرح حديث الاسلام انه عم قال في الباذنجان
انها اول شجرة آمنت بالله ولو كان كلمني على هدايته وجنيه لم نستقم
لحديث معاذ رضي الله عن ذلك والمحبة رضي الله تعالى عنه في ماهية العالم وكيفية
ايجاده وكيفية خلق الجنة وما هيهنا مذهب خاص يصدقه ويحققه
كل فتن متحقق وذلك مشروح ومبين في مكاتيبه العلية ورسائله الشريفة
نعم اريد ان اذكر بعضه في ماهية الجنة وشان ظهورها بالاجمال ههنا
ايضا فاعلم انه قدس سره يقول ان الجنة والحور والقصور والاشجار
والانهار والولدان والغلمان كلها صور الاسماء الالهية التي
هي مبادي تعينات الخلائق تجلت وغلبت فيه الكل احد ظهر
في تلك النشاة بصورة الحور والقصور وغيرها وحمل من الاشجار
الا الجنة تفاوت بحسب العلو والسفل والجامعية وعدم الجامعية
كذلك الخيرات التي هي مظاهر تلك الاسماء المقدسة وحمل قوله
صلعم من قال سبحان الله العظيم وبحمده غرست له نخلة في الجنة
وقوله صلعم ... سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر

قيعان

روا ہما الترمذی علی ان المعانی النزیہیۃ التی ظہرت منہا فی الصورۃ
التسبیح والتحمید تظہر فی تلک النشاۃ بصورۃ الاشجار وغیرہا ونظیر
ہذا ما رواہ ابن جریر وابن حاتم والبیہقی وغیرہم عن علی ابن ابی
طالب رضی اللہ تعالی عنہ فی قولہ تعالی ویسالونک عن الروح الایۃ
قال ہو ملک من الملائکۃ لہ سبعون الف وجہ لکل وجہ منہا سبعون
الف لسان لکل لسان منہا سبعون الف لغۃ یسبح اللہ بتلک
اللغات کلہا یخلق اللہ من کل تسبیحۃ ملکا یطیر مع الملائکۃ الی یوم
القیمۃ قال رض فالتنعم بتلک الاشجار والانہار عین التنعم بتلک المعانی
التنزیہیۃ ولہذا کان محمود امرضیا وندعو الیہ بخلاف نعم ہذہ النشاۃ
فانہا خالیۃ عن ذلک المعنی ولذا کانت مغضوبۃ ملعونۃ منہیۃ عنہا
کما اخبر الصادق المصدوق صلعم ویشہد علی ذلک الکشف الصحیح الصریح
وقد فصل رض فی ہذا المقام تفصیلا عجیبا مع تحقیقات عالیۃ عند
بیانہ سر ورد محبۃ سیدنا یعقوب مع سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہما السلام
بانہا راجعۃ فی الحقیقۃ الی الحق تبارک وتعالی بخلاف سائر موجودات
ہذہ النشاۃ ویرشدک علی ذلک الکشف والالہام والمقدمات
السنیۃ الرائقۃ واشتم من ذلک ما سمعت عن کبراء اصحاب المجدد
رضی اللہ تعالی عنہم انہ کان یعیش مقامات اہل المحبۃ وشان
معیشتہم بہمۃ عنہ تتفاوت فی الماکل والملبس وغیر ذلک
کما کان یعیش معتقد صدقہ فی المحبۃ وقربہ من النبی صلعم مناکب
وتماثم

بعض من الملائکۃ

معتقد

وشفاعته

واخراجه للناس عن النار وكان يسمي بعض من يخرجه عنها ويفصل عن ذلك من احوال
البرزخ الاكبر والاصغر وتعين مقامه في روضة قبره وقبور بعض اصحابه وقد
بين روضة قبره ما لحمه وذلك الا بريعه ظاهره وكان يقول الكمالات التي ترد عليه اليوم
اعلى مما هو في اليقظة والتي ترد عند الموت احسن منها والتي في القبر اعظم منها
والتي في الجنة اكثر من جميعها الى آخر ما قال المؤلف لو ذكر مما سمعت من معارف المجدد
رضي الله تعالى عنه من احوال تلك النشأة منها مكملا لانقلب المختصر مطولا
والمجمل مفصلا فاولى ان اصرف العنان نحو التخليص مطلقا وان ما كتبت
وان كان القليل لكن لتفنية كاف للعليل وتوضيحه شاف للعليل الا ان اثار
العزيز المقدار الجليل ولا يكثر عليك هذه الكمالات العظيمة والعلوم الالهية
من مثل هذا المقرب الالهي في هذه الامة الكريمة المحمودة في التورية والانجيل
ولقد رايت في التفسير السيوطي في فضائل هذه الامة المنقولة عن الكتب السالفة
وعن الانبياء العظام عليهم السلام اخبار كثيرة بطرق عديدة منها ما رواه ابو الشيخ
وابن ابي حاتم وصححه [illegible] وغيره بن ابي حاتم حمدانه قال موسى عليه السلام
يا رب اني وجدت في التورية نعمة قوم حكماء علماء كادوا ان يبلغوا الفقه
حتى يكونوا انبياء منهم قال تلك امة احمد يا موسى انهم آخذهم العلم الاول والآخر
وانما ذلك للوارث الكبرى من الرسول المصطفى الذي دنى فتدلى فكان
قاب قوسين او ادنى والذي علم علم الاولين والآخرين وما في صحف
ابراهيم وموسى عليه وعلى آله واخوانه الصلوات والتسليمات الزكيات
العلي تعالى يوما [illegible] بجمعه المشرفة المحفوفة لسرادقات الكبرياء ذو الجلال فقد

محجبة

دار روضة المنورة محجبة باستار الكآبة والجمال زادها الله تشريفا وتكريما
ما جنبت وجاه النبي صلى الله عليه وسلم الهي لا تعط السلطنة والدولت
في ديار الله لبطال شتان بروج البدعات ويكثر السيارات تتخذ عرك اربابا
من المفسدين ويتبع سبيل المفسدين الملاحدة المعاندين ليسخرن
المسلمين ويستهزئن بنا الصالحين رب فاجعل على عبادك والدا صالحا
مروجا بالاسلام معاونا في الايام خليفة يرفع اعلام السنة اماما
يمحو آثار البدعة يقوم عماد الدين لتهدم سنن المجاريين يتبع سبيل الراشدين
يعز الاسلام ويعز المسلمين حاميا للملة البيضاء ناشر الشريعة الغراء
الصفا
اني لقد اطلعت على هذه الدعوات الحسنة السلطان اورنگ زيب
وتفرغت في ذلك حتى الهمت باستجابة الدعوة وقبولها واريت
في المثال مثل هذا المروج الاسلام كمثل شجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء
ومثل الآخر كمثل شجرة اجتثت من فوق الارض ما لها من قرار فحمدت على ذلك
فان كان هذا السلطنة الراشدة ثاني جمادى الاولى سنة ثمان وستين والف من الهجرة
النبوة على صاحبها الصلوات والتسليمات قال يوما ان النبي عليه السلام
خاطبني في هذا العرض حتى الخصم استمد الرجل ببعض الامور اذ عبده
نشار الله تعالى اسمه فيما بيني [illegible] ذلك [illegible] ذكر عبده ام لا وقال يوما في
الداجين اصر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ليالي الجمع في حلقتهم وقال
في المتفرقين لا اجد عليهم غشاوة خاصة من حضرته عليه السلام والبتة حتى تجهرون

احد مل حجرہ ومدرس الروضۃ المقدسۃ متوجہا الی الوداع قال وجدت الفاطمۃ
الزہراء رضی عظیمۃ القدر عند اللہ تعالی ووجدت صریحا عنہ ابنہ
الاکرم صلعم لا عنہ اولادی رض وفوق کل ذی علم علیم قال لما زرت
سیدنا ابن سیدنا ابراہیم علی والدہ الکریم وعلیہ الصلوۃ والتسلیم
وجدتہ فی شان عظیم ومنزلۃ کبیرۃ عجیبۃ وانما الصحابۃ الذین رقدوا عندہ فکانوا
بدور الدجی لکن عند شمس طالعۃ کانوا یرون مثل السہا قلت کیف لا
وہو قطعۃ کبد سلطان الخلائق سید الانبیاء وقال فی شانہ لو عاش لکان
صدیقا نبیا رواہ ابن عساکر عن ابن عباس لما زرت قبر سیدنا عثمان
وجلست عندہ وتوجہت الیہ ما وجدتہ فی القبۃ فتحیرت عن ذلک فنودی
ان عثمان بحضرت النبی علیہ الصلوۃ والسلام فقلت یا حسرتا سعیت
الیہ وما وصلت لدیہ وبعدہ اکراما للضیف ظہر بسلطان عظیم مع
عنایات کثیرۃ فلما خرجت من القبۃ حضرت بہما ضریح الشیخ ادم
قدس سرہ الیہ وجلست عندہ رایتہ منفرجا بسیمتہ ویشفع عندی
لاولادہ قال فلما ذہبت الی قبۃ الاسد ام الاسد رض
وجلست عندہما رایت منہما عنایۃ فلما رایت من احد مثل
ذلک وکان احمدی [illegible] من الشرفاء فقلت لہ اقرب فانک
من اولادی فقال ان اقرب لک وانت من الاولاد
لا یشفع لاحد ان یعتقد منک ذکرہا عندی من بعض الصحابۃ
من رؤیاہم الصالحۃ ما یشہد علی ذلک انی کنت متحیرا [illegible]

القبۃ

لا یشفع

بعض مأمورات كمالات سيدنا الشيخ او بعثت فرايت جمعاً من اهل العرب
يمرون علي زراماً فيهم رجل كبير فنظرت فاذا هو سيدنا الشيخ فتجاهلت
عن شأنه وقلت من هذا الرجل فقالوا هو سيد المحدثين في زمنه وشرفه بهذا
اللقب اعزازاً واكراماً ويوافق ذلك ما ذكر بعض ابناء السيد الكامل
خواجه محمد صديق خليفة مجدد الالف الثاني الذي قال فيه التجديد رض
قبل بلاد علمه اني كنت في بلدة لاهور اذ رايت في المنام ان
الناس يسرعون الى جانب فقلت ما لكم يا هؤلاء فقالوا هذا سلطان
المشايخ يجي الينا ونحن نستقبله فقلت واستقبلت له فاذا هو
سيدنا الشيخ بشأن عجيب فقلت اما هذا سيدنا الشيخ قيل فهذا
هو سلطان المشايخ في عهده نفع الله المسلمين ببركاته ثم قال زرت
مقابر الشهداء فما رايت على قبورهم الا ما رايت على الجنة سابقاً
ثم دخلت قبة سيدنا عباس وفيها سيدنا حسن بن علي والامام
زين العابدين والامام باقر والامام جعفر رض فرايتهم كالنجوم في
الافق متميزة انوار كل واحد من الاخر على حسب التفاوت ووجدت
عن كل واحد منهم في شأن شفاعته على السيد والتفات آخر قال مجيبت
على قبة بنات النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم ورايت الانوار تجليه بالاليه
عليها فذهبت الى قبة امهات المومنين ازواج النبي صلعم الطاهرات
رضي الله عنهن في حلل الجنان والحلي المرصع بالجواهر واليواقيت

فقلت انا رجل
هندي لا اعرفه
ما تقولون فيه
... الهندية ...
... سيد المحدثين
في زمنه ...

تاریخ
تلمیح

ینزل۔

درایت ام المومنین عائشہ بہ جاہ و شان لم یکن مثلہ لغیرہا فظہرت لی تارۃ فی الحلل والحلی وتمثلہا فی صورۃ رجل حسن الوجہ قال اذا لم یکن الاجماع علی فضیلۃ الخلفاء وعلیہن وعلی المسلمین لم اکن افضل علیہا احد الکنف الا ہی حبیبۃ حبیب اللہ صلعم وکان علیہ الامین عم وحی محترم ولم یحصل ہذہ المنزلہ لاحد غیرہا قال صلعم یا ام سلمہ لا تؤذینی فی عائشۃ فانہ واللہ ما نزل علی الوحی وانا فی لحاف امراۃ منکن غیرہا رواہ البخاری والترمذی والنسائی ووجدت دونہا فوق غیرہا حفصۃ بنت عمر رضی اللہ عنہما قلت مبینا۔

لطیفہ ظاہرۃ قال ووجدت قبۃ عمات النبی صلعم ممسکۃ بانوار الجنۃ قال علماً زرت قبر سید الشہدا حمزۃ عم النبی عم ظہر لی بشان عجیب عظیم فکانما توجہ الیہ یرتفع قدرہ ومنزلہ فی عینی یعرف بذلک وجہہ حسنا اذا مار ایتہ نظرا فلما وقع عین عنایتہ علی ونظر کرامتہ الی ظہر لی اذ یقول بشری للزوار انہم امنوا یوم القیمۃ من العذاب قال فخطر ببالی انہ کیف یکون سید الشہداء وفیہم ذکریا علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام اذ ظہر حیاتہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام بسلطنۃ وجلالۃ لا یسع لاحد من الاولیا صد یقین کانوا او شہداء ان یفرق ثم قیل لی ان الانبیا لہم العزۃ والعظمۃ من النبوۃ لا یفضلون بہ بالشہادۃ وتمیزوا اما متعلقہم من النوافل والزوائد والاولیاء ومقاماتہم ومنزلتہم فی ہذہ المراتب قبل ان ی احد علی اثار اقدام النبی صلی اللہ علیہ وسلم الزوار متلذذین اجما وقفت حتی تکلما انی اتوجہ علی احد من

الا مراث۔

الامورات اجده عندی حاضرا وان کان مرقده علی الوف من الفراسخ
وینکشف حاله علی واما الاحیا فکذلک تنکشف احوالهم وهم لا یشعرون الا
ماشاء ربی واعلم ان من داب سیدنا الشیخ انه قلما یظهر من الاسرار لا
سیما الدرجات ولذا لا تجد فی هذه الفصول وما یاتیک بعد منها الا
قلیلا ولقد سالته یوما عن قلة ذکره المعارف قال لعدم الداعی وقلة اعتمادی
علی نظری قلت للمولف واخرماه من ذی الذی یعتمد علی کشفه قال مولانا
الشیخ محمد فرخ هذا التباس نسبة الخلفاء الراشدین حیث کانوا قلما یحدثون
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وانکانوا اسمع وادعی واعلم من غیرهم فکلما
التمس عن حضرته ذکر المعارف کان یستصعب علیه ویستنکرها بالتکلف
ویکلم بما یلیق الاظهار فلا تذهب من قلة ذکرها الی قلة ورودها علی انی
رایت کنزا من المعارف عند الارادة فی هذه المقالة فبعضها دقیقة
وبعضها اخبارات بمال الشیء من احوال الرجال وبعضها من البشارات
تمنع اصحابها عن الاظهار وبعضها النسیان او حجب ترانی فی ذلک کله
او بعضه وبید الله للرشاد وصلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد واله وصحبه اجمعین الی
فی ذکر بعض تصرفاته وکراماته و[illegible] ان کراماته اکثر من ان تعد و
وتحصی وتزداد فی کل ساعة فیستحیل الاحاطة بکلها لکن قد تصدی
لجمع جملة منها الاخ الصالح الباقر محمد الشیخ بدر الدین السرهندی
صاحب حضرات القدس مقامات المجدد رضی الله تعالی عنه الی آخر

نا ذكره اجمالا وبعضها تفصيلا فمن اعظم كراماته ان جماعة من الناس نالوا من
اثر صحبته بالفوز العظيم وتشرفوا بالمراقبة والمشاهدات وكانوا من اهل الا
الكشف والالهام وانبثت الارض بنورهم شرقا وغربا ان من قرا
عليه شيئا من العلوم وصل الى رتبة الكمال وصار من اهل الفضل وعد
من اهل العلم اخر الامر انه يذكر لنا معارف الذات وحقائق الصفات
ما يتحير فيها العقول والافهام انه يخبرنا باحوال سرائرنا واستعداداتنا
ويشتغل بتعيين اقدامنا وتفصيل دقايق احوال الطلاب وترقياتهم
ومراقباتهم وكيفيات اذكارهم و... قاب ذرة ذرة انه يذكر عنده لنا
بعض الحقائق التى قد عرضها على جميع اصناف الكائنات فى جوابها انه
ما ورد علينا فى الامور الصعبة وذكرناه عنده الا ان اخبرنا بما لنا الا ما شاء الله
تعالى وانه ربما اخبرنا بمشاهد ليلة القدر وساعة السهو وذكر معارف العرشية
فما صح علينا شهر رمضان المبارك الا واخبرنا هو برويتها الا ما شاء الله
وانه نبهنا بتعيين الاختلاف لشرائع الرمضان والفطر فربما قال ليلة تاسع
وعشرين من شهر رمضان المبارك بعد افتراق قد وجدنا التراويح او
الرمضان بصورة شيخ او شاب حسن الوجه فرانا الهلال يوم القابل
وان الحق الطريقة حما بافراد الناس وانه يخبرنا كثيرا برويته الملك والامر
معه وبشارته له انه ربما اخبرنا بتكلم الجمادات وبيان مراد ...
انه ربما جاء عنده الملبس اللعين خذله الله يناظر معه وقد ... ان خذله لن نعم

وانسلکت

و یدعتبر

ان عبادی لیس لک علیهم سلطان انه ربما قال رایت الیوم قبرا جدیدا فی القبور
فمات بعد ذلک من القوم انه رجب مرتضی علیل قد مس الناس منه واتی
الله او اتی علیه وتفتیشه قبرا من وقته ذلک وانه ربما خطر ببالنا شیئ
فاخبرنا باحوالهم بمقاماتهم ونسبتهم وثوابهم وعقابهم وشأن حیاتهم
وثوابهم واوراثهم وکلامهم وسلامهم واستقبالهم لزوارهم احوال البرزخ
وغیر ذلک من الامور العظیمة وکثیرا ما یمر رکبه علی القبور ویقع نظره علیها
فیتکلم بحکایتها ویفصل من احوال اصحابها ویفصل بعضهم علی بعض
تلک الحکایات المکاشفة والصادقة بلا توقف ولی انا اذکر بعضها للتقلید
مما رایت وسمعت من الثقات . انه کان سیدنا الشیخ معتکفا فی
المسجد بالعشرة الاولی من ذی الحجة الحرام وکان جالسا ثمة مع الاصحاب
واما فیهم مجاورة امراة لصوفیة مختضر حیث تیقن الناس علیها الموت
قالت النفس علیه یا سیدی حتی یبرئها هذا وحاله کذا فقال سیدنا الشیخ
بل تقرأ علیه شیئا من اسماء الله تعالی فقرأ وانفخت حتی علیه حتی لا
یزار من وقته ذلک ومتی تقدسه بعد حلین فتحیر الناس بعد ذلک نعم لو انما
قرأنا سورة به الجبال او قطعت به الارض او کلم به الموتی بل لله الامر
جمیعا انی کنت یوما فی حضرته بعد الصلوة الظهر ولی اذا اجتمعت
السحاب واظلمت السماء فقمنا لم قم والنظر الی السماء بل الی
الوسطی فقمت من عنده وخرجت الی الحجرة فاذا الشمس محتجبة بکل
الاحتجاب لا اعرف الوقت فلما تفکرت لم احد سبیلا الی معرفة

فرجعت فقلت لا نفهم فارسل الفرس اصحابه ورجع هو الفرار
كذلك فقام سيدنا الشيخ بنفسه خرج من الحجرة ونظر الى السماء
فاذا هي مظلمة ولا يرى الشمس فقال اين الشمس فوالله
بمجرد قوله ذلك خرقت السحائب عن وجه الشمس فدرجت بها
فحسبت وهي محيطة بالاذان كلها حتى لا ترى الا الشمس فرايتها
دعرف الوقت وانصرف فما يجاوز خطوه الا احتجب الشمس واظلمت
السماء في وقتها اشد ما كانت خرج سيدنا الشيخ يوما للتفسح في
الصحراء وكنت معه راكب فرس كبرا شديد فلما ان كنا اتينا الى
واستاء الفرس فنظر سيدنا الى وقال انزل واركب على غيره فانه
لصغري امثال لم انزل واركب معه فنزلت منه وركبت معه
على العجلة فبينما نحن في الطريق اذ ركب عليه رجل من اصحابنا
فنزد عليه الفرس وابدى هو نفرا والقيه على الارض واصابه صدمة
من كل جوانبه واخذه حتى اقبلوا او مولاه ثم بعضهم مغشيا عليه
فحينئذ علمت ما انزلني من الفرس انه كان سيدنا الشيخ ليلة
من ليالي شهر رمضان مراقبا والمتوجه في التسبيح وكنت في
حضرته فرفع راسه من المراقبة نظر الى خلفه فما وجد شيئا فا
ما مشتغل حينا ثم ايضا رفع نظر الى خلفه فما وجد شيئا ثم
يا وقت لما واتنظر الى خلفه فبينما نحن اذ ظهرت جماعة من الجن بجفة
فقال لهم ولد فضل ان هذا ولد في هذه الساعة وبدا انا ان

فبينما

لما انزلني

يحمله من بيته الى بيت عمه فنعت عليه ودر الى هنالك وقال
انى كنت انظر لهذا الولد فانى رايت ملكا نزل من السماء منور الوجه
بيض الثياب مشمر الاذيال متوجها الى امر ومعه خدم فقلت له
من انت قال انا ملك ارسلنى الله لحفظ ولد تولد لولوء لك الاكبر عبد الله
فانه يحمل من بيته الى بيت عمه لطف الله فكنت منتظر القدوم
هذا الولد وجعلت انظر الى خلقه والمسجد واقع بين البابين عمر عماد الله
انه كان سيدنا الشيخ جالسا فى اصحابه مجاوره رجل من اهل الكابل
يسمى محمد كتاللهو وقال انى الى الان ما اعتقد احدا فى هذا العالم من الاولياء
وانى زرت كثيرا من الفقراء المشهورين فما تصرف فى احد منهم وفك ما فك
الاقفال امرى وتحرك قلبى اليك فاتلقى منك فامره بان يدخل فى حلقة
الذكر ففعل ذلك فقلب الله سبحانه قلبه التنبيه حتى تاب مما كان
من المنهيات والمحرمات وانفق ما كان عنده من الاموال فى سبيل الله
واخذ الطريقة العلية من حضرته وصحبه مدة وتزهد فى الدنيا ولبس
فى الدنيا ولبس زى الفقراء وثبت عنده طلبا حتى صار بحكم الله
من ارباب الكشف والشهود وانقلب نحاسه ذهبا فالبسه خرقة الاذكار
انه كانت بنت ولقد عرض لصحابه مرضه واشتد عليها يوما حيث
يلبس ابوها من حياتها فاخبر ذلك سيدنا فقام وجاء عنده حتى
مغشية عليها وقيل انها ما اكلت منذ ايام شيئا فالتمس ابوها
منه اثرا فاخبر ذلك بالتضرع ان يدعو لها الله فعرض امرا فبا

متوجها عليها حنينا ثم رفع راسه عن المراقبة وفتح عليه فنفخت عينها و
تكلمت بابلها وطلبت الطعام في ساعتها، اتى في ايام ولايته باذن الله
انه ذكر الاخ الاكبر سيد محمد صالح اني كنت رفيقا لرجل من الامراء المريدين له سلمه
في سفر قرابته يوما مخدومنا شرحده بلور المدرحته فاستخبرت لبعض خدمه عن
شانه فقال انه كان في الخلوة فاراد ان يرتكب كبيرة فظهر سيدنا غضبانا
وقال ويحك يا فلان وضرب على وجهه حتى اثرت اصابعه وشقت خده
فترك ذلك العمل وتاب ثم زال النقش بعد ايامه واخبرني ابو الضيا
بما جرى عليه انه حكى الضيا اني كنت معه فنزلت في بيت خربت ثم التمس
من سنين فقيل هذا بيت الجن فنزلنا هناك متوكلا على الله فلما كان نصف الليل
ونامت الرفقة رايت اضلاع البيت حاملة برجال دستارهم ولم اعرفهم
فظننت انها الجن واوجست منهم خيفة فتوجهت الى سيدنا الشيخ وقلت
المدد سيدنا فوالله انه بعينه الرسن يضربهم بعصاه حتى اخرج كلهم ثم
نمت فما ظهر من ذي الجن منهم احد ما امتنا هناك فلما خرجت منه
نزل فيه جمع من اهل العسكر فلما جن عليهم الليل ظهرت عليهم الجنة
فكسرت قدورهم واوانيهم ورمت بعضهم بالاحجار واسقطت بعضهم
عن فرشهم حتى خرجوا منه كلهم ثم لم يعودوا اليه ابدا وما دخل بتلك الساحة
الا ضيفت عليه وفعلت به ما فعلت قلت وهذه الكرامة من تصرفات
سيدنا الشيخ على الجنة اخرات كثيرة لا تكاد تحصى اني كنت في حضرته ر
باذن علي امير من مريديه وجلس عنده فالتفت اليه سيدنا الشيخ

بتمامها

ود لکے یجهر فی الفجر والعشا ووجه الاخفا فی الاولی والوسطی فلما قام
من عنده قبل ان اتکلم ان رجلا من الاعزة ذکر عندی انی اصبحت
یوما من منزلی وصلیت الغداة فقالت امی انی رایت البارحة بعد صلوة
التهجد کما کنت وذکرت رویا طویلة وقالت رایت رجلا یمدحنی
فی امری فعرفت انه سیدنا الشیخ فبینما تحدثت اذا استاذنت جاریة
من جوار الشیخ فاذنا لها فلما دخلت علینا قالت ارسلنی سیدنا الشیخ
الکریم وقال قصی الرویا التی اللیلة هکذا وبشارة لها الی اولیاء رجال
الذین عرفت عرفت ومن لم تعرف فالشیخ عبد الخالق الغجدوانی
والشیخ فلان سمت واحدا من الاکابر لسبعه وتعبرها کذا وکذا فکنا
فی خوف من عدو شدید فقالت انه لا یضرکم شیئا وانا بلوناه ببلاء
عظیم لا یحصل یخلص منه ابدا فوقینا الله العزیز من ذلک کله واخوانه ما
انس لم یخلص منه الی الان ولقد مضت للواقعة عشرون سنة
او اکثر انه ذکر فضل الله محمد بن خواجه صالح انی کنت عند بعض
المشایخ فی الرابا فقدم سیدنا الشیخ هناک فقلت له ینبغی ان یزوره
فازوله شیخک شیخ شیخنا احتاج الی الصعود الی زوره ابدا وقال
وظهر سیدنا الشیخ البارحة بعنف شدید وضربنی علی راسه فلما
استیقظ رای جسده مبتلی بامراض شدیدة متخالفة حتی تحول لحاجی
واحد منها نزداد او حد وبقی به مستمرا شهرین او ثلثة فقلت له
یوما هذا من هنا اخبر انه تکبر وسوء ادبک مع سیدنا الشیخ فقال نعم

بعضهم ولم اعرف
البعض نحن عرفنا

فقال اى ورقى فقلت تب واستعف عنه فتاب واستغفر منه
فرآه باذن الله تعالى ان بعض اصحابه ذكر عندى انى كنت فى بلدة
من نواحى الهند فاردت ظلما على نفسى بارتكاب فاحشة فلما تهيئت
لذلك وكان على كتفى رداء سيدنا الشيخ اعطانيها حين الوداع
فتحركت وسقطت من كتفى وحالت بينى وبين المهيئة التى تهيئت
انتهيت وما قدرت على المشى اصلا فرجعت وتبت من ذلك
العمل الخاسر انه ذكر بعض اصحابه انى كنت فى سفر من الاسفار فوقعت
تحت جبل عظيم واقبلت الليلة من ههنا وههنا حتى اذ ذهبت
منظرها ظهر اسد كبير مع الصولة والهيبة فخفت الى المخفت منه
وملئت رعبا وما وجدت منجا الا ان ذكرت سيدنا الشيخ لعله قال
فتصورت صورته فى القلب سالت بخلاص فظهر مدظله لشان عظيم
وقال لى لا تخف ولا تحزن وتوجه الى جانب الاسد بعصاه فهرب الاسد
وغاب سيدنا عن عينى انه ذكر بعض اصحابه انى كنت البارحة اوليلة
فى مسجد اذ شرعت بسورة المزمل الى الموكل فيما اقراء اذ ظهر من ناحية
المسجد اسد عظيم وتسارع الى فخفت منه خوفا شديدا وما وجدت مخرجا
غير انى قلت ايا سيدنا الشيخ المدد المدد فرايته بعين الراس اذا ام
اسد كانه دخل المسجد ومال الى الاسد حتى غاب الاسد وامنت
من الرعب واحتجب سيدنا الشيخ عن نظرى وذكر بعض من اهل البدر
ليسمع بالسيد عبد الباقى فى ارادات سيدنا الشيخ مما جرى عليه وتحير

بيده الشريفة كأنه إنما كانت وامرأة من أخواتي في مرض شديد وقال سيدنا
الشيخ يوما إني عرضت حالها على أهل القبور فقلت هل عندكم
من خبرها أتدرون متى تموت فلم أر إلا عرفت أنها ما بها لا تدخل فينا
ولكن قد دخل في مولودها فاستمر عليها في سنته فقبل رأيت هي وماتت
ولديها أنه لما قدم سيدنا الشيخ بلدة لاهور جاءه رجل من أهلها فخر
على قدميه مغشيا عليه فلما أفاق قال يا سيدي إن ولدي كان مريضا
ولكن لم يزل نوره محترقا أما الآن فهو في النزع وقد زاد قلبي في الجزع
وعلا نحيبي نارا على نار وإني قد سمعتكم تدعوا الله محيي الموتى أن يرد
عليه روحه فتوجه لذلك زمانا ثم رفع رأسه وطلب ماء ونفخ فيه وقال
اذهب ورش الماء على الوجه المحتضر والطراز نحيبا من أرب المعتبر
فجاء في بيته ودخل على ابنه فإذا هو مبرود ساكن الأعضاء حتى ظن
أنه مات ففعل ما أمره سيدنا واستغرب حتى تحركت أعضاؤه
ثم نهض فقعد ثم تكلم فرأيته ركنا في أيام قلائل بإذن الله تعالى
وتبارك نعم علماء أمتي كأنبياء بني إسرائيل إنه ذكر الشيخ جان محمد
وهو ممن تبرك به عن بعضهم بإدام أنفسه حكاية أني كنت صغيرا إذا
اشتغل في سري نار الهوى وشغفني حبا تحرجت من أن أطلب
الحق تعالى لقصد عشر رجال من أهل السودة حتى إن أنزلنا أزعق
يوم في رباط جلال الدين خان الكلكته فنمت فنمت ونام بعض أصحابي
حتى إذا ذهب بعض الليل أتى في محفل عظيم عنده جماعة من الصلحاء

والفقراء وطايفة من العلماء والفضلاء تتلألأ وجوههم نورا فقامت
عظمة هذا المقام المقدس فأشار الى رجل ذي شان ثم اتوا بموائد كثيرة
والشمع المركز بقفيه ونثرت في المجلس حتى اظلمت بها كيف شئنا فلما
فرغنا نظر صاحب المجمع الي وامر اصحابه ان ياتوا بمائدة حلاوة فاتوا
بها فقال اعطوا لهذا الرجل كي يذهبها الى اصحابه فما فلو فاتوا الي
حتى اخذتها وجعلتها في ثوبي فبينما انا اذ استيقظت فرأيت تلك
الحلاوة بعينها في ذيلها بلي فتحيرت من ذلك تحيرا عظيما فناديت
احبائي انتم جئتم بهذه الحلاوة قالوا والله ما ندري من اين جئت
فذكرت عندهم ما مررت علي فتعجبوا من ذلك عجبا وتحيروا فلما اكلنا منها
صعقنا وصرنا سكارى لا نعقل الرجل من المرأة ولا السماء من الارض
واشتعل ما كان عندنا من التشغف والوله والشوق فبينما نحن اذ
جاء رجل من الهنود من ابحر المحيط وقال رايها المجمع اني ان
شيخا كبيرا عرضني على الاسلام فأسلمت بلغ ما عرضوا علي كلمة التوحيد
كي ادخل فيكم فلما تناولها محبوبين صعقني ما عرضنا عليه شيئا لكن اعطينا
من تلك الحلاوة لقمة فلما وصلت تلك الى صدره الا اخرج من فيه
لا اله الا الله محمد رسول الله وعمل مثلنا واخذ يدور في الشوارع
مجنونا ساكرا ينادي بالكلمة الطيبة حتى الى دكانه فاخرج عنه
ما كان عنده من النقد والسلعة فصرفه على الناس فلما افاق لبس
زي الفقراء وانزوى في بادية متوكلا فارتحلنا نحن من ذلك

(المقام)

الى كذا هيئت از ركع الطيبة حتى تلا الشيخ وجرى بأحسن الجرى فقال
سيدنا وجه لبعض اصحابه خير الخراعها المنذر ومنهم محمد الملالغ المنالا
بنبرات خضر جدد واتخذ الموضع واشار الى موضع سكونه اعنى الدوسته
وساقوا الركب بايديهم انه لما نزل سيدنا الشيخ بلدة صار ارسل
اليها واليه ان دعوا الله تعالى حتى يسقى هذه البلدة الميتة ويحيها بالغيث
قال اجلها احذوا ابا الفراد والباسار ومضى عليهم
الزمان مارأوا وجه السحاب فدعى لاجلهم المطر من الله تعالى
فانزل المطر عليهم بكرة يوم القابل مطرا حسنا كبيرا حتى سال
السيل فرود اراضيهم وسمعت منهم رجلا سيما يقول والله ما مطر
مثل ذلك منذ عمرنا واعلم ان ما ذكرت منه من كراماته وتصرفاته
بدطله العالي كان اتماما على دأب اهل المقامات والدرجات
الاكابر من نوع آخر قال العارف الجامي في النفحات عن بعض الكبار
المحققين اما الخاصة فالكرامة عندهم هي النعم اللطيفة ومنها
التوفيق والقوة حتى خرج عن ارادة انفسهم فتلك الكرامة عندنا واما
هذه التي تسمى في القوم كرامة ما ارجال الخواص ملاحظتها
وقال ايضا احسن الكرامات واعظمها التلذذ بالطاعات
والخلوات والجلوات انتهى وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد واله
وصحبه الخاتمة فى ذكر بعض كلمات القدسية قال يوما انى كنت
البليلة بعد صلوة الدوابى جالسا على السجادة فاذ دخل

الغيا
انفسهم
الليلة

تو علی الولد الاعز محمد فرد وانتظر الفیض منی وکنت اذ ذاک
فی تفکر نفسی وقد غلب علی ذلک بحیث ما کنت اجد فی علی
وجهه خشن وکنت اطالع معائبی فقلت الیس فی الدنیا
المعائب ولا یتر شیخ منی الاهلاک ار کنی بمهان تر او د که درد
فمالی وبلاد للفیض فبینما انا اذ جاءنی عتاب من حضرة الصمدیة
بانک تنکر النعم الغیر المتناهیة الفائضة علیک ومع هذه المنزلة
العظیمة المتعالیة تحقر وتصغر نفسک فلتوجه علی هذا المسترف
ولتنظر ماذا یفاض علیه بعد ذلک فبلا محالة توجهت علیه توجها
حتی ورود علیه من ذلک التوجه اسرار غریبة ومعارف غالیة
کریمة فحقق حقیة الحق تعالی قال یوما رایت جمیعا من الملائکة یکتبون
المساجد المبرکة اولا واولا فکتبوا اول المسجد الحرام بیت الله
زاده الله شرفا ثم کتبوا مسجد النبی صلی الله علیه وسلم ثم کتبوا مسجد الاقصی
عظمها الله ثم رایتهم کتبوا مسجد السرهند شرفه الله مسجد المجدد رض
قلت ینبغی ان یکون هذا المسجد رابع المساجد لما فیه من الکرامات
والایات ما یتحیر فیه اولوا النهی فمنها ما تقرر انه لا یجری علیه
زمان الا وعابد یعبد الله فیه قعودا وقیاما او ذاکر یذکر الله تعالی
اسرارا وجهارا الا ما شاء الله تعالی ومنها انک تری الناس
یاتون الیه من کل فج عمیق یتذکرون ویتفکرون اناء اللیل حذا
واطراف النهار یامرون بالمعروف وینهون عن المنکر ویسارعون

المسترف

فی الخیر

37

في الحرام لا تخافون في الله لومة لائم ويفعلون ما يؤمرون وطهرة
ومنها انه لا يمضي شهر رمضان المبارك على اهله الا وليلة القدر فيه
كيوم الاحد العيد الا نادرا اتفقت او لانعم يوم العيد احيانا
ومنها انه ما شد الله الرجال بالصدق احد الا وبان حظا مما قسمه
له وسعى اليه ولو دنيا ولا برد مجروما خاسرا انشاء الله العزيز وفيه
رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله وهم الذاكرون وهم الصديقون
والشهداء عند ربهم المؤمنون حقا وهم الراشدون فضلا وهم حاملون
ما حمله انبياء بني اسرائيل عنايته وكرامة اللهم يا غياث المستغيثين ويا
ارحم الراحمين لا تحرم المسلمين واياي من بركاتهم وخيراتهم رحمهم
الله عند اوقات امينا امين قال يوما رأيت سجل للكتب فيه اسماء
اولياء الله تعالى فرأيت مكتوبا فيه اسم الولد الاكرم محمد عبد الله سر بنا
ومد للا قطوني لمن اعرف عليهم ولا اهم يحبون قال يوما تتبعت صحيفة
احوالي فلم اجد شيئا منها ما يليق لجناب قدسه تعالى فقلت ما وقفت
نفسي ما وقفت نفسي فجاءتني ندائي انا مؤمن حقا انا مؤمن حقا فكنت
قلت ما وقفت نفسي ما وقفت نفسي وكانت تقول انا مؤمن حقا انا
مؤمن حقا فبقيت هذه المناظرة بين الظاهر والباطن وكانت نفسي
تنادي باعلى صوته حتى ان خفت ان يسمع الناس من ورائي فسكت
قال يوما كنت متوجها على بعض المقابر فرأيت اصحابها في غاية التمني
يرجون نفس العمل الصالح وبعضهم يمنون كثرة ذلك فوقع بصري

نزع على المحقق المجدد رضي الله تعالى عنه فرأيته متمكنا على سرير المحبوبية خارجة عن
دائرة التمني والترجي راسا ورأيته في شأن وكمال لو أظهر من ذلك
لتحير الناس وما ازدادوا أكثرهم إلا إنكارا أو جحودا وقال يوما دعا لي المرحوم
الشيخ لطف الله لقد توجهت عليه كثيرة حتى جعلته بإذن الله كالثوب
الأبيض الذي ينقى من الدنس وقلت يوما إلهي وسيدي اغفر له
فألهمت أن محمد غفر قال يوما في سيدي الشيخ محمد فيه دفن ولد آخر
من أولاده لبركة فيهما ما نشر بالحسن وأخونا سابقا عند المجدد رضي
قال يوما نوديت بأن نسبتك مركزية أي مقامك اليوم مقام المحبوبية
وقد مر تفصيل بعض الأنواع عمادا لنفسه لوصل العمائي البشارات عنده بأن
الولاية الأحمدية قال ليلة كنت في روضة المجدد رضي الله تعالى عنه فأردت
أن أذكر عنده مسئلة قد أوقعت الشيخ في التحير واستفسره من عنده حقيقة
حقيقتها فتوجهت إليه رضي فإذا نظري على مسند العلى والحضرة
الخاتمية ومركز المحبوبية وظهرت دائرة المقربين حواليها فرأيت المجدد
رضي الله عنه قائما عنده في الأقربين مستغرقا في مشاهدة جماله الأنور
حيث لم يبق فيه شعور غيره ثم بك وجدت كلهم كذلك وألهمت أن منا
ناس لهم الذين يشاهدة المرآة الأتم شيئا وانكشف لي ما طلبت
عليه مثل ما استفدت من حضرة المجدد رضي أيضا قال يوما نوديت البارحة
تمام الليلة بهذه الكلمة المبشرة شرفناك بمقام الشفاعة فنال بمقام
الشفاعة فطوبى لأصحابي ثم طوبى قال لابد في العشرة الأخيرة من شهر

رمضان

رمضان المبارک لما وضعت جبهتی للسجدة انکشف لی ثمة ساعة القدر
ورأیت ملائکة الله العظام فانظر شان هذه اللیلة من بین اللیالی و
غایة سلطنة ربک المتعالی فقرأ الشیخ محمد فرخ فی الوتر سورة القدر
قال رأیت من عظمتها اللیلة اذن ما لم ار قبل ذلک لها مثلها لیلة
کسلطان عرشه یوم عرس قال یوما نودیت البارحة بان الذی
خدمک اللیلة صار وساد کان ذلک عنده جمع من اصحابه قال یوما فی
بعض ولده تلالا منه نور حتی بلغ الافق الاعلی وعلی السموات العلی
قال قد غلب علی یوما شوق لقاء الرفیق الاعلی سبحانه وتعالی حیث
لا یحاط تعبیرا و تعبیرا فبینما انا اذ خطر ببالی حساب یوم القیمة وعدائه الشدید
وعقابه فرأیتنی متلونا بانواع المعاصی فقلت الله عالم ما یفعل بی وما
یعمل معی وانی تذهب فکیف ینبغی لک هذا الشوق وثمة هذه العقبات
کیف بالوصول الی سعاد دونها قلل الجبال ودونهن حتوف بالفارسیة
کجا ما و کجا ر بخبر زلفش چه کار در سر افتاده فتبین لی الان نفسک فی هذه الغم
والهم ولتنه کیف تدخل علی السلطان التجازی مسرورا ما موقنا مقربا به
فلذلک مهما قال یوما کنت متوجها الی جناب القدس فی سلطان الوقت
وانه طله فبینما انا اذ نودیت بالفارسیة کذا بر و نظر عنایت ماست
فالحمد لله علی ذلک قال یوما کنت متوجها الی جناب القدس فی سلطان
الوقت علی صاحب هذا المقر واشار الیه الی قبر رجل من ابناء الطریقة
فوجدته لم یخرج من مرض الشدید بعد دفنه فیها ضعیفا نحیفا قلت ما السر

فی ذلک یا سیدی قال الله اعلم لعله فرغ من الحساب و خلص من العقاب قال و قد وجدته
متالمة [illegible] لفراق اهله و منزله و لقد مضی علیه تحت التراب سنون کثیرة
فایاک و کثرة المخالطة مع الاهل و المحبة بالمال فانهما تورث تعلقا
تاما و ما یزول الی یوم القیمة و نعم ما قیل بالفارسیة ای سرا و باغ تو
زندان تو خانمان تو بلای جان تو قال ثم سالته فیه ما ظهر علیه من معنی
قول النبی صلی الله علیه و سلم انما القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة
من حفرة من حفر النیران رواه الترمذی عن ابن مسعود فقال یفتح من
قبر کل مسلم الی الجنة کوه حسب درجته به [illegible] فی تمام کانت عندی انی
اری توجهنا خالصا الی حضرة الاحد فکیف یکون الانسان افضل
منا فسکت یسیرا ثم قال ان الانسان لما یتوجه الی جناب القدس مع
هذه العوائق و الموانع و لیس لنا مانع من التوجه الیه اصلا کان الانسان
افضل ثم ذکر من خصائص الانسان و معارف تارة و فضائله
کل یوم سبحان ربی ان المشایخ یحذرون و یحکمون بعدم الوصول الی
الی الذات البحت بدون الحجب و رفع المتوسط من البین ذاتی کلما
اتوجه و اتفکر لا اجد واسطة و لا حاجزا بینی الذات الاقدس و لو ذرة
او جناح بعوضة ثم توجهنا فرفع رأسه و قال لا یظهر الا ذلک ثم توجه
و قال ما قال او لا تفعل ذلک غیر مرة الی ان قال فلم یظهر حائل لا ملک
فان یوما قد کشف لی عالم المثال فهو عالم جسمانی کبیر غایة التوسعة
بحیث یسع هذا العالم الناسوت بتمامه و ترابه فی زاویة

منه نفذ الجمال والجمال في الاشجار والانهار في مثل هذا العالم وتقلب السفائن
في تعدد الضنائع وتكثر الوقائع في الشوارع والمشارع كذلك بل
كان أهل الديار يصنعون ويحضرون من الاطعمة المتلونة النفيسة ثمه و
يجتمع جنود السموات والارض وكان الله عليما حكيما قال يوما كنت مستوجها
على قبر فلان وسمى رجلا من اهل البلدة فرأيت قد اجتمعت عليه الظلمات
والحزن مما اخذه فتوجهت حسنا لدفعها حتى شفعت فيه ورفع عنه ما كان
عليه من المواخذة والمحاسبة قلت وعندي الطرف منه هذه الحكايات ما
لا يحتمله نطاق هذا المختصر فبالبت كالمعاملة على هذا العاصي قال يوما في
ولده خليل الله محمد انه ذو استعداد غالب شبيه باستعداد حضرات المجددية
رضي فان كمل ملحق جزئية تكلمه رضي وقال يوما قبل هي اشياء ان ا
يضحكك هذا هو موضع الكوز يستقى منه يشربه من ذلك قال يوما قد
قد يطعمني الله ويسقيني في الصيام تجاه خبر بذلك المخبر الصادق صلى الله عليه وسلم
انما يطعمني ربي ويسقيني وذلك انما هو مما يتعلق ليس مما يأكلون
ويشربون قلت ذلك الكمال وراثة له عليه السلام وذكر عندي رجل
من الصحابة اني كنت ذات يوم صائما فاشتد علي الظما شدة
فجئت الى مضجعك يا سيدي فنمت هناك اذ تجليات بشرية
احلى من ماء الفانيذ والسكر فشربتها فلما استيقظت وجدت
هنا حلاوة تلك الشربة موجودة بفي وذهب الظماء وانقطعت العروق

بفضل الله تعالى وما ذلك الا ببركة ذلك المصحف المطهر قال يوما ان قرآن المجيد
زاده الله آية وارشاد المظهر في الكشف على صورة حبل مستقيم وربما
ابله متعلقين متدلين به فهذا حبل الله المتين وعروة الوثقى التي
لا انفصام لها فتمسكوا بها عباد الله قال يوما اني زاني عند مقام كريم
عظيم والهمت ان هذا المقام لاصحابك فبينما انا اذ ظهر جماعة من الانبياء
في غاية الجلال والبهاء مع العظمة والكبرياء بتشريفات نفيسة جسام وتيجان
عظيمة حتى افتقين لي ان هولاء عليهم السلام ايضا يدخلون هذا المقام
فقلت اذن كيف يكون لاصحابي مقاما مهيبا فرايتهم عند دخوله وجلسوا
على المجلس حسب الدرجات ثم رايت طايفة من اصحابي ادخلوا
فيه بعينه واشغل الجمع لعلك فيهم يا عبد الاحد قال يوما عنده ذكره
بعض عنايات ربه تعالى فيه بالهنديه في شأنه عظم الله شأنه ثم قال انه
انها عبارة عن مقام الرسالة قال يوما ظهر البارحة من قبر والدي نور عجيب
فقلت ثم انعطف هذا النور جبل بكثرة قرو لها لا اله الا الله قال يوما
حين قرا عليه اخي الصالح سعد الدين محمد قول المجدد رضي الله تعالى عنه
هرچند رويت نيست قدس سره في الله بي بهذا المقام العالي قال هذا في
زمن شبابي قال يوما رايت الصحابه رضي الله عنهم اجتمعوا في
مقام ورايتني مع جماعة من احباب المجدد رضي الله تعالى عنه في ناحية
من ذلك المحفل وطلبوا رضي الله تعالى عنهم قرطاسا فكتبوا كتابا

فارسلوه

فارسلوه الى حضرت النبي عليه السلام وهو هذا يا رسول الله ان هؤلاء
يزيدون الدنا فة تساوؤ ومعارف الغامضة الالهية وهم ما حملوا ما حملنا
من المجاهدات والرياضات فكيف تساويهم معنا فقلت اللهم حبيب الله
عليه الصلوة والسلام في جوابهم هذه الآية الكريمة ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء
والله ذو الفضل العظيم قلت فلعله رب من هذه الرؤيا الصالحة والواقعة
الصادقة المشيرة بقوله عليه السلام مثل امتي كمثل المطر لا يدرى اوله خير
ام آخره رواه ابو يعلى عن علي واحمد والترمذي عن انس ورجال عن جمع
من الصحابة عظم شأن سيدنا الشيخ نفع الله الخلائق من بركاته وخيراته وقد
كتب اخوه امام الاولياء الشيخ محمد المعصوم هذه المعاملة في صحيفة الشريفة
وكتب عليها ان كفى بها كمالا ورأيت في صفحة العلماء ما نسخ بيده الكريمة في
مبدأ ترقى سيدنا الشيخ امور منها هذه الكلمات الثلاث انه اي سيدنا الشيخ مثل
ابيه في الورع والتقوى وانه ممتزج ومتحقق بخواص كمالات المجدد رض وان
المجدد رض فيما نزل عند الصعود بالعقبات عنده من الحقائق والاسرار
الغامضة وذكر بعض الطالبين اني كنت في روضة المجدد رض مراقبا
اذ نعست فرأيت جماعة الصحابة رض يتكلمون في سيدنا الشيخ ويتفكرون
في تساويه معهم في المقامات فخمدوا الى قرطاس فكتبوا اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما استحقيتك انفا واجابهم صلى الله عليه وسلم كذلك الى نبيك سابقا
فرمانه وان ذلك البعض حدث العهد عندنا لا يعرف كمالات سيدنا
المؤيد خصه المرادفة بقطعة فلا تكن من هذه القصص الحق من الغافلين

ولا الممترين قال يوماً من عرضت عليه بعض خواص اسرار المجددية من
اسنا بيك هذا قلت بعض الاخوان قال كيف يظهر مثل هذه الفوائد من الا
استتار وای یوم یمضی علی بعض الفقراء لیس بذلک الی نفس الطیبة
ولا یرد علیه امور مثل ذلک لکن ینبغی استتارها فتحیرت من قوله ذلک
ولو مئذ علمت انی ما اخذت من حضرته العارف الا کاخذ الاناء بالابرة من
المحیط الاعظم وکنت اظن قبل ذلک انی کلما ورد علیه وارد صغیرا او کبیرا
سمعته واطلعه علیه ولو اشارة او کنایة وصلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد وآله
وصحبه اجمعین واعلم انی بدائی بعد تالیف المقالات والخاتمة ان اذکر فیه
ختم الخوجها الذی هو تریاق للحاجات ونجح للمهمات واجعل
الخاتمة حسنة فاعلم ان من هم بامر فلیتوضأ فانه من الشرائط کاحضار شیء
من الماکولات والاحسن الحلاوات ولیقرأ فاتحة الکتاب سبع مرات
ثم لیصلی علی النبی علیه السلام مائة مرة ثم لیقرأ سورة الم نشرح تسعة
وسبعین مرة ثم لیقرأ سورة الاخلاص احدی والف مرة ولیقرأ ام
الکتاب سبع مرات ویسمی علی راس کل سورة ثم لیصلی علی النبی علیه
وعلی آله الف الف صلوة وسلام مائة مرة ولا یترک هذا الترکیب فیه ابدا
وقیل یقدم الصلوة علی الفاتحة فی ختمه لکن الاصح هو الاول وعلیه عمل
مشایخنا الیوم وهو الواقع علی قوله اللهم صل علی محمد نبیه وسلم علی عباده الذین
اصطفی ثم یقول اهدیت ثواب هذا الختم الی حضرت الخوجها الذین هذا الختم
منسوب الیهم ویستمد منهم متوجها متضرعا الیهم ویقرأ الفاتحة اولا

و آخره مرة مرة للتيمن ومن آدابه الصمت فيه الا تعليما لمن اشكل في الختم
و لا ذكر فيه الا مكلفا لنقشبندنا متوضأ وان لم توجد نقشبنديه فكل
بحاله وان يكون الختم يوم الاربعاء والخميس او الجمعة او ليلة الجمعة ويجوز
في كل ليل او نهار وآخر دعوٰهم ان الحمد لله رب العالمين بعون الله
الوهاب قد فرغت من تاليف هذه الرسالة في شهر شوال سنة ثمان وستين
والف من الهجرة النبوية على صاحبها من الصلوات افضلها ومن
التحيات والتسليمات اتمها واكملها فالرجاء من ناظريها ومستمعيها ان
يشفعوا المؤلف ويدعوا بحسن الخاتمة بان يعامل الله معه معاملة الله
الاحباء في القبر ولا يجده يوم النشر والدنيا جسر في الطريق لا
يعمرها ولا يسكنها الا الغرقى فقليل عمرنا في دار دنيا ومرجعنا الى بيت
التراب بلوح الخط في القرطاس دهرا وكاتبه رميم في التراب
فاعتبروا يا اولي الابصار سبحان ربك رب العزة عما يصفون
وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين الحمد لله قد تم هذه
الرسالة من مصنفات محبوب الصمد سيدنا الشيخ عبد الاحد دام بركاته

الراقم حسن بن الضعيف الراجي
الى فضل الله الصمد عبد ...

[illegible marginal note written diagonally] ... ۱۲ ... ۲ ... ۱۲۶۱ ...

تخریج آیات لطائف المدینہ از محمد عالم مختار حق

صفحہ نمبر	سطر نمبر	حوالہ نمبر	آیات
۱۱۲	۱	۱:۱۷	سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
۱۲۰	۱۰	۵۶: ۱۰۔۱۱	وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾
۱۲۰	۱۰	۲۱: ۱۰۱۔۱۰۳	اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۙ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا ۚ وَهُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۚ لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ
۱۲۳	۱۹	۵۳: ۹	قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ﴿۹﴾
۱۲۹	۶	۲۰: ۱۰۸	وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾
۱۲۹	۷	۱۸:۲۴	وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ
۱۲۹	۱۶	۶:۷۶	لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ
۱۲۹	۱۸	۶:۷۹	اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾
۱۳۰	۳	۱۱:۱۲۳	اِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ
۱۳۰	۴	۱۸:۲۴	وَقُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا
۱۳۰	۱۰	۲۵:۴۵	كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ
۱۳۰	۲۰	۲۵:۴۵	جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْهِ دَلِیْلًا ﴿۴۵﴾
۱۳۱	۱	۲۵:۴۶	قَبْضًا یَّسِیْرًا ﴿۴۶﴾
۱۳۱	۱۳۔۲	۱۵:۲۳	وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ وَنُمِیْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾
۱۳۱	۱۱	۹:۱۱۸	ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ لِیَتُوْبُوْا
۱۳۲	۱۵	۳۵:۱۸	الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ

نوٹ: مخطوطہ میں ناقل سے بعض آیات کے نقل کرنے میں غلطی ہوگئی ہے یہاں درست آیات نقل کی گئی ہیں۔

صفحہ نمبر	سطر نمبر	حوالہ نمبر	آیات
۱۳۷	۹	۲۰:۱۴	وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ ﴿۲۰﴾
۱۴۱	۱۳	۱۹:۲۷	فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا
۱۴۱	۱۹	۵۴:۷	ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ
۱۴۳	[illegible]	۹۷:۳	مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِينَ ﴿۹۶﴾
۱۴۴	۱۳	۹۶:۳	مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ
۱۴۴	۱۸	۳۰:۳۰	غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ﴿۹۷﴾
۱۵۰	۱۷	۶۸:۳	اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا، وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ●
۱۵۳	۴	۱۶۹:۳	وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا، بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِينَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ
۱۵۵	۱۵	۶۱:۲	اَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ
۱۶۴	۱۱	۲۴:۱۴	مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ﴿۲۴﴾
۱۶۴	۱۲	۲۶:۱۴	وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾
۱۶۶	۳	۷۶:۱۲	وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴿۷۶﴾

صفحہ نمبر	سطر نمبر	حوالہ نمبر	آیات
١٦٦	٣	١٢:٧٦	وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴿٧٦﴾
١٦٩	٢	٤٣:٦٦	وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٦﴾
١٧١	١	١٥:٤٢	إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ
١٧١	١٥	١٣:٣١	وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ بَلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا
١٧٦	١٢	٢٩:٣٣	لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ
١٨٢	٦	٣:١١٤	يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ
١٨٩	١٨	٦٢:٤	ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٤﴾
١٩١	١٢	٣٧: ١٨٠-١٨٢	سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٢﴾

از پی یکهزار پنجم سال — بود از ہجرت نبی ملل
کامد از کان کائنات برون — گوہری برتر از مثال و مثل
یعنی از لطف خاص ربانی — وز عنایات لم یزال یزل
پسری شد عطا بقطب زمان — مجتبای خدای عز و جل
شیخ احمد مجدد ملت — حافظ شرع از زوال و زلل
آن شہ دین کہ ملک عرفانش — نپذیرد ز دست دیو خلل
نی پسر آفتاب کرد طلوع — با ہزاران شرف ز برج حمل
کردہ پرواز تا از این زندان — مرغ روحش بمرغزار اجل
نہ مثالش کسی بوادی علم — نہ نظیرش کسی بکوی عمل
نہ در اقطاب اربعش مانند — نہ در ابدال اربعینش بدل
خازن رحمت خدای کریم — وارث دولت رسول اجل
نام او کز ازل سعید آمد — بر سعادت بود دلیل اول
خاک راہش چہ ماہ چہ خورشید — جبہ سائیش چہ مشتری چہ زحل
گر نسیمش رسد صبا گردد — عارف آید ز کوی مرد دغل
آن امام زمان ز طاعت حق — نشدہ یک زمان ز راہ کسل
تا شبی ساقیان عالم قدس — برکشیدند بادہای اجل
ہمہ در کار آن ولی گردند — جمع کردند با شراب و عسل
جام وحدت کشید و کوتہ ساخت — قصۂ پر دراز طول امل
شیونش کردہ ملک با ملکوت — ماتمش داشت ماہ تا بزحل

مادۂ تاریخ میلاد	سال میلاد او فیوض حق است گر بباشد شہرہ دخل عمل	فیوض حق ۹۷۱ ہجری
سال عمرش نہایت اللہ	۶۳	گر عدد خواہی از حساب جمل
مادۂ تاریخ وفات	سال رحلت بیابی ار خوانی رفت قطب زمان سعید ازل	رفت قطب زمان سعید ازل ۱۰۳۴ھ

Lata'if-ul-Madina

[Rotograph of an Unique Manuscript]

Life and thoughts of

Kh. Muhammad Saeed s/o
(1005-1071 ah/ 1596-1661 ad)
Hazrat Imam-i Rabbani Mujaddid-i alf-i Sani

Compiled by

Sh. Abdul Ahad Wahdat Sirhindi
(1050-1126 ah/1640-1714 ad)

Edited, annotated and translated
by

Muhammad Iqbal Mujaddidi

Published by

Houza-e-Naqshbandia
**H.no-5, Ajmari Street, Hajvari Muhallah Data Gunj Buksh,
Lahore, Pakistan
1325/2004**